

برتھ کنٹرول کے مسئلہ پر ایک جامع تحریر

بنام

ضبطِ تولید

کی شرعی حیثیت

ذالیفہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت، پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، بیٹھادر، کراچی، فون: 2439799

نام کتاب : ضبط تولید کی شرعی حیثیت

تصنیف : حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

سن اشاعت : شوال المکرم 1429ھ - اکتوبر 2008ء

تعداد اشاعت : 2800

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار بیٹھادر، کراچی، فون: 2439799

خوشخبری نیہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ	
۲۔	ضبط تولید عزل کے حکم میں ہے	
۳۔	عزل کیا ہے؟	
۴۔	عزل سے مقصود	
۵۔	عزل کا شرعی حکم	
۶۔	قرآن کریم	
۷۔	حدیث شریف	
۸۔	صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک عزل	
۹۔	صحابہ کرام کے عزل کرنے کی وجہ	
۱۰۔	اعتراض	
۱۱۔	جواب	
۱۲۔	آزاد اور باندی میں فرق	
۱۳۔	فقہاء احناف اور عزل	
۱۴۔	آزاد بیوی سے اس کی رضا سے عزل کرنے میں کراہت نہیں ہے	
۱۵۔	متاخرین کے نزدیک عزل کا حکم	
۱۶۔	ضبط تولید کی بنیاد	
۱۷۔	جواز ضبط تولید کے مقرر	
۱۸۔	”تم ایسا نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں“ سے مراد	

۱۹۔	فاسد نظریہ کی بنا پر عزل یا ضبط تولید	
۲۰۔	تنگی رزق کے خوف سے ضبط تولید	
۲۱۔	لڑکی کی پیدائش سے استرازا کے لئے ضبط تولید	
۲۲۔	ضبط تولید کے ممنوع طریقے	
۲۳۔	نسبندی	
۲۴۔	غل بندی	
۲۵۔	بچہ دانی نکلوا دینا	
۲۶۔	ضبط تولید کے مباح طریقے	
۲۷۔	گولیاں	
۲۸۔	مار پلانٹ	
۲۹۔	انجکشن لگوانا	
۳۰۔	کا پڑی	
۳۱۔	ملٹی لوڈ	
۳۲۔	کنڈوم	
۳۳۔	تقدیر اور تدبیر	
۳۴۔	تدبیر ممنوع نہیں	
۳۵۔	ضبط تولید اللہ عز وجل کی رزاقیت کے خلاف نہیں	
۳۶۔	ضبط تولید تقدیر پر ایمان کے خلاف نہیں	
۳۷۔	ضبط تولید کی ترغیب	
۳۸۔	اعتراض	
۳۹۔	جواب	
۴۰۔	حدیث جدامہ کے جوابات	

پیش لفظ

ضبط تولید کی بنیاد عزل ہے اور عزل کا جواز قرآن و سنت سے ثابت ہے پھر صحابہ کرام میں بعض! سے ناپسند سمجھتے اور بعض جواز کا فتویٰ دیتے اور بعض خود اس پر بھی عمل کرتے، پھر آئمہ مجتہدین اور فقہاء اسلام نے ضرورت صالحہ کی بنا پر اسے جائز قرار دیا اور آزاد بیوی سے عزل کو اس کی رضا سے مشروط کیا اور بعض فقہاء کرام نے فسادِ زمانہ کی وجہ سے بیوی کی رضا کے بغیر چند وجوہات کی بنا پر بلا کراہت عزل جائز قرار دیا ہے اور بعد کے علماء کرام نے اس پر فتویٰ بھی دیا ہے۔

اور ضبط تولید سے مقصود اولاد کی پیدائش کو روکنا ہے، قدیم سے عزل کا طریقہ رائج تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نئے نئے طریقے ایجاد ہوتے گئے، ضروری نہیں کہ سب کے سب درست اور صحیح ہوں، ان میں سے بعض درست اور بعض غلط، بعض جائز ہیں، اور بعض ناجائز، اس کے لئے ایک ضابطہ مقرر ہے وہ یہ کہ شرع مطہرہ ایسا کوئی بھی طریقہ اپنانے کی اجازت نہیں دیتی کہ جس سے مرد یا عورت میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ لہذا جس طریقے میں بھی عورت یا مرد کا بانیجھ ہونا پایا جائے وہ ناجائز ہوگا جیسے نسبندی اور نل بندی وغیرہما۔

زیر نظر کتاب دراصل ہمارے دارالافتاء سے تقریباً ۲۰۰۰ء میں جاری ہونے والا حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدظلہ کا ایک طویل فتویٰ ہے، ہماری کمیٹی شعبہ نشر و اشاعت کی درخواست پر حضرت مفتی صاحب نے اس میں اضافہ کر کے اسے نئی ترتیب دے کر کتابی صورت بنا کر اشاعت کے لئے پیش کر دیا اور اس میں زیر نظر مسئلہ پر بہت اچھی بحث کی ہے، مسائل ذکر کرنے کے ساتھ ان کے مآخذ ذکر کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے ہر مسئلہ اور ہر بات باحوالہ ہے، اور شروع میں فہرست مضامین

اور آخر میں مآخذ و مراجع ترتیب وار ذکر فرمائے ہیں، کتاب پڑھ کر اور اس کے مآخذ و مراجع دیکھ کر حضرت کی محنت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ امید ہے کہ مفتی صاحب قبلہ کی دیگر کتب و رسائل کی طرح یہ کتاب بھی قارئین کی امیدوں پر پوری اُتری گی اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی اس کاوش کو مقبول فرمائے، اور اسے ہر عام و خاص کے لئے نافع بنائے۔

الحمد للہ جمعیت اشاعت اہلسنت اسے اپنے مفت سلسلہ اشاعت کے 174 ویں نمبر پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اراکین و ادارہ کی اس سعی کو قبول فرمائے اور آخرت کی نجات کا سامان بنائے۔ آمین

فقط

محمد مختار اشرفی

خادم جامعہ انور

ورکن شوریٰ جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

عزل کا حکم

ضبط تولید عزل کے حکم میں ہے، چنانچہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین متوفی ۱۴۱۳ھ لکھتے ہیں:

”ضبط تولید“ کے لئے دواؤں کا استعمال کرنا جائز ہے کیونکہ یہ بالکل ”عزل“ کے حکم میں ہے اور یہ جائز ہے۔ (۱)

عزل کیا ہے؟

”عزل“ عربی زبان کا لفظ ہے، علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

وإن نزع و أمني خارج الفرج، قيل: عَزَلَ (۲)
یعنی، اگر مرد (آلہ تناسل) باہر نکال لے اور منی شرمگاہ سے باہر خارج کرے تو (عربی زبان میں) کہا جاتا ہے اس نے ”عزل“ کیا۔
اور امام یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں:

العزل: هو أن يجامع فإذا قارب الإنزال، نزع، وأنزل خارج الفرج (۳)

یعنی، ”عزل“ یہ ہے کہ مرد صحبت کرے اور جب انزال قریب ہو تو (اپنا عضو تناسل) باہر نکال لے اور فرج (یعنی عورت کی شرمگاہ) سے باہر منی خارج کرے۔

۱۔ وقار الفتاویٰ، کتاب النکاح، ضبط تولید، ۱۲۶/۳

۲۔ رد المحتار علی الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطلب فی حکم العزل، ۵۸۳/۸

۳۔ شرح صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب العزل، ۹/۱۰/۵

اور ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۶ھ لکھتے ہیں:

هو إخراج الرجل ذكره من الفرج قبل أن ينزل (۴)
یعنی، ”عزل“ انزال سے قبل مرد کا اپنے عضو تناسل کو فرج (یعنی عورت کی شرمگاہ) سے باہر نکالنا ہے۔

علامہ سراج الدین ابراہیم بن نجیم حنفی متوفی ۱۰۰۵ھ (۵) اور علامہ علاؤ الدین ہسکلی متوفی ۱۰۸۰ھ (۶) لکھتے ہیں:

هو الإنزال خارج الفرج
یعنی، ”عزل“ فرج (یعنی عورت کی شرمگاہ) سے باہر انزال (یعنی مادہ منویہ خارج) کرنا ہے۔

”در مختار“ کی عبارت کے تحت علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں:

أي بعد النزاع لا مطلقاً (۷)
یعنی، (ہمبستری کرتے ہوئے آلہ تناسل) باہر نکالنے کے بعد نہ کہ مطلقاً (باہر انزال کرنا ”عزل“ ہے)۔

علماء کرام نے ”عزل“ کے جو اصطلاحی معنی بیان کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد کا اپنی بیوی سے ہمبستری کے دوران اپنی منی کو اس کی شرمگاہ سے باہر خارج کرنا ”عزل“ کہلاتا ہے۔

۴۔ مرقاة شرح مشکاة، کتاب النکاح، باب العزل المباشرة، الفصل الأول، ۳۱۴/۶

۵۔ النہر الفائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۲۷۵/۲

۶۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۵۸۳/۸

۷۔ أيضاً الدر المتقی، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۵۳۸/۱

۷۔ رد المحتار علی الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطلب فی حکم العزل، ۵۸۳/۸

عزل سے مقصود

”عزل“ سے مقصود حمل سے بچنا ہے چنانچہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود محبوبی حنفی متوفی ۷۷۷ھ لکھتے ہیں:

العزل: منع عن حدوث الولد (۸)

یعنی، ”عزل“ بچہ کی پیدائش سے رکنا ہے۔

اور امام بدرالدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، امام بخاری کے ”صحیح بخاری“ میں ایک عنوان ”باب العزل“ کے تحت لکھتے ہیں:

أى هذا باب فى حكم عزل الرجل ذكراً من الفرج لينزل

منية خارج الفرج فراراً من الحبل (۹)

یعنی، یہ باب مرد کے اپنے آگے تناسل کو عورت کی فرج (شرمگاہ) سے اس لئے نکالنے کے حکم کے بیان میں ہے تاکہ حمل سے بچنے کے لئے اپنے مادہ منویہ کو عورت کی فرج سے باہر گرائے۔

عزل کا شرعی حکم

اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر فاسد عقیدہ نہ ہو اور اس کی ضرورت ہو تو جائز ہے اور بے ضرورت شرعاً ناپسندیدہ عمل ہے۔

قرآن کریم

قرآن کریم میں ہے:

﴿نِسَاءٌ وَكُم حُرَّتٌ لَّكُمْ ۖ فَاتُوا حُرَّتَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ (۱۰)

۸۔ شرح الوقایہ کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۵۵/۲

۹۔ عملة الفاری، کتاب النکاح، باب العزل، ۱۸۰/۱۴

۱۰۔ البقرة: ۲۲۳

ترجمہ: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو۔ (کنز الایمان)

سید المفترین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیہ کریمہ سے ”عزل“ کے جواز کا استدلال کیا ہے

چنانچہ امام طبرانی روایت کرتے ہیں کہ زائدہ بن عمیر الطائی نے بیان کیا کہ:

قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ فِيهِ شَيْئًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا فَإِنِّي أَقُولُ فِيهِ ﴿نِسَاءٌ وَكُم حُرَّتٌ لَّكُمْ ۖ فَاتُوا حُرَّتَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ مَنْ شَاءَ عَزَلَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ (۱۱)

یعنی، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ عزل کے بارے میں کیا دیکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایا ہے تو حکم وہی ہے جو آپ نے فرمایا، ورنہ میں اس کے حکم کے بارے میں کہتا ہوں (اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے) ﴿نِسَاءٌ وَكُم حُرَّتٌ لَّكُمْ ۖ فَاتُوا حُرَّتَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ترجمہ: ”تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو“ جو چاہے عزل کرے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

اس روایت کے بارے میں علامہ نور الدین ڈیلمی لکھتے ہیں:

رواه الطبرانی و رجاله رجال الصحيح ما خلا زائدة بن عمير وهو ثقة (۱۲)

یعنی، اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام زوائد صحیح

۱۱۔ المعجم الكبير، برقم: ۱۲۶۳، ۹۸/۱۲

۱۲۔ مجمع الزوائد، کتاب النکاح، باب ما جاء في العزل، برقم: ۷۵۸۰، ۳۹۰/۴

کے (راوی) ہیں سوائے زائدہ بن عمیر کے اور وہ (بھی) ثقہ ہیں۔

اور اسے حافظ ابن کثیر دمشقی نے بھی ”جامع المسانید“ میں زائدہ بن عمیر کی روایت سے نقل کیا ہے۔ (۱۳)

اور اسی کو امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۴۵ھ نے زائدہ بن عمیر کی روایت سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مذکورہ آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ شَاءَ أَنْ يَغْزَلَ فَلْيَغْزَلْ وَمَنْ شَاءَ أَنْ لَا يَغْزَلَ فَلَا يَغْزَلْ (۱۴)

یعنی، جو شخص عزل کرنا چاہے تو عزل کرے اور جو عزل نہ کرنا چاہے تو عزل نہ کرے۔

اور امام ابن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ نے جلیل القدر تابعی سے مذکورہ آیت کریمہ سے عزل پر استدلال کرنا روایت کیا کہ آپ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے) ﴿فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنْتُمْ﴾ اگر چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو عزل نہ کرو۔ (۱۵)

اور علامہ ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی نے لکھا کہ:

إن جواز العزل مُسْتَنْبَطٌ عَنِ الْكِتَابِ، فَإِنَّهُ تَعَالَى قَالَ فِي بَابِ فِي النِّسَاءِ: ﴿نِسَاءٌ وَكُمُ حَرْثٌ لَّكُمْ ص فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنْتُمْ﴾ فَمُسَمًّى بِضَعِ الْمَرْأَةِ حَرْثًا، وَمَنِ الْمَعْلُومُ أَنَّ الْحَرْثَ يَتَخَيَّرُ فِيهِ الْإِنْسَانُ بَيْنَ أَنْ يَسْقِيَهُ وَأَنْ لَا يَسْقِيَهُ فَكَذَلِكَ بِضَعِ النِّسَاءِ وَبَلْ قِيلَ: إِنَّ نَزُولَ ﴿أَنْتُمْ﴾ بِمَعْنَى

۱۳۔ جامع المسانید والمسنن، مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، برقم: ۲۷۰، ۱۴۵/۳۰

۱۴۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ فِي الْعَزْلِ وَالرُّحْمَةِ فِيهِ، برقم: ۱۶۸۴۳، ۱۸۲/۹ و بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿نِسَاءٌ وَكُمُ حَرْثٌ لَّكُمْ﴾ برقم: ۱۶۹۲۸، ۱۹۹/۹

۱۵۔ تَفْسِيرُ الطَّبْرِيِّ، سُورَةُ الْبَقَرَةِ، الْآيَةُ ۲۲۳، برقم: ۴۳۳۸، ۴۰۸/۲

”كَيْفَ شِئْتُمْ“ كان لبیان جواز العزل (۱۶)

یعنی، بے شک جواز عزل کتاب اللہ تعالیٰ سے مُسْتَنْبَط ہے پس اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے ہمبستری کے باب میں فرمایا ﴿تَمْهَارِي عَوْرَتَيْنِ﴾ تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو ﴿پس بضع عورت کا نام ”حرث“ (کھیتی) رکھا گیا اور یہ معلوم ہے کہ کھیتی میں انسان کو اس بات میں اختیار ہوتا ہے کہ وہ اُسے سیراب کرے یا نہ کرے پس اسی طرح بضع عورت ہے، بلکہ کہا گیا کہ قرآن کریم میں ﴿أَنْتُمْ﴾ بمعنی ”كَيْفَ شِئْتُمْ“ (جیسے تم چاہو) کا نزول جواز عزل کو بیان کرنے کے لئے ہے۔

اور عزل کا جواز احادیث نبویہ و آثار صحابہ و تابعین سے ثابت ہے۔

حدیث شریف

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث کو مُتَعَدِّد طُرُق کے ساتھ باسناد صحیحہ کثیر مُجَدِّثین نے روایت کیا ہے۔

چنانچہ امام عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں کہ:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَغْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ (۱۷)

یعنی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ ہم عہد نبوی ﷺ میں عزل کیا کرتے تھے۔

اور صحابی رسول ﷺ جب یہ کہے کہ ہم حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں ایسے کیا کرتے تھے تو صحابی کا وہ قول علماء اصول حدیث کے نزدیک مرفوع روایت کے حکم میں ہوتا ہے، چنانچہ امام بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

۱۶۔ التَّعْلِيقُ الْمُتَعَدِّد، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَزْلِ، ۹۹/۲

۱۷۔ صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَزْلِ، برقم: ۵۲۰۷

قول الصحابي: كُنَّا نَفْعَلُ كَذَا، إِنْ أَضَافَهُ إِلَى زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَحُكِمَ بِهِ حَكْمُ الْمَرْفُوعِ عَلَى الصَّحِيحِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنَ الْأَصُولِيِّينَ (۱۸)

یعنی، صحابی رسول ﷺ کا یہ کہنا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے، اسے اگر وہ نبی ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ کی طرف منسوب کرے تو علماء اصول حدیث کے نزدیک صحیح قول کے مطابق اس (قول صحابی) کے لئے مرفوع حدیث کا حکم ہے۔

گویا عزل کی اباحت و جواز حضور ﷺ سے مرفوع حدیث کے ذریعے ثابت ہے اور پھر کسی کام کے لئے صحابی یہ کہے کہ ہم حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ میں ایسا کیا کرتے تھے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ حضور ﷺ کو اس کی خبر نہ ہو اور خبر ہونے کے بعد یہ ممکن نہیں کہ آپ اپنے غلاموں کو غلط و ناجائز کام سے نہ روکیں اور حضور ﷺ کی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس فعل کی خبر ہونا اور انہیں اس سے نہ روکنا دوسری صحیح روایت میں مذکور ہے۔

چنانچہ امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ (۱۹) اور امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ (۲۰) روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ قَبْلَ ذَلِكَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ

یعنی، ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عزل کیا کرتے تھے اور (ہمارے عزل کرنے کی) یہ خبر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ہمیں اس سے نہیں روکا۔

۱۸۔ عمدۃ القاری، باب النکاح، باب العزل، (برقم: ۵۲۰۷) ۱۸۱/۱۴

۱۹۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، رقم: ۱۷۸ (۱۴۴۰)، ص ۵۴۲

۲۰۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب النکاح، باب العزل، رقم: ۱۴۳۰، ۱۴۳۰

اور امام ابو جعفر طحاوی حنفی متوفی ۳۲۱ھ کی روایت میں ہے کہ:

كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا يَنْهَانَا عَنْ ذَلِكَ (۲۱)

یعنی، ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عزل کیا کرتے ہیں ہمیں اس سے منع نہ فرمایا۔

اور نبی ﷺ کا کسی فعل سے نہ روکنا اس کے جواز کی دلیل ہے اور اگر کسی کے لئے اتنا کافی نہ ہو تو اس سے عرض ہے کہ نبی ﷺ حیات ظاہری کے ساتھ جلوہ افروز تھے اور نزولِ وحی کا زمانہ، اگر صحابہ کرام کا یہ فعل ناجائز و غلط تھا تو بذریعہ وحی ممانعت کیوں نہ ہو گئی اور صحابہ کرام نے اس کے جواز پر ان دونوں باتوں سے استدلال کیا ہے، چنانچہ امام مسلم بن حجاج قشیری (۲۲) اور امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (۲۳) متوفی ۲۷۹ھ، امام ابو جعفر طحاوی حنفی (۲۴) اور امام بیہقی (۲۵) روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ

یعنی، ہم عزل کرتے اور قرآن نازل ہوتا رہا۔

اور حافظ ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر متوفی ۲۱۹ھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كُنَّا نَعْزِلُ، وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ (۲۶)

۲۱۔ شرح معانی الآثار، کتاب النکاح، باب العزل، رقم: ۴۳۷۰، ۳۵/۳

۲۲۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، رقم: ۱۳۶ (۱۴۴۰)، ص

۲۳۔ سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی العزل، رقم: ۱۳۷، ۲۰۸/۳

۲۴۔ شرح معانی الآثار، کتاب النکاح، باب العزل، رقم: ۴۳۶۸، ۴۳۶۹، ۳۵/۳

۲۵۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب النکاح، باب العزل، رقم: ۱۴۳۰، ۳۷۲/۷۰

ایضاً معرفة السنن، کتاب النکاح، باب العزل، رقم: ۲۷۷

۲۶۔ المستند للحنفی، أحادیث جابر بن عبد الله الأنصاري رضي الله عنه

یعنی، ہم عزل کرتے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور قرآن نازل ہوتا رہا۔

اور امام محمد بن اسماعیل بخاری روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كُنَّا نَعَزُّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ (۲۷)

یعنی، ہم عہد نبوی ﷺ میں عزل کرتے اور قرآن نازل ہوتا رہا۔

اور حدیث شریف کے اس مضمون کو امام ابن ماجہ (۲۸) اور امام احمد (۲۹) اور دیگر محدثین نے بھی روایت کیا ہے اور امام مسلم کی مندرجہ بالا روایت میں یہ بھی ہے:

زَادَ إِسْحَاقُ، قَالَ سَفِيَانُ: لَوْ كَانَ شَيْئًا يُنْهَى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْآنُ (۳۰)

یعنی، حدیث شریف کے راوی اسحاق نے (ان کلمات کا اضافہ کیا اور) فرمایا کہ (راوی) ابو سفیان نے (حدیث بیان کرتے ہوئے) کہا عزل اگر ممنوع شئی ہوتا تو قرآن کریم ہمیں اس سے ضرور منع فرما دیتا (یعنی قرآن مجید میں اس کی ممانعت نازل ہو جاتی)۔

اس حدیث کے تحت ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

”وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ“ جملة حالية يعنى ولم يمنعنا والله عالم بأحوالنا، فيكون كالتقدير لنا (۳۱)

یعنی، حدیث شریف میں ”وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ“ جملہ حالیہ ہے اس کا

۲۷۔ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ۵۲۰۸، ۳/۲۰۰

۲۸۔ سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ۱۹۲۷، ۲/۲۵۷

۲۹۔ المسند للإمام أحمد، ۳/۳۰۹

۳۰۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، برقم: ۱۳۶/۱۴۴۰

۳۱۔ مرقاة، کتاب النکاح، باب المباشرة، الفصل الأول، برقم: ۳۱۸۴، ۶/۳۱۴

مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ہمارے حال کو جانتا ہے تو گویا (ہمارا یہ عمل) ہمارے لئے تقدیر کی مانند ہے (یعنی جو تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا)۔

اور علامہ شرف الدین حسین بن محمد طبری متوفی ۷۴۳ھ لکھتے ہیں:

فَلَمْ يَمْنَعْنَا الْوَحْيُ وَلَا السُّنَّةُ (۳۲)

یعنی، ہمیں عزل سے نہ وحی کے ذریعے منع کیا گیا اور نہ ہی سنت کے ذریعے۔

اور حضور ﷺ سے عزل کی صراحتاً اباحت بھی مروی ہے چنانچہ امام ابو جعفر طحاوی حنفی روایت کرتے ہیں:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ فِي الْعَزْلِ (۳۳)

یعنی، حضرت جابر بن عبد اللہ (انصاری) رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عزل کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اسی طرح باندی اور آزاد عورت کے مابین عزل میں تفریق کے بیان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جسے امام ابن ماجہ اور احمد وغیرہا نے روایت کیا ہے (یہ حدیث آئندہ صفحات میں مذکور ہے) جواز عزل کی دلیل ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک عزل

امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد بن ہمام حنفی متوفی ۸۶۱ھ لکھتے ہیں:

الْعَزْلُ جَائِزٌ عِنْدَ عَامَةِ الصَّحَابَةِ وَكَرِهَ قَوْمٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَ

غَيْرِهِمْ وَالصَّحِيحُ الْجَوَازُ - ملخصاً (۳۴)

۳۲۔ شرح الطبری، کتاب النکاح، باب المباشرة، الفصل الاول، برقم: ۳۱۸۴، ۶/۳۰۶

۳۳۔ شرح معانی الآثار، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ۴۳۶۷، ۳/۳۵

۳۴۔ فتح القدیر، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، المجلد (۳)، ص ۳۷۷، ۳۷۸

یعنی، عزل، جمہور صحابہ کے نزدیک جائز ہے اور صحابہ کرام اور ان کے غیر (علماء کی ایک جماعت) نے اسے ناپسندیدہ جانا اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے۔ اور امام بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

فمن قال به من الصحابة: سعد بن أبي وقاص و أبو أيوب الأنصاري، و زيد بن ثابت، و عبد الله بن عباس ذكره عنهم مالك في "الموطأ"، و رواه ابن أبي شيبة أيضاً عن أبي بن كعب و رافع بن خديج و أنس بن مالك، و رواه أيضاً عن غير واحد من الصحابة، لكن في العزل عن الأمة وهم: عمر بن الخطاب، و خباب بن الارت، و روى كراهته عن أبي بكر و عمر و عثمان و علي و ابن عمر و أبي أمامة رضي الله تعالى عنهم (۳۵)

یعنی، اور صحابہ کرام میں سے جنہوں نے "عزل" کے جواز کا قول کیا ہے وہ حضرت سعد بن ابی وقاص، ابو ایوب انصاری، زید بن ثابت، عبد اللہ بن عباس، ان سے امام مالک نے "موطأ" میں (جواز) ذکر کیا ہے اور اسے ابن ابی شیبہ نے بھی حضرت ابی بن کعب، رافع بن خدیج اور انس بن مالک وغیرہم متعدد صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں اور لیکن باندی سے عزل کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب، خباب بن الارت سے (منقول ہے) اور اس کی کراہت حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، ابن عمر، ابی امامہ سے مروی ہے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

اور امام مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کے بارے

میں روایت کیا ہے کہ:

أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ (۳۶)

یعنی، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

اور امام ابن ابی شیبہ (۳۷) اور امام بیہقی (۳۸) روایت کرتے ہیں کہ عامر بن سعد نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ زید بن السراج کہتے ہیں کہ میں نے ابن معقل کے بارے میں حکم دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ عمل اس نے کیا ہے جو مجھ اور تجھ سے بہتر ہے یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے۔ (۳۹)

اور روایت کرتے ہیں کہ زید بن خارجہ نے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی باندی سے عزل کیا کرتے تھے۔ (۴۰)

اور روایت کرتے ہیں کہ عکرمہ نے بیان کیا کہ حضرت زید اور سعد رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔ (۴۱)

اور روایت کرتے ہیں ابو سلمہ نے بیان کیا کہ حضرت زید اور سعد رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔ (۴۲)

اور روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے عزل کے بارے میں حکم دریافت کیا گیا تو آپ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا: نبی ﷺ کے اصحاب میں اس کا اختلاف

- ۳۶۔ الموطأ للإمام مالك، كتاب الطلاق، باب العزل، برقم: ۷۰۷، ص ۳۷۰
- أيضاً الموطأ (برواية محمد بن الحسن)، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۵۴۸، ص ۱۸۴
- ۳۷۔ المصنف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه، برقم: ۱۸۳/۹۱۶۸۴
- ۳۸۔ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۴۳۱۷، ۳۷۵/۷
- ۳۹۔ المصنف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه برقم: ۱۶۸۵۵، ۱۸۴/۹
- ۴۰۔ المصنف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه برقم: ۱۶۸۴۰، ۱۸۲/۹
- ۴۱۔ المصنف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه برقم: ۱۶۸۴۱، ۱۸۲/۹
- ۴۲۔ المصنف لابن أبي شيبة، كتاب النكاح، باب العزل و الرخصة فيه، برقم: ۱۶۴۷، ۱۸۳/۹

ہے حضرت زید اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔ (۴۳)
اور امام مالک (۴۴)، امام محمد (۴۵) اور بیہقی (۴۶) نے حضرت ابو ایوب انصاری کے بارے میں روایت کیا کہ آپ کی اُم ولد نے بیان کیا کہ

أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَعْزِلُ

یعنی، حضرت ابو ایوب (خالد بن زید) رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے۔

اس کے تحت علامہ عثمان بن سعید کمانی حنفی متوفی ۱۷۱ھ لکھتے ہیں:

لأنه كان يرى الترخص فيه كزید و جابر و ابن عباس و سعد (۴۷)

یعنی، (حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے) کیونکہ آپ اس میں حضرت زید، جابر، ابن عباس اور سعد رضی اللہ عنہم کی طرح رخصت کے قائل تھے۔

امام ابن شیبہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن الفلح بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اُم ولد سے نکاح کیا (یعنی اُن کے انتقال کے بعد)، اس نے بتایا کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ عزل کیا کرتے تھے اور حضرت زید بن ثابت کی اُم ولد نے خبر دی کہ حضرت زید اُن سے عزل کیا کرتے تھے۔ (۴۸)

اور امام مالک اور ان سے امام محمد بن حسن شیبانی روایت کرتے ہیں حجاج بن عمرو

۴۳۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعِزْلِ وَالرَّخْصَةِ فِيهِ، بِرَقْمٍ: ۱۶۸۴، ۱۸۳/۹

۴۴۔ الْمُوطَّأُ لِلْإِمَامِ مَالِكٍ، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ الْعِزْلِ، بِرَقْمٍ: ۷۰۸، ص ۳۷۰

۴۵۔ الْمُوطَّأُ (بِرَوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ) كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعِزْلِ، بِرَقْمٍ: ۵۴۹، ص ۱۸۴

۴۶۔ السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعِزْلِ، بِرَقْمٍ: ۱۴۳۱۸، ۱۳۷۵/۷

۴۷۔ الْمُهَيِّأُ فِي كَشْفِ أَسْرَارِ الْمُوطَّأِ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعِزْلِ، ۵۵/۳

۴۸۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعِزْلِ وَالرَّخْصَةِ فِيهِ، بِرَقْمٍ: ۱۶۸۴، ۱۸۳/۹

بن غزبہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ابن قہد نامی ایک یمنی شخص آیا اور اس نے اپنی باندیوں سے عزل کے بارے میں حکم پوچھا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حجاج فتویٰ دے، میں نے عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے ہم تو آپ کی خدمت میں اس لئے بیٹھے ہیں کہ آپ سے علم حاصل کریں (یعنی آپ مجھے سے زیادہ علم والے ہیں میں آپ کی موجودگی میں فتویٰ دوں، اور پانی کی موجودگی میں تیمم جائز نہیں ہوگا۔ المہیئہ ۵۷/۳) آپ رضی اللہ عنہ نے (پھر) فرمایا اسے فتویٰ دے تو میں نے سائل سے کہا وہ تیرے سامنے ہے (یعنی تیری کھیتی کی جگہ تیرے آگے ہے۔ المہیئہ ۵۷/۳) اب تو چاہے اُسے پیاسا رکھے اور اگر چاہے تو سیراب کرے۔ حجاج بن عمرو انصاری کہتے ہیں کہ میں یہ جواب حضرت زید رضی اللہ عنہ کو سنار ہاتھ تو حضرت زید نے فرمایا (جواب دینے والے نے) سچ کہا۔ (۴۹)

امام بیہقی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ (۵۰)

اس روایت کے تحت امام محمد لکھتے ہیں کہ ہم اسی کو لیتے ہیں (یعنی ہم اسی پر عمل کرتے ہیں جو حجاج نے کہا۔ المہیئہ) باندی سے (بلا اجازت و رضا۔ المہیئہ) عزل کرنے میں ہم کوئی کراہت نہیں سمجھتے مگر آزاد تو اس سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کرنا چاہئے۔ (۵۱)

امام بیہقی روایت کرتے ہیں کہ امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عزل کا حکم دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ابن آدم کسی نفس کو قتل نہیں کر سکتا کہ جس کو پیدا کرنے کا اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دے، تیری کھیتی ہے چاہے تو اُسے پیاسا رکھ اور چاہے تو سیراب کرے۔ (۵۲)

۴۹۔ الْمُوطَّأُ لِلْإِمَامِ مَالِكٍ، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ الْعِزْلِ، بِرَقْمٍ: ۷۱۰، ص ۳۷۱، ۳۷۰

۵۰۔ السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعِزْلِ، بِرَقْمٍ: ۱۴۳۱۹، ۳۷۶/۷

۵۱۔ الْمُوطَّأُ (بِرَوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ) كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعِزْلِ، بِرَقْمٍ: ۵۵۰، ص ۱۸۴

۵۲۔ السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعِزْلِ، بِرَقْمٍ: ۱۴۳۲۰، ۳۷۶/۷

امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ بن عباد نے بیان کیا کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ اپنی باندیوں سے عزل کیا کرتے تھے۔ (۵۳)

اور روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید المسیب فرماتے ہیں کہ انصار (صحابہ) عزل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اور وہ (حضرت ابن المسیب) حضرت زید، ابو ایوب اور حضرت ابی رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ (۵۴)

امام مالک (۵۵) اور ابن ابی شیبہ (۵۶) کی ایک روایت میں ہے کہ ابن ابی ملیکہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنی باندی سے عزل کرنا مذکور ہے۔

اور امام بیہقی کی مجاہد سے روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی باندی سے عزل کرنا مذکور ہے۔ (۵۷)

علامہ نورالدین بیہقی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما عزل کو ناپسند سمجھتے اور حضرت زید اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔

فرماتے ہیں اسے ابو یعلیٰ نے فی حدیث ابی سعید فی العزل روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (۵۸)

امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ ابو عمران نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک عورت سے سنا اس نے کہا کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔ (۵۹)

۵۳۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَوْلِ وَالرَّحْصَةِ فِيهِ بِرَقْمٍ: ۱۶۸۴۴، ۱۸۲/۹

۵۴۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَوْلِ وَالرَّحْصَةِ فِيهِ بِرَقْمٍ: ۱۶۸۴۹، ۱۸۳/۹

۵۵۔ الْمُوطَّأُ لِلْإِمَامِ مَالِكٍ، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ الْعَوْلِ، بِرَقْمٍ: ۷۱۱، ص ۳۷۱

۵۶۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَوْلِ وَالرَّحْصَةِ فِيهِ بِرَقْمٍ: ۱۶۸۶۰، ۱۸۶/۹

۵۷۔ السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، بِرَقْمٍ: ۱۴۳۲۲، ۳۷۶/۷

۵۸۔ مَجْمَعُ الزَّوَادِ، بِرَقْمٍ: ۷۵۸۴، ۳۹۰، ۳۹۱

۵۹۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَوْلِ وَالرَّحْصَةِ فِيهِ بِرَقْمٍ: ۱۶۸۵۲، ۱۸۴/۹

امام طبرانی نے روایت کیا اور ان سے علامہ نورالدین بیہقی نے نقل کیا کہ علی بن حسن نے اُس سے روایت کیا کہ جس نے اُسے یہ بیان کیا کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنی باندی سے عزل کیا کرتے تھے۔ (۶۰)

امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ اسماعیل شیبانی نے بیان کیا کہ انہوں نے اس عورت سے نکاح کیا جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی بیوی رہ چکی تھی تو اس نے خبر دی کہ وہ اُن سے عزل کیا کرتے تھے۔ (۶۱)

امام ابن شیبہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ حضرت سعید بن المسیب سے عزل کے بارے میں حکم دریافت کیا گیا تو آپ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے ہوئے فرمایا وہ تیری کھیتی ہے اگر تو چاہے تو اُسے پیسا سا رکھا کر چاہے تو سیراب کر۔ (۶۲)

انہی سے روایت ہے کہ عکرمہ سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بھی اس کی مثل (یعنی حضرت ابن المسیب کے جواب کی مثل) جواب دیا۔ (۶۳)

انہی سے روایت ہے کہ حضرت امیر اہیم فرماتے حضرت علقمہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد عزل کیا کرتے تھے۔ (۶۴)

انہی سے روایت ہے کہ جعفر نے اپنے والد سے بیان کیا کہ حضرت علی بن حسن رضی اللہ عنہما عزل کیا کرتے تھے۔ (۶۵)

۶۰۔ مَجْمَعُ الزَّوَادِ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَوْلِ، بِرَقْمٍ: ۷۵۸۶، ۳۹۱/۴ وَقَالَ: رَوَاهُ

الطَّبْرَانِيُّ، وَ عَلِيٌّ وَحْدَهُ لَمْ يَعْرِفْهُ

۶۱۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَوْلِ وَالرَّحْصَةِ فِيهِ بِرَقْمٍ: ۱۶۸۴۲، ۱۸۲/۹

۶۲۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَوْلِ وَالرَّحْصَةِ فِيهِ بِرَقْمٍ: ۱۶۸۵۳، ۱۸۴/۹

۶۳۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَوْلِ وَالرَّحْصَةِ فِيهِ بِرَقْمٍ: ۱۶۸۵۴، ۱۸۴/۹

۶۴۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَوْلِ وَالرَّحْصَةِ فِيهِ بِرَقْمٍ: ۱۶۸۵۰، ۱۸۳/۹

۶۵۔ الْمُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَوْلِ وَالرَّحْصَةِ فِيهِ بِرَقْمٍ: ۱۶۸۵۱، ۱۸۴/۹

صحابہ کرام کے عزل کرنے کی وجہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان باندیوں (۶۶) سے عزل کیا کرتے تھے تاکہ ان سے انہیں اولاد نہ ہو اس لئے کہ باندی سے اولاد ہو جائے تو وہ شرعاً ”اُمّ وُلَد“ ہو جاتی ہے جسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہی ہبہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ ایک طرح سے آزاد ہوتی ہے اور ایک طرح سے باندی۔ آزاد اس طرح کہ محض باندی کے احکام کے تمام احکام اس پر جاری نہیں ہوتے جیسے بیچ و ہبہ وغیرہ اس کے حق میں ممنوع ہیں اور پھر مالک کی موت کے بعد وہ آزاد ہو جاتی ہے اور باندی اس طرح کہ اس پر مذکورہ بالا باندیوں کے تمام احکام جاری ہوتے ہیں۔

اور صحابہ کرام کا اپنی بیویوں سے عزل کرنا بے دلائل صحیحہ منقول ہے جیسا کہ ”صحیح مسلم“ اور ”مسند امام احمد“ وغیرہما کتب احادیث میں ہے، اور وہاں عزل کا جو سبب صحابہ کرام کی زبانی مذکور ہے وہ یہ ہے کہ ”اولاد پر شفقت کی بنا پر انہوں نے بیویوں سے عزل کیا“۔

۶۶۔ جہاد فی سبیل اللہ میں کفار کی عورتیں قید ہو جائیں انہیں باندیاں اور جومر قید ہو جائیں انہیں غلام کہا جاتا ہے۔ حاکم یا امیر کی تقسیم کے بعد جس کے حصے میں وہ غلام یا باندی آجائے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے اور اسے اختیار ہوتا ہے چاہے اپنی ملک میں رکھے یا فروخت یا ہبہ کر دے اور یہ ہمیشہ اپنے مالک کی ملک میں رہے ہیں مالک کی موت کے بعد وراثت کی ملک میں چلے جاتے ہیں، جب تک آزاد نہ کیا جائے آزاد نہیں ہوتے۔ یہ مطلق یا محض غلام یا باندی کہلاتے ہیں اور اگر مالک انہیں کہہ دے کہ اتنی رقم یا مال دے دو تو تم آزاد ہو اور وہ اسے قبول کر لیں تو مکاتب یا مکاتبہ ہو جاتے ہیں اور جب وہ اتنی رقم ادا کر دیں تو آزاد ہو جاتے ہیں اور محض غلام یا باندی کو مالک اگر کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو تو وہ مطلق مدبر یا مدبرہ کہلاتے ہیں اور اگر کسی معین وقت یا صفت کے ساتھ آزاد قرار دے تو مقید مدبر یا مدبرہ کہلاتے ہیں جیسے مالک کہے میں اس سال یا اس مرض میں مر گیا تو تو آزاد ہے۔ مدبر بنانے کے بعد مالک اپنی بات واپس نہیں لے سکتا اور مطلق مدبر کو نہ بیچ سکتا ہے نہ ہبہ یا صدقہ کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے گروی رکھ سکتا ہے ہاں مالک چاہے تو انہیں آزاد کر سکتا ہے اور انہیں مکاتب یا مکاتبہ بھی بنا سکتا ہے۔ باندی سے اس کا مالک اگر صحبت کرے اور اسے اولاد ہو جائے تو وہ اُمّ وُلَد کہلاتی ہیں بشرطیکہ مالک اس کا اقرار کرے۔

اعتراض

اگر کوئی یہ کہے کہ عزل میں بچے کے حصول سے رُکنا اور مرد کے پانی کو ضائع کرنا پایا جاتا ہے لہذا عزل جائز نہیں ہونا چاہئے۔

جواب

مخدوم محمد جعفر بوبکانی حنفی لکھتے ہیں:

وَلَا نَهْ امْتِنَاعُ عَنْ كَسْبِ الْوَلَدِ وَ إِضَاعَةُ الْمَاءِ وَ إِنْهُمَا جَائِزَانِ لَا يَرَى أَنَّهُ أُبِيحَ وَطَى الْحَامِلِ، وَ الْجَمَاعُ فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ وَ إِن كَانَ فِيهِ إِضَاعَةُ الْمَاءِ وَ امْتِنَاعُ الْوَلَدِ (۶۷)
یعنی عزل حصول اولاد سے رُکنا اور پانی کا ضائع کرنا ہے اور وہ دونوں جائز ہیں کیا نہیں دیکھا کہ حاملہ عورت اور (دُبر کے علاوہ) فیما دون الفرج جماع مباح ہے اگرچہ اس میں پانی کا ضائع کرنا اور حصول اولاد سے رُکنا ہے۔

آزاد اور باندی میں فرق میں مذاہب

صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعین عظام اور ائمہ مجتہدین سے عزل کے مسئلہ میں آزاد عورت اور باندی میں فرق منقول ہے، امام بدر الدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

و روى عن غير واحد من الصحابة التفرقة بين الحرّة والأمة، فتستأمر الحرّة ولا تُستأمر الأمة وهم عبد الله بن مسعود و عبد الله بن عباس و عبد الله بن عمر، و من التابعين سعيد بن جبیر، و محمد بن سيرين، و إبراهيم التيمي، و عمرو بن مرة،

۶۷۔ المتانة في المرمّة عن الخزائن، كتاب النكاح، باب القسم و الوطى الخ، فصل في العزل و إسقاط الولد ص ۴۳۷

و جابر بن زید، و الحسن، و عطاء و طاؤس الخ (۶۸)

یعنی متعدد صحابہ کرام سے (اس مسئلہ میں) آزاد عورت اور باندی میں تفریق مروی ہے، پس آزاد سے (عزل کی) اجازت لی جائے گی جب کہ باندی سے اجازت نہیں لی جائے گی اور وہ (یعنی اس تفریق کے قائل صحابہ) حضرت عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، اور تابعین عظام میں سے سعید بن جبیر، محمد بن سیرین، ابراہیم تیمی، عمرو بن مَرْه، جابر بن زید، حسن بصری، عطاء و طاؤس رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔ الخ

اور مذاہب اربعہ میں آزاد اور باندی سے عزل کا حکم بیان کرتے ہوئے اور علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی لکھتے ہیں:

مذاہب ثلاثہ (حنفی، شافعی اور حنبلی) میں اس بات پر اتفاق ہے کہ آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کیا جائے اور باندی سے بلا اجازت عزل کیا جاسکتا ہے اور جو باندی کسی کی بیوی ہو تو امام مالک کے نزدیک اس کے مالک کی اجازت سے اس سے عزل جائز ہے، امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا بھی یہی قول ہے (اسی طرح ”موطا امام محمد“ (ص ۱۸۵) میں ہے)۔

امام ابو یوسف اور امام احمد فرماتے ہیں: باندی سے اجازت لی جائے۔ امام احمد کا ایک قول یہ ہے کہ اُس سے مطلقاً عزل جائز ہے جب کہ دوسرا قول یہ ہے کہ عزل مطلقاً منع ہے، جن فقہاء کرام نے آزاد عورت اور باندی سے عزل کے احکام میں فرق کیا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ ”مصنف عبدالرزاق“ میں سند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

۶۸۔ عمدۃ القاری، کتاب النکاح، باب العزل، ۱۸۱/۱۶

تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ السَّرِيَّةُ، فَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ حُرٍّ فَعَلَيْهِ أَنْ يَسْتَأْمَرََهَا (۶۹)

یعنی، آزاد عورت سے عزل میں اجازت لی جائے گی اور محض باندی سے اجازت طلب نہیں کی جائے گی اور اگر باندی کسی آزاد مرد کے نکاح میں ہے تو اس پر لازم ہے کہ اُس سے عزل کی اجازت لے۔ یہ حدیث مسئلہ عزل میں بالکل واضح ہے اگر یہ مرفوع ہے تو اس کے خلاف عمل کرنا درست نہیں۔ (۷۰)

امام زرقاتی مالکی متوفی ۱۱۲۲ھ لکھتے ہیں کہ شافعیہ مطلقاً ہر حال میں کراہت کی طرف گئے ہیں الخ (۷۱)

اور کراہت سے مراد اُن کے ہاں کراہت تنزیہی ہوگی چنانچہ امام نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ لکھتے ہیں، عورت اگر عزل کی اجازت نہ دے تو اس میں دو وجہیں ہیں:

و أصحهما: لا يحرم، ثم هذه الأحاديث مع غيره يجمع بينهما بأن ما ورد في النهي محمول كراهة التنزيه و ما ورد في الإذن في ذلك محمول على أنه ليس بحرام و ليس معناه نفى الكراهة (۷۲)

یعنی، دونوں میں اصح یہ ہے کہ (عزل) حرام نہیں ہے پھر ان احادیث کی ان کے غیر کے ساتھ اس طرح مطابقت کی جائے گی کہ جو احادیث نہی (ممانعت) میں وارد ہیں وہ کراہت تنزیہی پر محمول ہیں اور جو

۶۹۔ الْمُصَنَّفُ لِعَبْدِ الرَّزَاقِ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ تَسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ فِي الْعَزْلِ، الخ، برقم: ۱۱۱/۷، ۱۱۱/۷

۷۰۔ فتح الباری، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۸۵/۹

۷۱۔ شرح الزرقانی علی موطأ الإمام مالك، کتاب الطلاق، باب العزل، ۲۹۰/۳

۷۲۔ شرح صحيح مسلم، للنووي: ۹/۱۰/۵

عزل کی اجازت کے بارے میں وارد ہیں وہ اس پر محمول ہیں کہ عزل حرام نہیں ہے اور اس کا معنی کراہت کی نفی کرنا نہیں ہے۔

اور حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی لکھتے ہیں: آزاد عورت سے بلا اجازت عزل کے جواز میں شافعیہ کے ہاں اختلاف ہے اور امام غزالی (شافعی) نے کہا جائز ہے اور امام غزالی متاخرین (شوافع) کے نزدیک صحیح ہیں۔ (۷۳)

بہر حال ہمارا کلام آزاد بیوی کے متعلق ہے تو اس کے بارے میں حدیث شریف میں ہے:

عن عمر بن الخطاب، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا (۷۴)

یعنی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اور حضرت امیر المومنین سے مروی ہے کہ آزاد بیوی سے عزل کی اجازت لی جائے گی اور باندی سے اجازت نہیں لی جائے گی۔ (۷۵)

حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی بنا پر فقہاء کرام باندی کے بارے میں مطلقاً عزل کی اجازت دی اور آزاد بیوی سے عزل کے بارے میں فرمایا کہ شوہر اس سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کرے کیونکہ نبی ﷺ نے بغیر اجازت عزل کرنے سے منع فرمایا

۷۳۔ فتح الباری، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۳۴/۹

۷۴۔ سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ۱۹۲۸، ۵۸/۲

أَيْضاً الْمُسْتَدَلُّ لِلْإِمَامِ أَحْمَد، برقم: ۲۱۲، ۱۴۲/۱، وَفِي نَسْخَةِ أُخْرَى، ۳۱/۱

أَيْضاً السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، کتاب النکاح، باب مَنْ قَالَ يَعْزِلُ عَنِ الْحُرَّةِ،

برقم: ۱۴۳۲۴، ۳۷۶/۷، ۳۷۷

أَيْضاً مُشْكَاةُ الْمَصَابِيحِ، کتاب النکاح، باب الْمَبَاشَرَةُ، الْفَصْلُ الثَّالِثُ،

برقم: ۳۱۹۷ (۱۵)، ۵۸۶/۱، وَقَالَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۷۵۔ السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، برقم: ۱۴۳۲۵، ۳۷۷/۷

ہے۔ (۷۶)

فقہاء احناف کے نزدیک حکم عزل

امام کمال الدین ابن ہمام حنفی (۷۷) اور ان سے علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی (۷۸) نقل کرتے ہیں:

ثم في بعض أجوبة المشايخ الكراهة و في بعضها عدمها
يعني پھر مشائخ (احناف) کے بعض جوابات میں کراہت (مذکور) ہے
اور بعض میں عدم کراہت۔

امام قوام الدین امیر کاتب بن امیر عمر الاتفاقی الحنفی متوفی ۵۸ھ لکھتے ہیں:

و الدليل على الجواز ما روى البخاري في الصحيح
بإسناده إلى عطاء عن جابر قال: كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ الْخ (۷۹)

یعنی، عزل کے جواز کی دلیل وہ (حدیث) ہے جسے امام بخاری نے ”صحیح بخاری“ میں عطاء کی طرف اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، آپ فرماتے ہیں ہم عہد رسالت ﷺ میں عزل کیا کرتے اور قرآن نازل ہوتا رہا۔ (اور پھر صحیح مسلم اور سنن کی عزل کے بارے روایات ذکر کی ہیں)۔

مخدوم محمد جعفر بوبکانی حنفی لکھتے ہیں:

في ”الخوازمي“: أن العزل جائز عند عامة العلماء خلافاً

لبعضهم ولعامة العلماء قوله عليه الصلاة والسلام:

۷۶۔ الهداية، کتاب الكراهية، فصل في الوطء و النظر و اللمس، ۳۷۱/۴-۳

۷۷۔ فتح القدیر، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳۷۹/۳

۷۸۔ البحر الرائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۲۰۰/۳

۷۹۔ غایۃ البیان، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ورق ۳۱۸ ب

”أَعَزُّ لَوْهْنٌ أَوْ لَا تَعَزُّ لَوْهْنٌ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ فَهَوَّ خَالِقَهَا“ خیر بین العزل و ترکہ فدل علی إباحته (۸۰)

یعنی، ”خوارزمی“ میں ہے کہ عامۃ العلماء کے نزدیک عزل جائز ہے برخلاف بعض علماء کے اور عامۃ العلماء کی دلیل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان ہے: ”أَنْ سَ عَزَلَ كَرِيهًا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ رُوحٌ كَوَيْدًا كَرِيهًا“ (اس میں نبی ﷺ نے) عزل کرنے اور نہ کرنے میں اختیار عطا فرمایا پس اس فرمان نے عزل کی اباحت پر دلالت کی۔

جن فقہاء کرام نے عزل و جائز قرار دیا ہے انہوں نے اسے آزاد بیوی کی اجازت و رضا کے ساتھ مشروط کیا ہے، چنانچہ امام کمال الدین ابن ہمام لکھتے ہیں:

ثم على الجواز في الأمة فلا يفتقر إلى إذنها، و زوجته يفتقر إلى رضاها، و في الأمة المنكوحة يفتقر إلى الإذن (۸۱)

یعنی، پھر جواز کے قول کی بنا پر باندی سے عزل میں اس کی اجازت کا محتاج نہیں اور اپنی (آزاد) بیوی میں اس کی رضا کا محتاج ہے اور منکوحہ باندی میں (مالک کی) اجازت کا محتاج ہے۔

اور علامہ زین الدین ابن نجیم لکھتے ہیں:

و الإذن في العزل عن الحرّة لها، و لا يُباح بغيره لأنه حقّها (۸۲)

یعنی، اور آزاد بیوی میں عزل کی اجازت دینے کا حق خود اسے ہے اور اس کے بغیر مباح نہیں ہے کیونکہ یہ اس کا حق ہے۔

۸۰۔ المتانة في المرمّة عن الخزانة كتاب النكاح، باب القسم و الوطى الخ، فصل في العزل و إسقاط الولد، ص ۴۷

۸۱۔ فتح القدير، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۳/۳۷۹

۸۲۔ البحر الرائق، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۳/۲۰۰

اور فقیہ عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان حنفی زاوہ حنفی متوفی ۱۰۷۸ھ لکھتے ہیں:

أن العزل جائز بالإذن، وهو الصحيح عند عامة العلماء (۸۳)

یعنی، باندی سے اس کے مالک کی اجازت سے جائز ہے اور عامۃ العلماء کے نزدیک یہی صحیح ہے۔

اور بیوی کی رضا سے عزل مکروہ نہیں، اس کے بارے میں علامہ عثمان بن علی زبیلی حنفی متوفی ۱۰۷۸ھ (۸۴) اور ان سے نقل کرتے ہوئے علامہ نظام الدین حنفی متوفی ۱۱۶۱ھ اور علماء ہند کی ایک جماعت (۸۵) نے لکھا:

العزل ليس بمكروه برضا امرأته الحرّة

یعنی، اپنی آزاد بیوی کی رضا سے عزل مکروہ نہیں ہے۔

جس طرح باندی کا مالک اجازت دے دے تو عزل میں کراہت نہیں ہے جیسا کہ علامہ سراج الدین ابن نجیم حنفی (۸۶) اور ان سے نقل کرتے ہوئے علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی (۸۷) نے لکھا:

فإذا أذن فلا كراهة في العزل عند عامة العلماء و هو

الصحيح

یعنی، جب وہ (یعنی مالک) اجازت دے دے تو عامۃ العلماء کے نزدیک عزل میں کوئی کراہت نہیں۔

اسی طرح آزاد بیوی کی رضا و اجازت سے عزل کیا جائے تو اس میں کراہت نہیں

۸۳۔ مجمع الأنهر، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۱/۳۶۶

۸۴۔ تبیین الحقائق، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۲/۵۹۷

۸۵۔ الفتاوى الهندية، كتاب النكاح، الباب التاسع في نكاح الرقيق، ۱/۳۳۵

۸۶۔ النهر الفائق، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۲/۲۷۵، ۲۷۶

۸۷۔ ردّ المحتار على الدرّ المختار، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، مطلب في حكم

العزل، ۸/۵۸۳

ہے، علامہ عبداللہ بن محمود موصلی حنفی متوفی ۶۸۳ھ لکھتے ہیں: امام اعظم کے نزدیک باندی سے عزل کرنے کے لئے مولیٰ کی رضا شرط ہے برخلاف آزاد بیوی کے کیونکہ بچہ اور وطی اس کا حق ہے۔ ملخصاً (۸۸)

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں:

و يعزل عن أمته بغير إذنها وعن زوجته بإذنها (۸۹) لأن للزوجة حقاً في الوطء لقضاء الشهوة وتحصيل الولد حتى ثبت لها الخيار في الجبّ والعنة ولا حقّ للأمّة وقد نهى عليه الصلاة والسلام (۹۰) عَنِ الْعَزْلِ عَنِ الْحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا (۹۱) یعنی، اپنی باندی سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کر سکتا ہے اور اپنی بیوی کے ساتھ اس کی اجازت سے کیونکہ بیوی کو قضاءِ شہوت اور تحصیلِ ولد کے لئے وطی کا حق ہے یہاں تک کہ شوہر کے آلہ تناسل کئے ہونے یا نامرد ہونے کی صورت میں بیوی کو اختیار حاصل ہے جب کہ باندی کو حق نہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آزاد بیوی سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسبی حنفی متوفی ۷۱۰ھ لکھتے ہیں:

و يعزل عن أمته بلا إذنها وعن زوجته بإذنها (۹۲)

یعنی، چاہے تو باندی سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرے اور اپنی

۸۸۔ کتاب الإختیار لتعلیل المختار، کتاب النکاح، فصل أحكام نكاح العبد و الأمّة ۱۳۷/۳

۸۹۔ المختار للفتوى، کتاب الکراہیۃ ص ۲۴۶

۹۰۔ أخرجه أحمد في "مسند" ۳۱/۱

۹۱۔ کتاب الإختیار لتعلیل المختار، کتاب الکراہیۃ، فصل في مسائل المختلفة من

المكروهات وغيرها، ۲۰۳/۴

۹۲۔ كنز الدقائق، کتاب الکراہیۃ، فصل في النظر و اللمس، ص ۱۲۴

بیوی سے اس کی اجازت سے۔
اس کے تحت علامہ زیلعی لکھتے ہیں:

لأن للحرّة حقّ في الوطء حتى كان لها المطالبة به قضاء للشهوة وتحصيل الولد، ولهذا تخير في الجبّ والعنة، ولا حقّ للأمّة في الوطء، والعزل يخلّ بما ذكرنا وهو المقصود بالنكاح فلا يملك تنقيص حق الحرّة بغير إذنها (۹۳)

یعنی، کیونکہ آزاد بیوی کے لئے وطی میں حق ہے یہاں تک کہ اُسے شہوت کو پورا کرنے اور حصولِ اولاد کے لئے اس کے مطالبے کا حق ہے، اسی لئے اُسے شوہر کے مقطوع الذکر اور اس کے نامرد ہونے کی صورت اختیار دیا جاتا ہے اور باندی کا وطی (بہستری) میں کوئی حق نہیں اور جو ہم نے ذکر کیا عزل اس میں (قضاءِ شہوت و تحصیلِ ولد دونوں) نخل ہوتا ہے اور نکاح سے مقصود یہی ہے پس شوہر اس کی اجازت کے بغیر اس کے حق میں کمی کرنے کا مالک نہیں ہے۔

اور ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

و يجوز أن يعزل عن امرأته بإذنها وعن أمته بغير إذنها: أما الأول فلما في "سنن ابن ماجه" عن عمر الخطاب أن النبي ﷺ نهى عن أن يعزل عن الحرّة إلا بإذنها (۹۴)

یعنی، اپنی بیوی سے اس کی اجازت سے عزل جائز ہے اور اپنی باندی سے بغیر اس کے، اور اول تو اس وجہ سے کہ "سنن ابن ماجہ" میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آزاد بیوی

۹۳۔ تبیین الحقائق، کتاب الکراہیۃ، فصل في النظر و اللمس، ۴۷/۷

۹۴۔ فتح باب العنايۃ ۳۸/۴

کے ساتھ اس کی اجازت کے بغیر عزل سے منع فرمایا۔

اور علامہ مصطفیٰ بن محمد بن یونس طائنی حنفی متوفی ۱۱۹۳ھ لکھتے ہیں:

ويعزل عن الحرّة يا ذنّها (۹۵)

یعنی، آزاد بیوی سے (شوہر) اس کی اجازت سے عزل کرے۔

اور فقہاء کرام نے آزاد بیوی سے اس کی رضا کے بغیر عزل کو مکروہ لکھا ہے جیسا کہ

علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی متوفی ۵۸۷ھ لکھتے ہیں:

يكره للزوج أن يعزل عن امرأته الحرّة بغير رضاها لأن

الوطى عن انزال سبب لحصول الولد ولها في الولد حق، و

بالعزل يفوت الولد فكأنه سبب لفوات حقّها (۹۶)

یعنی، شوہر کے لئے آزاد بیوی سے اس کی رضا کے بغیر عزل کرنا مکروہ

ہے کیونکہ انزال کے ساتھ وطی (ہمبستری) بچے کی پیدائش کا سبب ہے

اور اس کا بچے میں حق ہے اور عزل کے ذریعے بچے کی پیدائش فوت ہو

جاتی ہے گویا کہ عزل عورت کے حق کو فوت کرنے کا سبب ہوا۔

اور امام زین الدین ابن نجیم حنفی نقل کرتے ہیں:

و في "الخانبة" ذكر في الكتاب أنه لا يباح بغير إذنّها (۹۷)

یعنی، "فتاویٰ خانہ" میں ہے: کتاب میں مذکور ہے کہ عزل بیوی کی

اجازت کے بغیر مباح نہیں ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ حنفی مذہب یہ ہے کہ آزاد بیوی سے عزل اس کی رضا کے بغیر

درست نہیں ہے، لیکن بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ زمانے کے تغیر کے ساتھ جن میں

تغیر واقع ہو سکتا ہے اور یہ بھی اُن سے میں سے ایک ہے لہذا متاخرین فقہاء کرام نے

۹۵۔ کتر البیان، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ص ۱۱۹

۹۶۔ بدائع الصنائع، کتاب النکاح، فصل فی المعاشرة، ۶۱۴/۳

۹۷۔ البحر الرائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۲۰۰/۳، تحت قوله: والإذن في العزل

فرمایا کہ ہمارے اس زمانے میں فساد زمانہ کی وجہ سے بچے کے بگڑنے کا ڈر ہو تو بلا اذن عزل جائز ہے۔

چنانچہ علامہ حسن بن منصور اور زجندی متوفی ۵۹۲ھ نے لکھا:

قالوا: في زماننا يباح لسوء الزمان (۹۸)

یعنی، فقہاء کرام نے فرمایا ہمارے زمانے میں زمانہ (یعنی لوگوں) کی

برائی کی وجہ سے (بلا اجازت عزل) مباح ہے۔

جب کہ علامہ زین الدین ابن نجیم (۹۹)، سراج الدین ابن نجیم (۱۰۰) اور فقیہ

عبد الرحمن شحنی زادہ (۱۰۱) نے اس طرح نقل کیا ہے:

قالوا: في زماننا يباح لفساد الزمان

یعنی، فقہاء کرام نے فرمایا ہمارے زمانے میں فساد زمانہ کی وجہ سے

مباح ہے۔

مخدوم محمد جعفر بوبکانی لکھتے ہیں:

و في "الظهيرية": رجل عزل عن امرأته بغير إذنّها لسوء

هذا الزمان لا بأس به لما روى عن النبي ﷺ أنه قال: "خيارُ

أُمِّي بَعْدَ الْمَائَتَيْنِ كُلُّ ضَعِيفٍ الْحَاذِ" قِيلَ: وَمَا ضَعِيفُ

الْحَاذِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: قَلِيلُ الْأَهْلِ قَلِيلُ الْوَلَدِ، انتهى، و

الحديث أخرجه أبو يعلى في "مسنده" بتغيير يسير (۱۰۲)

۹۸۔ فتاویٰ قاضیخان، کتاب الحظر و الإباحة باب الختان، ۴/۱۰

۹۹۔ البحر الرائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۲۰۰

۱۰۰۔ النهر الفائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۲/۲۷۶

۱۰۱۔ مجمع الأنهر، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۱/۳۶۶

۱۰۲۔ المتانة في المرمة عن العزنة کتاب النکاح، باب القسم والوطى الخ، فصل في

العزل وإسقاط الولد ص ۴۳۷

یعنی، ”فتاویٰ ظہیریہ“ میں ہے کوئی شخص اس زمانہ کی برائی کی وجہ سے اپنی بیوی کے ساتھ اس کی اجازت کے بغیر عزل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”دو صدیوں کے بعد میری امت میں ہر ”ضعیف الحاذ“ بہتر ہے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ضعیف الحاذ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قلیل الأهل اور قلیل الأولاد (یعنی، جس کی بیویاں کم ہوں اور اولاد کم ہو) اھ، اس حدیث شریف کی ابو یعلیٰ نے اپنی ”مسند“ میں تھوڑی سی تغیر کے ساتھ تخریج کی ہے۔ (۱۰۳)

۱۰۳۔ ابو حازم محمد السعید بن سیوفی نے اپنے مسودے میں ”العزلة“ لابی خطاب البسنی (ص ۳۶) السلفیہ کے حوالے سے
خَيْرُكُمْ بَعْدَ الْمَاءِ كُلِّ خَفِيفِ الْحَاذِ
کے الفاظ نقل کئے ہیں جب کہ ”تحف السادة المتقين“ للزیلعی (۲۹۰/۵، تصویر بیروت) اور ”المعنی عن حمل الأسفل“ للعراقی (۲۴/۲، عیسیٰ الحلبي) اور ”كشف الخفاء“ للعجلونی کے حوالے سے
خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ الْمَاءِ كُلِّ خَفِيفِ الْحَاذِ
کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ (موسوعة أطراف الحديث النبوي الشريف، ۶۴۱/۴، ۶۴۸)
اور علی حسن علی الحلبي وغیرہ نے اپنے ”موسوعة“ میں
خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ الْمَاءِ كُلِّ خَفِيفِ الْحَاذِ الَّذِي لَا أَهْلَ لَهُ وَلَا وَلَدَ
کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ (موسوعة الأحاديث والآثار الضعيفة والموضوعة، برقم: ۱۰۲۲۸، ۴۲۵/۴)

یعنی، دو صدیوں کے بعد لوگوں میں خفیف الحاذ بہتر ہوگا جس کا ذائل ہو اور نہ اولاد۔

اور علامہ اسماعیل بن محمد عجلونی شافعی نے ”كشف الخفاء“ میں منہ بنہ الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

”خَيْرُكُمْ فِي رَأْسِ الْمَاءِ كُلِّ خَفِيفِ الْحَاذِ“ قبل یا رسول اللہ! مَا الْخَفِيفُ الْحَاذُ؟ قَالَ مَنْ لَا أَهْلَ لَهُ وَلَا قَالَ

یعنی، دو صدیوں کے اختتام پر تم میں بہتر وہ ہوگا جو خفیف الحاذ ہوگا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ”خفیف الحاذ“ کیا ہے، فرمایا ”جس کا ذائل ہو اور نہ مال“۔

اور لکھتے ہیں کہ اس حدیث شریف کو ابو یعلیٰ نے اپنی ”مسند“ میں حدیث سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور

اور حافظ الدین محمد بن محمد بن شہاب ابن البرکات کر دوی حنفی متوفی ۸۲۷ھ لکھتے ہیں:

و في الفتاوى: عزل عنها لما يخاف على الولد من سوء الزمان بلا إذنها يسعه ذلك، وإن كان هذا على خلاف ظاهر الجواب (۱۰۴)

یعنی، فتاویٰ میں ہے کہ بچے پر زمانے کی برائی کے خوف کی وجہ سے (اپنی آزاد بیوی کی) اجازت کے بغیر اس سے عزل کرے کہ اُسے اس کی اجازت ہے، اگرچہ یہ ظاہر الجواب کے خلاف ہے۔

اور امام کمال الدین ابن ہمام لکھتے ہیں:

و في الفتاوى: إن خاف من الولد سوء في الحرّة يسعه العزل بغير رضاها لفساد الزمان (۱۰۵)

یعنی، فتاویٰ میں ہے: اگر بچے پر زمانہ کی برائی کا خوف ہو تو اُسے فسادِ زمانہ کی وجہ سے آزاد بیوی سے اس کی رضا کے بغیر عزل کی اجازت ہے۔

اور علامہ عبد العالی برجنڈی لکھتے ہیں:

قال بعضهم: إن خاف من ولد سوء فله أن يعزل عن الحرّة لسوء الزمان (۱۰۶)

خلیلی نے کہا کہ حفاظ حدیث نے راوی رواد بن الجراح کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے اور عثمانی نے اس پر وضع کا حکم لگایا ہے لیکن اس نے

”خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ الْمَاءِ كُلِّ خَفِيفِ الْحَاذِ الَّذِي لَا زَوْجَةَ لَهُ وَلَا وَلَدَ“

کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ (كشف الخفاء برقم: ۱۲۳۳، ۳۴۲/۱)

اور علامہ سخاوی لکھتے ہیں اگر یہ حدیث صحیح ہو تو یہ قتل کے دلوں میں دنیا اور لذتِ دنیا سے بے تعلقی کے حجاز پر محمول ہے۔ (المقاصد الحسنة برقم: ۴۵۲، ص ۲۱۰)

۱۰۴۔ الفتاوى البرازية، كتاب الكراهية الفصل السادس في النكاح، ۳۶۷/۶، ۳۶۸

۱۰۵۔ فتح القدیر، كتاب النكاح، باب نكاح الرقيق، ۳۷۹/۳

۱۰۶۔ البرجندي شرح مختصر الوقاية، كتاب النكاح، باب نكاح الفتن، ۲۴/۲

یعنی، بعض فقہاء کرام نے فرمایا کہ اگر بچے سے برائی کا خوف ہو تو شوہر کے لئے آزاد عورت سے زمانہ کی برائی کی وجہ سے عزل کرنا جائز ہے۔

اور یہ سب تغیر زمانہ کی وجہ سے ہے چنانچہ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

فقد غلیم مما فی "الخانیة" أن منقول المذهب عدم الإباحة، و أن هذا تقييد من المشايخ المذهب لتغير بعض الأحكام بتغير الزمان، و أقره فی "الفتح" (۱۰۷) وبه جزم "القهستانی" (۱۰۸) أيضاً حيث قال: و هذا إذا لم يخف على الولد السوء لفساد الزمان، و إلا فلا يجوز بلا إذنها (۱۰۹)

یعنی، جو "خانیہ" میں ہے اس سے معلوم ہو (آزاد بیوی سے بلا رضا عزل میں) منقول مذہب عدم إباحة ہے اور یہ (یعنی فساد زمانہ کی وجہ سے بلا اذن عزل) تغیر زمانہ کی وجہ سے بعض احکام میں تغیر کے لئے مشائخ مذہب کی (طرف سے) قید ہے اور "فتح القدیر" میں اسے ثابت رکھا اور اسی پر قہستانی نے بھی جزم کیا جیسا کہ فرمایا یہ (اجازت کی شرط) اس وقت ہے جب فساد زمانہ کی وجہ سے بچے پر برائی کا خوف نہ ہو ورنہ بلا اذن جائز نہیں۔

فقہاء کرام نے زوجہ کے اذن و رضا کو ساقط کرنے والا یہ ایک عذر ذکر کیا ہے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ رخصت اسی عذر پر متصور ہے بلکہ اس جیسا کوئی اور عذر بھی پایا جائے تو یہ رخصت متحقق ہوگی۔

چنانچہ امام کمال الدین ابن ہمام فقہاء کی ذکر کردہ رخصت کے بعد لکھتے ہیں:

۱۰۷۔ فتح القدیر، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۳۷۹

۱۰۸۔ جامع الرموز، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۱/۲۹۴

۱۰۹۔ رد المحتار علی الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۸/۵۸۵

فلیعتبر مثله من الأعذار مُسقطاً لإذنها (۱۱۰)

یعنی، پس اس کی مثل عذر بیوی کی اجازت (والی شرط) کو ساقط کرنے میں معتبر ہونا چاہئیں۔

اور اسے صاحب فتح سے علامہ زین الدین (۱۱۱) اور علامہ سراج الدین (۱۱۲) نے بھی نقل کیا ہے۔

صاحب فتح القدیر کی اس عبارت کے تحت علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

قوله الفتح: "فليعتبر مثله": يُحتمل أن يريد بالمثل كقولهم: مثلك لا يَنخل، و يُحتمل أنه أراد الحاق مثل هذا العذر به (۱۱۳)

یعنی، صاحب فتح القدیر کا قول کہ "اس کے مثل کا اعتبار کیا جائے" یہ احتمال رکھتا ہے کہ مثل سے ارادہ کیا ہو عربوں کے قول کی طرح "مثله لا يَنخل" (حیری مثل (شخص) بخل نہیں کرتا) اور یہ بھی احتمال ہے کہ عذر کی مثل (دیگر عذار) کو اس کے ساتھ لاحق کرنے کا ارادہ کیا ہو۔

اور دوسرا احتمال قوی ہے اس لئے کہ فقہاء کرام نے دیگر عذار اس کے ساتھ لاحق کئے ہیں جیسا کہ فقہ کا علم رکھنے والوں پر مخفی نہیں ہے۔

قدیم سے حمل سے بچنے کے لئے غیر مضر ایک ہی عزل کا طریقہ رائج تھا اس لئے احادیث نبویہ علیہ التحیۃ والثناء اور آثار صحابہ و تابعین میں اور پھر کلام مجتہدین و عبارات

۱۱۰۔ فتح القدیر، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۳۷۹

۱۱۱۔ البحر الرائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۲۰۰

۱۱۲۔ النهر الفائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۲/۲۷۶

۱۱۳۔ رد المحتار علی الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطلب فی حکم

العزل، ۸/۵۸۵

فقہاء میں اسی کا ذکر ملتا ہے، عزل سے مقصود چونکہ حمل سے احتراز ہے اس لئے اس مقصد کے حصول کے لئے عزل کے علاوہ دوسرا طریقہ ادویات یا ان کے علاوہ کوئی اندرونی یا بیرونی طریقہ اختیار کیا جائے تو جائز ہوگا، فقہاء کرام کی عبارت سے اس کے جواز کا ثبوت ملتا ہے جیسے عورت کے رحم کے منہ کو بند کرنا تاکہ مادہ تولید کے قطرے عورت کے رحم میں داخل نہ ہو سکیں۔

چنانچہ علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی لکھتے ہیں:

و علیٰ هذا يُباح لها سدُّ فم الرحم بغير إذنه (۱۱۴)

یعنی، اس بنا پر عورت کے لئے مُباح ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے رحم کا منہ بند کر دے۔

اور علامہ سید احمد طحاوی ”در مختار“ کی عبارت ”و لو بلا إذن الزوج“ کے تحت لکھتے ہیں:

أخذ صاحب النهر من هذا يُباح لها أن تسدَّ فم الرَّحم لئلا تحبل (۱۱۵)

یعنی، صاحب نہر نے اس سے اخذ کیا کہ اگر حمل روکنے کے لئے رحم کا منہ بند کر دے تو یہ اس کے لئے مُباح ہے۔

اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

يجوز لها سدُّ فم رَحِمِها كما تفعله النساء (۱۱۶)

یعنی، عورت کے لئے اپنے رحم کا منہ بند کرنا جائز ہے جیسا کہ عورتیں کرتی ہیں۔

۱۱۴۔ البحر الرائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۲۰۰

۱۱۵۔ حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۲/۷۷

۱۱۶۔ رد المحتار علی الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۸/۵۸۷

اور علامہ علاء الدین ابن عابدین شامی متوفی ۱۳۰۶ھ لکھتے ہیں:

و جاز لها سدُّ فم رحمها، لئلا تحبل إن بإذنه و إلا لا (۱۱۷)
یعنی، عورت کے لئے اپنے رحم کا منہ بند کرنا جائز ہے تاکہ حمل قرار نہ پائے اگر شوہر کی اجازت سے ہو ورنہ جائز نہیں۔
صاحب بحر علامہ زین الدین نے اس پر لکھا کہ

أنه ينبغي أن يكون حراماً بغير إذن الزوج قياساً على عزله بغير إذنها (۱۱۸)

یعنی، شوہر کے لئے بیوی کی اجازت کے بغیر عزل کے حرام ہونے پر قیاس کرتے ہوئے عورت کا اپنے رحم کے منہ کو شوہر کی اجازت کے بغیر بند کرنا بھی حرام ہونا چاہیے۔

علامہ شامی نے اس کے جواب میں لکھا:

فما في ”البحر“ مبني على ما هو أصل المذهب و ما في ”النهر“ على ما قاله المشايخ و الله الموفق (۱۱۹)

یعنی، جو ”بحر الرائق“ میں ہے اصل مذہب پر مبنی ہے اور جو ”نہر“ میں ہے وہ اس پر مبنی ہے جو مشائخ نے فرمایا۔

فقہاء کرام کی عبارت ”بلا إذن الزوج“ جب اس فعل کے جواز کو ثابت کرتی ہے تو شوہر کی رضا و اذن سے اس فعل کا جواز بطریق اولیٰ ثابت ہوگا۔ کمالاً متحلی

ضبط تولید کی بنیاد

ضبط تولید کی بنیاد عزل ہے، ضبط تولید کے بارے میں فقہاء کرام کی زیادہ تر بحث

۱۱۷۔ الهدية العلامة، ص ۲۴۶

۱۱۸۔ البحر الرائق، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۲۷۴

۱۱۹۔ رد المحتار علی الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، تنبیہ، ۸/۵۸۷

اسی پر ہے کس صورت میں بلا اجازت عزل جائز ہے اور کس صورت میں جائز نہیں اور جس عذر کی بناء پر فقہاء کرام نے بلا اجازت عزل (یعنی ضبط تولید) کو جائز قرار دیا ہے یقیناً وہ عذر نفس عزل کو بھی مباح کر دے گا، اسی طرح جو عذر اسقاط حمل کو مباح کر دے وہی عذر نفس عزل کو بھی مباح کر دے گا اگرچہ بعض کے نزدیک مطلقاً بلا عذر عزل مباح ہے وہ شاید اس وجہ سے کہ فقہاء کی اکثر بحث ”بالاذن“ اور ”بلا اذن“ عزل کے بارے میں تھی تو انہوں نے سمجھا کہ نفس عزل کی اباحت کا کوئی مخالف نہیں ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے، یا پھر ان کے اس قول کی وجہ یہ ہو کہ ان کی نظر دلائل شرعیہ پر نہیں رہی، بہر حال نفس ضبط تولید کے لئے کسی صالح عذر کا پایا جانا ضروری ہے کیونکہ یہ شرع مطہرہ کا مطلوب اصلی نہیں اور نہ ہی یہ عند اللہ تعالیٰ وعند الرسول ﷺ مرغوب امر ہے۔ اب ذیل میں ہم فقہاء کرام کی عبارات میں صراحتاً یا ضمنیاً عذر اعذار یا ان جیسے دیگر عذر ترتیب وار ذکر کرتے ہیں۔

☆..... پہلا بچہ چھوٹا ہو حاملہ ہو جانے سے عورت کا دودھ کم ہونے کا خطرہ ہو اور دودھ پلانے والی اجرت پر لیما بچے کے باپ کی وسعت میں نہ ہو اس وجہ سے عزل کرے، کیونکہ اسقاط حمل کے جواز کے اسباب میں فقہاء کرام نے یہ سبب ذکر کیا ہے جیسا کہ علامہ حسن بن منصور اور زبندی (۱۲۰) اور علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری حنفی متوفی ۵۴۰ھ (۱۲۱) لکھتے ہیں:

المرضعة إذا ظهر بها الحمل وانقطع لبنها وليس لأبي الصغير ما يستأجرها به الظئر ويخاف هلاك الولد قالوا يباح لها أن تعالج في استئصال الدم ما دام الحمل نطفة أو علقة أو مضغة لم يخلق له عضو الخ

۱۲۰۔ فتاویٰ قاضیخان، کتاب الحظر و الإباحة، باب العتات، ۳/۱۰

۱۲۱۔ خلاصة الفتاوى، کتاب النکاح، الفصل الخامس عشر فی الحظر و الإباحة، ۲/۵۲

یعنی، دودھ پلانے والی عورت کو جب حمل ظاہر ہو جائے اور اس کا دودھ (ظہور حمل کی وجہ سے) منقطع ہو جائے اور بچے کے باپ کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ جس سے دودھ پلانے والی کرائے پر لے سکے اور بچے کے ہلاک ہونے کا خوف ہو تو فقہاء کرام نے فرمایا جب تک حمل نطفہ یا بستہ خون یا گوشت کا لوتھڑا ہے (اور ابھی تک) اس کے اعضاء نہیں بنے تو عورت کے لئے خون جاری کرنے کے لئے علاج کروانا مباح ہے۔

اور علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

وقال ابن وهبان: ومن الأعذار أن ينقطع لبنها بعد ظهور الحمل وليس لأبي الصبي ما يستأجر به الظئر ويخاف هلاكه (۱۲۲)

یعنی، ابن وہبان نے فرمایا عذروں میں سے یہ ہے کہ حمل ظاہر ہونے کے بعد عورت کا دودھ منقطع ہو جائے (اور اس کا پہلے سے چھوٹا بچہ ہو) اور بچے کے باپ کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ جس سے بچے کے لئے دودھ پلانے والی کرائے پر لے سکے اور بچے کی ہلاکت کا خوف ہو۔

جب اس عذر کی بنا پر حمل ٹھہرنے کے بعد ایک مخصوص مدت کے اندر سے ساقط کروانا جائز ہے تو اس عذر کی بنا پر عزل یا حمل کو روکنے کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کرنا بطریق اولیٰ جائز ہوں گے۔

اور اس کی تائید مندرجہ ذیل روایات سے بھی ہوتی ہے چنانچہ امام نسائی روایت کرتے ہیں:

عن أبي سعيد الزرقى: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: إِنَّ أَمْرَاتِي تُرْضِعُ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ، فَقَالَ

۱۲۲۔ رد المحتار علی الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقيق، ۸/۵۸۶

النَّبِيِّ ﷺ: "إِنَّ مَا قَدْ قُبِّرَ فِي الرَّحِمِ سَيَكُونُ" (۱۲۳)
یعنی، حضرت ابو سعید زرقی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں سوال کیا، پس عرض کرنے لگا، میری بیوی بچے کو دودھ پلاتی ہے اور میں (اس حال میں) اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں کرتا تو نبی ﷺ نے فرمایا: رحم میں جو مقدر ہو چکا ہے وہ عنقریب ہو کر رہے گا۔

اسی طرح امام مسلم (۱۲۴) اور امام نسائی (۱۲۵) کی دوسری روایت ہے:
عن أبي سعيد الخدري قال: ذَكَرَ ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: "وَمَا ذَاكُمْ" قُلْنَا: الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ امْرَأَةٌ تَرْضِعُ فَيَصِيبُ مِنْهَا فَيُصِيبُهَا، وَيُكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهَا الْحَمْلَ، وَتَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا، وَيُكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ، قَالَ: لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَكْرُ وَالْفِظُ لِلنَّسَائِ
یعنی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اس (یعنی عزل) کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں کیا گیا، (آپ ﷺ نے) فرمایا: "تم یہ کیوں کرتے ہو" ہم نے عرض کیا آدمی کے پاس (ایک) عورت ہوتی ہے جو اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے، پھر وہ اس سے ہمبستری کرتا ہے اور اس کے حاملہ ہونے کو نا پسند سمجھتا ہے،

۱۲۳۔ السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلنَّسَائِي، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَزْلِ، بِرَقْم: ۵۴۸۷، ۳، ۳۰۷/۳
أَيْضاً جَامِعُ الْمُتَّانِيدِ وَالسُّنَنِ، مُسْتَدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَةَ الدَّرَقِيُّ، عَنهُ، بِرَقْم: ۴۳۵، ۳۳، ۲۰۴، ۲۰۵

۱۲۴۔ صَحِيحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ حُكْمِ الْعَزْلِ، بِرَقْم: ۱۳۱ (۱۴۳۸)، ص ۵۴۱، ۵۴۰

۱۲۵۔ السُّنَنُ الْكُبْرَى، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْغِيلَةِ وَالْعَزْلِ، بِرَقْم: ۵۴۸۶، ۲، ۳۰۷/۳

اور اس کی باندی ہوتی ہے اور وہ اس سے ہمبستری کرتا ہے اور وہ اسے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس سے حاملہ ہو (تو نبی ﷺ نے) فرمایا: "تم ایسا نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ تو تقدیر کی بات ہے۔"
مندرجہ بالا روایات میں "لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا" کے کلمات وارد ہیں اور یہی کلمات امام بخاری (۱۲۶) اور امام مسلم (۱۲۷) میں، اور امام احمد (۱۲۸) سے مروی روایت میں ہے۔

اس کے علاوہ "مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا" کے کلمات امام بخاری (۱۲۹) اور امام ابو داؤد (۱۳۰) اور امام احمد (۱۳۱) سے مروی ہیں کما نقلہ ابن کثیر (۱۳۲) اب دیکھنا یہ ہے کہ نبی ﷺ کی ان کلمات سے کیا مراد ہے۔

نبی ﷺ نے ان کلمات سے اس عذر کی بنا پر عزل سے منع فرمایا جیسا کہ حدیث ابی سعید کے ایک راوی نے حسن بصری سے بیان کیا، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے، ابن عوف کہتے ہیں کہ حسن نے یہ حدیث سُن کر کہا بخدا اس میں عزل سے ناراضگی کا اظہار ہے۔ (۱۳۳)
اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ کلمہ نبی کے قریب ہے چنانچہ اسی حدیث کے ایک راوی

۱۲۶۔ صَحِيحُ بَخَارِي، كِتَابُ الْبَيُوعِ، بَابُ بَيْعِ الرِّقِيقِ (بِرَقْم: ۲۲۲۹)، ۴۷/۳
۱۲۷۔ صَحِيحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ حُكْمِ الْعَزْلِ، بِرَقْم: ۱۲۵ (۱۴۳۸)
۱۲۸۔ الْمُسْتَدَلُّ لِلْإِمَامِ أَحْمَد، ۸۳/۳
أَيْضاً جَامِعُ الْمُتَّانِيدِ وَالسُّنَنِ لَا بِنَ كَثِيرٍ، ۲۰۳/۳۳

۱۲۹۔ صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ، كِتَابُ الْعَقْلِ، بَابُ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ، بِرَقْم: ۲۵۴۳، ۲، ۱۴۰، ۱۴۱
و كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ بَنِ مِصْطَلَقِ الْحَجِّ، بِرَقْم: ۴۱۳۸، ۳، ۵۴
بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ بِرَقْم: ۷۴۵۹، ۴، ۴۴۶
۱۳۰۔ سُنَنُ أَبِي دَاوُدَ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ، بِرَقْم: ۲۱۷۲، ۲، ۴۳۱
۱۳۱۔ الْمُسْتَدَلُّ لِلْإِمَامِ أَحْمَد، ۶۸/۳، ۷۲/۳

۱۳۲۔ جَامِعُ الْمُتَّانِيدِ وَالسُّنَنِ لَا بِنَ كَثِيرٍ، بِرَقْم: ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۰۳/۳۳
۱۳۳۔ صَحِيحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَزْلِ، بِرَقْم: ۱۳۱ (۱۴۳۸)، ص ۵۶۱

(محمد) نے کہا جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے:

قال محمد: و قوله: "لَا عَلَيْكُمْ" أقرب إلى النهي (۱۳۴)

یعنی، محمد (راوی) نے کہا نبی ﷺ کا فرمان "لا علیکم" نہی کے زیادہ قریب ہے۔

جب کہ اکثر کے نزدیک ان کی مثل روایات میں وارد دیگر کلمات سے عزل کی

اباحت ثابت ہوتی ہے نہ کہ ممانعت اور اس کی دلیل مندرجہ روایت ہے:

عن أبي سعيد الخدري قال: ذَكَرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ فَقَالَ: وَلِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ؟ فَلَمْ يَقُلْ: فَكَأَيُّ فَعْلٍ

أَحَدُكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا (۱۳۵)

یعنی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "تم ایسا کیوں کرتے ہو اور یہ نہیں فرمایا کہ تم یہ نہ کرو کیونکہ جو نفس پیدا ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ اُسے پیدا کر رہے گا۔"

اور اس روایت سے واضح ہے کہ نبی ﷺ نے یہ کلمات منع کے لئے نہیں ارشاد

فرمائے اگر منع کے لئے ارشاد فرمایا ہوتا تو فرماتے "لَا يَفْعَلُ أَحَدُكُمْ" (یعنی، یہ

نہ کرو) اور گپ احادیث میں عزل کے باب میں مندرجہ کلمات وارد ہوئے ہیں:

اصْنَعُوا مَا شِئْتُمْ فَإِنَّهُ مَا يُرِدُ اللَّهُ يَكُنْ (۱۳۶)

یعنی، جو تم چاہو کرو اور اللہ تعالیٰ جس کا ارادہ فرماتا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

۱۳۴۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، برقم: ۱۳۰ (۱۴۳۸) ص ۵۴۰

۱۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، برقم: ۱۳۲ (۱۴۳۸) ص ۵۴۱

أَيْضاً سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ، کتاب النکاح، باب ما جاء في العزل، برقم: ۲۱۷۰، ۲/۴۳۰

أَيْضاً السُّنَنِ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ۱۴۳۰، ۷/۳۷۳

۱۳۶۔ السُّنَةُ لِابْنِ أَبِي عَاصِمٍ، باب في العزل الخ، برقم: ۳۷۴، ص ۸۳۔ أَيْضاً الْمُسْنَدُ ۲/۲۶

اور

افْعَلُوا مَا بَدَأَ اللَّهُ بِكُم، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْضِي مَا أَحَبَّ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ (۱۳۷)

یعنی، جو تمہارے لئے ظاہر ہو کرو، پس اللہ تعالیٰ وہی فیصلہ فرماتا ہے جو اُسے پسند آتا ہے اگرچہ تمہیں ناپسند ہو۔

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی آزاد بیوی سے اجازت و

رضا والی حدیث عزل کے مباح ہونے پر دال ہے۔

اور پھر یہ معلوم ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان عہد نبوی ﷺ اور حضور ﷺ کے

وصال با کمال کے بعد عزل کیا کرتے تھے یہ نہیں ہو سکتا کہ نبی ﷺ ایک فعل سے منع فرما

دیں اور صحابہ کرام پھر اُسے کریں ایک دو نہیں بلکہ ان کی ایک بڑی تعداد اس کا ارتکاب

کرے، تو ظاہر ہوا کہ حضور ﷺ کا یہ فرمان نہی کے لئے نہیں تھا۔

اور اس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی اس عذر کی بنا پر

عزل کیا کرتے اور یہ عذر ان کے نزدیک بھی صحیح عذر تھا اور اس بحث کو اس مقام پر ذکر

کرنے سے ہمارا مدعا یہی تھا اس لئے ہمارے فقہائے کرام نے اسے جواز عزل اور جواز

ضبط تولید کے اعذار میں شمار کیا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور مفتی محمد وقار الدین حنفی

نے جواز ضبط تولید کے اعذار میں اسے شامل کرتے ہوئے لکھا:

ماں بچے کو دودھ نہیں پلا سکتی یا باپ دودھ پلانے کا خرچہ پورا نہیں کر

سکتا۔ (۱۳۸)

☆..... یا شوہر کو بچے پر زمانے کی برائی کا خوف ہو تو فقہاء کرام نے لکھا کہ بلا

اذن زوجہ عزل جائز ہے اور اس میں اصل تو یہی تھا کہ بلا اذن جائز نہ ہو مگر زمانہ کی وجہ

سے بعد کے فقہاء کرام نے اس صورت میں بلا اذن کو جائز لکھا، چنانچہ علامہ شمس الدین

۱۳۷۔ السُّنَةُ لِابْنِ أَبِي عَاصِمٍ، باب في العزل، برقم: ۳۷۳، ص ۸۳

۱۳۸۔ وقول الفتاوى، کتاب النکاح، ۱۲۷/۳

احمد بن ابراہیم السروجی متوفی ۱۰۷ھ نے لکھا:

قال: أريد أن أعزل امرأتى لأني أخشى أن ينجى ولد (و في نسخة ولدها) من أهل الشر، قيل: لا يسعه، وقيل يسعه لتغيير الزمان الخ (۱۳۹)

یعنی، کہا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ بچہ شریروں میں سے ہو جائے، کہا گیا کہ اُسے گنجائش نہیں ہے، کہا گیا کہ اُسے تغیر زمانہ کی وجہ سے اجازت ہے۔

اسی طرح صاحب فتح القدیر وغیرہ کے حوالے سے پہلے گزر چکا ہے، جب یہ ترکِ اذن کے لئے عذر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے تو خود عزل کے لئے بطریقِ اولیٰ عذر بنے گا، اس عذر کی بنا پر عورت کو بھی اس کی رخصت ہے۔ چنانچہ علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

نعم، النظر إلى فساد الزمان يفيد الجواز من الجانبين (۱۴۰)

یعنی، ہاں، فسادِ زمانہ پر نظر جائیں سے جواز کا فائدہ دیتی ہے۔

☆..... یا شوہر دور دراز سفر پر ہو اور اُسے بچے کی جان وغیرہ کا خوف ہو جیسے علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

لأن يكون في سفر بعيد فخاف على الولد ملخصاً (۱۴۱)

یعنی، جیسے وہ دور دراز سفر پر ہو اور جہاں بچے کو خطرہ ہو۔

☆..... یا شوہر دار الحرب میں ہو اور اُسے بچے پر خوف ہو جسے علامہ شامی لکھتے ہیں:

۱۳۹۔ کتاب أدب القضاء للسروجی، برقم: ۳۵۳، ص ۲۳۹

۱۴۰۔ رد المحتار على الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، تنبیہ ۵۸۷/۸

۱۴۱۔ رد المحتار على الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطلب: فی

حكم العزل، ۵۸۵/۸

أو في دار الحرب فخاف على الولد (۱۴۲)

یعنی، یا وہ دار الحرب میں ہو جہاں بچے کو خطرہ ہو۔

☆..... یا بیوی بد اخلاق ہو، بد زبان ہو، مافران ہے اور شوہر کا اُسے طلاق دینے کا ارادہ ہو اس لئے وہ چاہے کہ اس سے مجھے اولاد نہ ہو چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:

أو كانت الزوجة سَيِّئَةُ الْخُلُقِ وَ يَرِيدُ فَرَاغَهَا فَخَافَ أَنْ تَحْبِلَ (۱۴۳)

یعنی، بیوی بد اخلاق ہو اور شوہر اس سے مجدائی چاہتا ہو پس اُسے اس کے حاملہ ہونے کا خوف ہو۔

☆..... اسی طرح عورت بد کردار ہو اور مرد کا اُسے اپنی زوجیت میں رکھنے کا ارادہ نہ ہو یا مرد کو یہ پسند نہ ہو کہ اُسے اس جیسی عورت سے اولاد ہو کیونکہ اگر بیوی کا بد اخلاق بد زبان ہونا بلا اجازت جوازِ عزل کے لئے عذر ہے تو اس کا بدکار ہونا بطریقِ اولیٰ عذر قرار دیا جائے گا۔

بیوی کی صحت کا اچھا نہ ہونا اور بچوں کا جلدی جلدی پیدا ہونا بھی ضبط تولید کے لئے عذر ہے چنانچہ مفتی محمد وقار الدین حنفی لکھتے ہیں:

اگر کوئی معقول وجہ ہو تو ضبط تولید جائز ہے مثلاً بیوی کی صحت اچھی نہیں، جلدی بچے کی پیدائش سے اس کی صحت اور خراب ہو جائے گی۔ (۱۴۴)

پہلا بچہ چھوٹا ہے فوراً دوبارہ حمل ٹھہرنے سے اس کی صحت خراب ہو جائے گی۔ (۱۴۵)

۱۴۲۔ رد المحتار على الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطلب: فی حکم العزل، ۵۸۵/۸

۱۴۳۔ رد المحتار على الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، مطلب: فی حکم العزل، ۵۸۵/۸

۱۴۴۔ وقار الفتاوی، کتاب النکاح، ۱۲۲/۳

۱۴۵۔ وقار الفتاوی، کتاب النکاح، ۱۲۶/۳

☆.....جلدی حمل ٹھہرنے سے حمل گر جانے کا خوف ہونا چنانچہ مفتی محمد وقار الدین حنفی لکھتے ہیں:

ایک بار حمل ہوا طبیب نے کہا اتنے عرصے تک احتیاط کرنا حمل نہ ٹھہرنے پائے ورنہ پھر ساقط ہو جائے گا۔ (۱۴۶)

حمل ساقط ہو گیا دوبارہ حمل ساقط ہونے سے اس کی جان کو خطرہ تھا۔ (۱۴۷)

☆.....اسی طرح عورت اتنی کمزور ہو حمل ٹھہرنے سے اس کی جان کو خطرہ ہے یا ماہر طبیب نے کہہ دیا کہ مزید بچہ پیدا ہونے سے عورت کی جان کو خطرہ ہے۔

☆.....اسی طرح ہڈی کے ٹگ ہونے کی وجہ سے بچے آپریشن سے پیدا ہوتے ہیں اتنے آپریشن ہو گئے کہ مزید آپریشن کی گنجائش نہیں ہے۔

☆.....اودلا کی زیادتی کی وجہ سے پریشان ہو کر ضبط تولید کرنا، کیونکہ صرف اولاد پیدا کرنا ہی مقصود نہیں بلکہ اُن کی پرورش اور اُن کی تعلیم و تربیت بھی اہم ذمہ داری ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ أَهْلَ بَيْتِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ (۱۴۸)

یعنی، سنو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعایہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا..... اور مرد اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور اس سے اپنی رعایہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۱۴۶۔ وقار الفتاوی، کتاب النکاح، ۱۲۶/۳

۱۴۷۔ وقار الفتاوی، کتاب النکاح، ۱۲۲/۳

۱۴۸۔ أخرجه البخاری فی "صحیحہ"، برقم: ۷۱۳۸، و مسلم فی "صحیحہ"،

برقم: ۲۰-۱۸۲۰ و أبو داؤد فی "سننہ" برقم: ۲۹۲۸، و الترمذی فی "سننہ"

برقم: ۱۷۰۵ و أحمد فی "مسندہ" ۵/۲۔ و نقله التبریزی فی "مشکاة المصابیح" فی

کتاب الإمارة و القضاء الفصل الأول، برقم: ۳۶۸-۲۵، ۷/۴

اس حدیث شریف کے تحت علامہ محبت اللہ ہنظلی مالکی متوفی ۱۳۶۳ھ لکھتے ہیں:

شوہر اپنے اہل کا نگہبان ہے کا مطلب ہے کہ وہ نفقہ، کپڑوں، جسّین معاشرت، تعلیم، نصیحت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور رزق سے شرعی

تأویب کے ساتھ اُن کا حق ادا کرے۔ (۱۴۹)

اور پھر زیادہ اولاد کی پیدائش بعض عورتوں کو کمزور کر دیتی ہے، اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے بیویوں سے عزل کیا کرتے تھے تا کہ اولاد زیادہ نہ ہو چنانچہ امام مسلم بن حجاج قشیری روایت کرتے ہیں حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَعْزَلُ امْرَأَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ؟

فَقَالَ الرَّجُلُ: أَشْفَقْتُ عَلَى وَلَدِهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا (۱۵۰)

یعنی، میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: "تم کیوں ایسا کرتے ہو؟" اس نے جواب میں عرض کیا اس

کے بچہ یا اولاد پر شفقت کی بنا پر۔

اسی لئے ہمارے علماء نے اس بناء پر ضبط تولید کے جواز کا قول کیا ہے، چنانچہ صدر الشریعہ محمد امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ سے سوال ہوا کہ کسی عورت نے بچوں کی زیادتی سے پریشان ہو کر ایسی دوا کھائی کہ آئندہ بچے نہ ہوں تو اس کا عمل شرع شریف کی رُوء سے کیسا ہے؟ آپ نے جواب میں لکھا کہ اگر شوہر کی اجازت سے اس نے ایسا کیا تو جائز ہے ورنہ نہیں اور بعض نے مطلقاً جائز بتایا ہے۔ (۱۵۱)

عزل یا ضبط تولید سے ممانعت دو طرح ہے کہ ایک فاسد نظریات کی وجہ سے

۱۴۹۔ زاد المسلم فيما اتفق عليه البخاری و مسلم، ۳۰۲/۱

۱۵۰۔ صحيح مسلم، كتاب النكاح، باب جواز الغيلة الخ، برقم: ۱۴۳ (۱۴۴۳)،

ص ۵۴۲، ۵۴۳

۱۵۱۔ فتاویٰ امجدیہ كتاب الحظر و الإباحة، ۵۹/۴

ممانعت اور دوسری ضبط تولید کے ناجائز طریقوں کی وجہ سے۔

۱۔ فاسد نظریہ کی بنا پر عزل یا ضبط تولید

کیونکہ نیت میں فساد سے اعمال میں فساد پیدا ہوتا ہے جیسے اعمال میں جہاد کا وجہ کسی پر مخفی نہیں اور اس پر مرتب ہونے والا ثواب بھی کچھ کم نہیں لیکن اگر کوئی شخص صرف اس لئے لڑے کہ مال حاصل کرے یا صرف قوم کی حمایت میں لڑے، اعلاء کلمۃ اللہ مقصود نہ ہو تو اُسے اس پر قطعاً کوئی ثواب نہیں ملے گا، اسی طرح دکھاوے کے لئے نماز پڑھنا اور صدقہ و خیرات کرنا وغیرہ، جب فاسد نیت سے نیک اعمال اکارت ہو گئے تو ایسی نیت سے مباح عمل بھلا کیونکر جائز رہے گا، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (۱۵۲)

یعنی عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

اور امام غزالی لکھتے ہیں:

و الفساد في اعتقاد المعرفة في سنة رسول الله ﷺ أشد

..... (۱۵۳)

یعنی، رسول اللہ ﷺ کی سنت میں عار کے اعتقاد کا فساد اشد ہے۔

اس کے تحت علامہ زبیدی متوفی ۱۲۰۵ھ لکھتے ہیں:

أقوى من اعتقادها في غيرها، و النكاح من سنن المرسلين (۱۵۴)

یعنی، اس کے غیر میں اس اعتقاد کے فساد سے سنت رسول ﷺ میں

اس اعتقاد کا فساد زیادہ قوی ہے اور نکاح سنن المرسلین میں سے ہے۔

۱۵۲۔ اس حدیث کی تخریج امام بخاری و مسلم نے اپنی اپنی "صحیح" میں، ابو داؤد و نسائی و ترمذی، ابن ماجہ

نے اپنی اپنی "سنن" میں اور امام احمد نے "المسند" (۲۵/۱) میں فرمائی ہے۔

۱۵۳۔ إحياء علوم الدين، كتاب آداب النكاح، الباب الثالث في آداب المعاشرة، ۱۱۱/۲

۱۵۴۔ إتحاف السادة المتقين، ۱۹۲/۶

اس کی پھر دو قسمیں ہیں، ایک تنگی رزق کے خوف سے عزل یا ضبط تولید کرنا، دوسری یہ کہ لڑکی کی پیدائش کے احتراز کے لئے عزل یا ضبط تولید کرنا۔

(۱) تنگی رزق کے خوف سے ضبط تولید

اگر کوئی شخص تنگی رزق کے خوف سے ضبط تولید کرے جیسا کہ حکومت کی طرف سے خاندانی منصوبہ بندی کا یہی سبب بیان کیا جاتا ہے کہ آبادی کی کثرت کی وجہ سے غذا کی کمی ہو جائے گی جب کہ اللہ تعالیٰ فرمان ہے:

﴿وَمَا مِنْ ذَاتِ بَأْسٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا﴾ (۱۵۵)

ترجمہ: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم

پر نہ ہو۔ (کنز الایمان)

﴿وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ﴾ (۱۵۶)

ترجمہ: اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ (۱۵۷)

ترجمہ: بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا ہے قوت والا قدرت والا۔

﴿إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ

بِعِبَادِهِ خَبِيرًا مَبْصِيرًا﴾ (۱۵۸)

ترجمہ: بے شک تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ دیتا اور رکھتا ہے بے

شک وہ اپنے بندوں کو خوب جاننا دیکھتا ہے۔ (کنز الایمان)

اور پھر ضبط تولید اس خوف سے کہ رزق میں تنگی واقع ہو جائے گی یہ نظریہ کفار کے

اُس نظریے کے مطابق ہے کہ جس کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۚ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ

۱۵۵۔ ہود: ۶/۱۱ ۱۵۶۔ الذاریات: ۲۲/۵۱

۱۵۷۔ الذاریات: ۵۸/۵۱ ۱۵۸۔ بنی اسرائیل: ۳۰/۱۷

إِنَّا نَحْنُ ط (الآية ۱۵۹)

ترجمہ: اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ (کنز الایمان)

لہذا حیثیت اِلاق کے خوف سے ضبط تولید ناجائز و حرام ہے کیونکہ اس نظریے کی حرمت قرآن کریم میں منصوص ہے، اس لئے حرام کے ارتکاب سے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے اور جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے حرام کو چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر تنگی نہیں فرماتا، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۖ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط (الآية ۱۶۰)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ (کنز الایمان)

اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے اس پر تنگی نہیں آتی، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ط (الآية ۱۶۱)

ترجمہ: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔ (کنز الایمان)

اور نبی کریم ﷺ نے اس فاسد نظریہ کی تردید ان کلمات سے فرمائی:

أَنْتَ تَخْلُقُهُ؟ وَأَنْتَ تَرْزُقُهُ (۱۶۲)

یعنی تم اُسے پیدا کرو گے؟ تم اُسے کھلاؤ گے؟

(۲) لڑکی کی پیدائش سے استراز کے لئے ضبط تولید

اگر کوئی شخص لڑکیوں کی پیدائش سے بچنے کے لئے ضبط تولید کرے کہ لڑکیوں کو

۱۵۹۔ بنی اسرائیل: ۳۱/۱۷ ۱۶۰۔ الطلاق: ۳۰/۶۵

۱۶۱۔ الطلاق: ۳/۶۵

۱۶۲۔ المسند، برقم: ۱۱۵۲۳، ۱۳۷/۴ (۵۳/۳) و برقم: ۱۱۹۳۱، ۲۳۹/۴ (۹۶/۳)

بوجھ جانے یا ان کی پیدائش یا شادی کو عارضہ سمجھے اور ضبط تولید کرے تو یہ نیت بھی خالص زمانہ جاہلیت کے مشرکین عرب کی ہے اور قرآن و سنت میں اس نظریے کی سخت مذمت کی گئی ہے، قرآن کریم میں فرمایا:

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ ط يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَّا لَهُ نَاكِهُ ط وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ شُكْرًا ۖ أَوْ يَزِجْهُمْ ذُكْرًا وَ إِنَّا لَهُ وَاجِعٌ ط يَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ط إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ط (۱۶۳)

ترجمہ: اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت، پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں، اور جسے چاہے بانجھ کر دے بے شک وہ علم و قدرت والا ہے۔ (کنز الایمان)

اور امام غزالی نے لکھا کہ لڑکیوں کی پیدائش کے خوف سے عزل کرنا کیونکہ وہ ان کی شادی کرانے میں عار کا اعتقاد رکھتا ہے جیسا کہ (زمانہ جاہلیت میں بعض) عربوں کی اپنی بچیوں کو قتل کرنے میں یہی عادت تھی تو یہ نیت فاسدہ ہے اور اگر اس نیت سے اصل نکاح یا جماع کو ترک کرے تو گنہگار ہوگا، پس اسی طرح عزل ہے۔ (۱۶۴)

کیونکہ بیٹی کی پیدائش مصیبت نہیں ہے، حدیث شریف ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر خرچ کرے، انہیں اچھی طرح رکھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بے نیاز کر دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے یقیناً یقیناً جنت کو واجب فرما دیتا ہے مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کر بیٹھے کہ جس کی بخشش نہ ہو“۔ (۱۶۵)

۱۶۳۔ الشوری: ۴۹/۴، ۵۰

۱۶۴۔ إحياء العلوم الدين، كتاب آداب النكاح، الباب الثالث في آداب المعاشرة، ۱۱۱/۲

۱۶۵۔ إحياء علوم الدين، ۸۵/۲

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے، انہیں ادب سکھائے اور ان کی شادی کرائے، ان سے اچھا سلوک کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔ (۱۶۶)

اور بعض احادیث میں بیٹیوں کے ساتھ بہنوں کا بھی ذکر ہے اور بعض میں دو اور بعض میں ایک بیٹی کی اچھی پرورش پر جنت کی بشارت مذکور ہے۔ (۱۶۷)

۲۔ ضبط تولید کے ممنوع طریقے

ضبط تولید کے لئے ایسے ذرائع اختیار کرنا کہ جن سے مرد یا عورت میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے ناجائز و حرام ہے۔

(۱) نسبندی: اس میں مرد کی جن نالیوں سے تولید جرثومے گزرتے ہیں انہیں کاٹ کر باندھ دیا جاتا ہے جس سے مرد میں بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے گویا کہ مرد بانجھ ہو جاتا ہے اور مرد کا اپنے آپ کو بانجھ کر لینا شرعاً ممنوع ہے، چاہے وہ نسبندی کے ذریعے سے ہو یا خفی ہونے کے ذریعے سے ہو اور شارع علیہ السلام نے نکاح کا حکم دیا ہے، چنانچہ امام محمد بن اسماعیل بخاری (۱۶۸) اور امام مسلم بن حجاج قشیری (۱۶۹) روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءُ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ۔ وَاللَّفْظُ لِلْبَخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ مَعاً

- ۱۶۶۔ متن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی فضل من عال یتیمًا، برقم: ۵۱۴۷، ۵/۲۲۳
- ۱۶۷۔ اتحاف السادة المتقين، ۶/۶۸، ۶۹
- ۱۶۸۔ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب قول النبی ﷺ الخ، برقم: ۵۰۶۰، ۳۶۲/۲
- ۱۶۹۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح لمن نافق إلیه نفسه الخ، برقم: ۱، ۱۴۱۰، ص ۵۱۹

یعنی، رسول اللہ ﷺ نے ہم صحابہ کو حکم فرمایا: اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح سے نظر نہیں بہکتی اور شرمگاہ محفوظ رہتی ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ وہ اس کی شہوت کو کم کر دیتے ہیں۔ یعنی اس کے لئے ڈھال ہیں۔

اور عورتوں سے بے تعلق ہونے سے منع فرمایا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے، حضرت سعید بن المسویب نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ:

أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ أَنْ يَتَبَلَّ، فَتَبَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَوْ أُجْزِلَ لَكَ ذَلِكَ۔ (وفی روایہ) لَوْ أُذِنَ لَكَ لَا تَخْتَصِمِنَا۔ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ (۱۷۰)

یعنی، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے عورتوں سے بے تعلق ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا، اگر حضور ﷺ انہیں اس کی اجازت مرحمت فرمادیتے تو ہم (صحابہ) خفی ہو جاتے۔

امام قاضی عیاض بن موسیٰ بن عیاض مالکی متوفی ۵۴۲ھ اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں:

قال الطبري: التبتل: هو ترك لذات الدنيا وشهواتها، والإنقطاع إلى الله بالتفرغ لعبادته، قال غيره: التبتل يعني عن النساء، و أما الاختصاص فلا يحل أصلاً. ملخصاً (۱۷۱)

- ۱۷۰۔ صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یکروه من التبتل والخصاء، برقم: ۵۰۷۳، ۳/۳۶۴
- ایضاً صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح، برقم: ۸ (۱۴۰۸)، ص ۵۲۰
- ایضاً تقریب البیغیة و ترتیب احادیث الحلیة، کتاب النکاح، باب النهی عن الاختصاص، برقم: ۲۰۹۳، ۲/۲۲۳
- ۱۷۱۔ إكمال المعلم بقوائد مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب النکاح، ۴/۵۳۰، ۵۳۱

یعنی، طبری نے فرمایا کہ دنیاوی لذات و شہوات کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے فارغ ہونا ”تبتّل“ ہے اور ان کے غیر نے کہا کہ عورتوں سے تبتّل حرام ہے، مگر خصی ہونا وہ تو اصلاً حلال نہیں۔

اور امام محمد بن اسماعیل بخاری (۱۷۲) اور امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ (۱۷۳) روایت کرتے ہیں:

عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: قلت: يا رسول الله! إنني رجل شاب، وأنا أخاف على نفسي العنت، ولا أجد ما أتزوج به النساء (و في "سنن المجتبى" كأنه يستأذن في الإختصاص) فسكت عني ثم قلت مثل ذلك، فسكت عني، ثم قلت مثل ذلك، فسكت عني ثم قلت مثل ذلك، فقال النبي ﷺ: يا أبا هريرة! جفّ القلم بما أنت لاقٍ، فاختص على ذلك أو ذر (و في "المجتبى" أو دغ) - واللفظ للبخاری

یعنی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک جوان آدمی ہوں، مجھے اپنے اوپر "عنت" (یعنی زنا میں پڑ کر ہلاک ہونے - حاشیہ السندی) کا خوف ہے اور میرے پاس اتنا مال نہیں کہ میں کسی عورت سے شادی کر سکوں کو یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنا عذر بیان کر کے خصی ہونے کی اجازت مانگ رہے تھے (حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ یہ عذر

۱۷۲ - صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من التبتّل و الاختصاص برقم: ۵۰۷۶

۱۷۳ - سنن النسائی، کتاب النکاح، باب النہی عن التبتّل، برقم: ۳۲۱۵، ۴۵/۶/۳

سُن کر) آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی (کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا) فرماتے ہیں کہ میں نے پھر وہی عرض کیا، آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی، میں نے پھر عرض کیا آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی، میں نے پھر وہی گزارش کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اے ابو ہریرہ! تمہیں جو کچھ پیش آنے والا ہے قلم قدرت اُسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے، پس تم خصی بنو یا چھوڑ دو۔

"قلم کے خشک ہونے" کا مطلب بیان کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن کبیر (نور الدین بن عبد الہادی سندھی حنفی) متوفی ۱۱۳۸ھ لکھتے ہیں:

یعنی، تیرے حق میں جو ہونے والا ہے قلم اُسے لکھنے سے فراغت کے بعد خشک ہو گیا یا یہ مطلب ہے کہ تیری زندگی میں تجھے جو پیش آئے گا وہ لکھ دیا گیا ہے اس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اور تقدیر اسباب سے نہیں بدلتی تو اس کے لئے حرام اسباب کا ارتکاب نہیں کرنا چاہئے، ہاں جب اللہ تعالیٰ سبب مشروع یا واجب فرمادے تو اس کا ارتکاب دوسری چیز ہے۔

اور حضور ﷺ کے فرمان "خصی بنو یا چھوڑ دو" سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ نے انہیں اس کام کا اختیار دیا یا اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ علامہ ابوالحسن کبیر سندھی لکھتے ہیں:

حضور ﷺ کا فرمان "خصی بنو یا چھوڑ دو" بابِ تخییر سے نہیں ہے بلکہ بابِ توخیج سے ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مثل ہے: ﴿فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ﴾ یعنی حضور ﷺ کے فرمان کا مطلب ہے کہ اگر تو چاہے بے فائدہ اپنا عضو کاٹ لے اور اگر چاہے تو اُسے چھوڑ دے۔ اور حضور ﷺ کے فرمان "صلی ذلک" کا مطلب ہے

کہ (اگر تو خفی بھی ہو جائے) جو تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے وہ تجھے پہنچ کر رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۱۷۴)

اور علامہ ابو محمد حسین بن مسعود بغوی شافعی متوفی ۶۱۵ھ (۱۷۵) نے روایت کیا اور اُن سے ولی الدین تبریزی متوفی ۷۴۱ھ (۱۷۶) نے نقل کیا کہ:

أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ائْتَدُنْ لَنَا فِي الْأَخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصَصِيَ وَلَا اخْتَصَصِيَ الْخ"

یعنی، سعد بن مسعود بیان کرتے ہیں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہمیں خفی ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے دوسرے (انسان) کو خفی کیا یا خود خفی ہوا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

اسی لئے علماء احناف نے بھی اسے احرام لکھا ہے چنانچہ صدر الشریعہ عبد اللہ بن مسعود محبوبی حنفی متوفی ۷۴۷ھ لکھتے ہیں:

وخصاء البهائم لا آدمی (۱۷۷)

یعنی، چوپایوں کا خفی کرنا جائز ہے نہ کہ آدمی کو۔

اور اس کے تحت ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۶ھ لکھتے ہیں:

۱۷۴۔ حاشیۃ السندی علی السنن للنسائی، ۴/۵۶/۳

۱۷۵۔ شرح السنۃ کتاب الصلاة، باب کراهیۃ البیع و الشراء فی المسجده برقم: ۴۸۵، ۲/۱۲۵

۱۷۶۔ مشکاة المصابیح، کتاب الصلاة، باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الثانی، برقم: ۷۲۴ (۳۶) ۱/۱۵۲

۱۷۷۔ کتاب التیقایۃ، کتاب الکراهیۃ

لا يجوز خصاء الآدمی لأنه تمثیل به وهو حرام (۱۷۸)

یعنی، آدمی کا خفی کرنا جائز نہیں کیونکہ "تمثیل" (۱۷۹) ہے اور وہ حرام ہے۔

اور ملا علی قاری نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

الخصاء مُثْلَةٌ (۱۸۰)

یعنی، خفی کرنا مثلمہ ہے۔

امام ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ زباج نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے غلام کو خفی کر دیا تھا:

فَأَعْتَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِالْمُثْلَةِ (۱۸۱)

یعنی، نبی ﷺ نے اس غلام کو مثلمہ کے بدلے آزاد فرما دیا۔

اس سے بھی ثابت ہوا کہ خصاء مثلمہ ہے۔

اور مثلمہ سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے جیسا کہ آئندہ صفحات میں اس کی تفصیل آئے گی، لہذا فقہاء کرام نے تصریح کی ہے، آدمی کو خفی کرنا یا اس کا خفی ہونا حرام ہے چنانچہ شیخ محمد کامل ابن مصطفیٰ حنفی حنفی سے سوال ہوا فرماتے ہیں:

سُئِلْتُ عَنْ خِصَاءِ الْآدَمِيِّ هَلْ يَجُوزُ؟ فَالْجَوَابُ: أَنَّهُ لَا

يَجُوزُ، قَالَ فِي "شرح الملتقى": وَيَحْرُمُ خِصَاءُ الْآدَمِيِّ

بِخِلَافِ غَيْرِهِ لَوْ لِمَنْفَعَةٍ (۱۸۲)

یعنی، مجھ سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی کو خفی کرنا جائز ہے تو جواب ہے

۱۷۸۔ فتح باب العناية، کتاب الکراهیۃ ۴/۴۲

۱۷۹۔ اور مثلمہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی عضو کو ضائع کر دینا۔ وقار الفتاویٰ، ۳/۱۲۳

۱۸۰۔ فتح باب العناية: ۴/۳۵

۱۸۱۔ سنن ابن ماجہ کتاب الدیات، باب من مثل بعبده فهو حر، برقم: ۲۶۷۹، ۳/۳۰۰

۱۸۲۔ الفتاویٰ الکاملیۃ، کتاب الحظر و الإباحۃ ص ۲۶۲

کہ جائز نہیں ہے، ”شرح المکتمی“ میں فرمایا آدمی کو خفی کرنا حرام ہے برخلاف غیر آدمی کے جب کہ کسی نفع کے لئے ہو (یعنی جانور نفع کے خفی کیا جاسکتا ہے)۔

اور خفی کرنے یا خفی ہونے کی ممانعت کا مزید ذکر آئندہ صفحات میں ”تغییر خلق اللہ“ کی بحث کے تحت بھی بیان کیا جائے گا۔

اور اسے احادیث و آثار صحابہ و تابعین میں مذکور عزل پر قیاس کرتے ہوئے یہ کہنا ہرگز ہرگز درست نہیں ہے کہ عزل جائز ہے تو خفی ہونا یا کسی اور ذریعہ سے قوت تولید ہمیشہ کے لئے منقطع کرنا بھی جائز ہے، چنانچہ مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں: قوت تولید منقطع کرنے کے لئے آپریشن کروانا جائز نہیں ہے اور اسے عزل پر قیاس کرنا غلط ہے اس لئے کہ اس آپریشن کا اثر دائمی ہوتا ہے اور عزل کا وقتی۔ اور دائمی کو وقتی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ (۱۸۳)

باقی یہ کہنا کہ نسبندی کو خفی کرنے یا خفی ہونے کے مترادف قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ جو شخص خفی ہوتا ہے وہ مباشرت اور ہمبستری نہیں کر سکتا اور جو شخص نسبندی کرنا ہے اس کی یہ حالت نہیں ہوتی، اور خفی کرانے سے نہ صرف یہ مادہ زائل ہوتا ہے بلکہ قوت مردی کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے۔ اندرین صورت نسبندی کو خفی کرنے پر قیاس کرنا اور حمل کرنا مناسب نہیں ان میں بڑا فرق ہے۔ (۱۸۴)

نسبندی کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے یہ عجیب طریقہ اپنایا گیا، پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ خفی جماع نہیں کر سکتا کیونکہ وہ جماع کر سکتا ہے، بعض تو کہتے ہیں کہ وہ جماع میں بڑا سخت ہوتا ہے، چنانچہ علامہ محمد سعید البرہانی ”رد المحتار“ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

لأن الخصی قد یُجامع، قیل: هو أشد جماعاً، لأنه لا یُنزل دفقاً بل قطرة قطرة (۱۸۵)

یعنی، کیونکہ خفی جماع کر سکتا ہے، کہا گیا کہ وہ جماع میں بڑا سخت ہوتا ہے، کیونکہ اسے کو دینے کے ساتھ انزال نہیں ہوتا بلکہ قطرہ قطرہ کر کے انزال ہوتا ہے۔

اگر یہی بات ہے کہ خفی ہمبستری نہیں کر سکتا تو ہمارے فقہاء نے اس سے ثبوت نسب کا قول کرتے ہوئے کیوں لکھا:

و یثبت نسب وللمنہ (۱۸۶)

یعنی، اس کے بچے کا نسب اس سے ثابت ہو جائے گا۔

مزید یہ کہ شرع شریف میں نسبندی سے ممانعت کا مدار اس پر ہے کہ اس عمل کے ذریعے قوت تولید ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جاتی ہے اس لئے ممنوع ہے، قطع نظر اس سے کہ وہ جماع کر سکتا ہے یا نہیں۔

اسی طرح کوئی بھی ایسی دوائی کھانا کہ جس سے قوت تولید ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے جائز نہیں ہے کیونکہ علماء کرام نے آپریشن سے منع نہیں کیا بلکہ منع قوت تولید کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے سے کیا وہ جس طریقے سے بھی ہو بہر حال ممنوع ہے۔

(۲) ثل بندى: اس میں عورت کی بیضہ دانی کی مالی کو کاٹ کر باندھ دیا جاتا ہے، اس کے بعد عورت کبھی بھی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتی یہ بھی اس لئے ناجائز ہے کہ اس سے ہمیشہ کے لئے بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، چنانچہ مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں:

لیکن کسی عمل کے ذریعے ہمیشہ کے لئے قوت تولید ختم کر دینا کسی طرح

جائز نہیں ہے۔ (۱۸۷)

(۳) بچہ دانی نکلوا دینا: اس کا ارتکاب بہت سے لوگ ڈاکٹروں کے غلط مشورے کی بناء پر کر بیٹھتے ہیں کہ اب حمل قرار پایا تو عورت کی جان کو خطرہ ہے لہذا بچہ دانی ہی نکلوا دو۔ ایسا کرنا ناجائز و حرام ہے، چنانچہ مفتی محمد وقار الدین حنفی لکھتے ہیں:

آپریشن کر کے حمل کی صلاحیت کو ضائع کر دیا جائے یہ ناجائز و حرام ہے اور ”مٹلہ“ کے حکم میں ہے۔ مٹلہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی عضو کو ضائع کر دینا، اس میں بھی رحم کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ (۱۸۸)

کیونکہ اس میں بچہ پیدا کرنے کا صلاحیت ہمیشہ کے لئے ختم کرنا ہے جو کہ حرام ہے اور تینوں صورتوں میں تقیر خلق اللہ تعالیٰ ہے اور ممنوع طور پر تقیر خلق اللہ حرام ہے، قرآن کریم میں ہے:

﴿وَلَا ضَلَّٰلَتُهُمْ وَلَا مَنِيْنُهُمْ وَلَا مَرْنُهُمْ فَلْيَبْتَئِكُنَّ اِذَا نَ الْاَنْعَامُ وَلَا مَرْنُهُمْ فَلْيَغْيِرَنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ (۱۸۹)

ترجمہ: (شیطان نے کہا) قسم ہے میں ضرور بہکا دوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔

اور علامہ فخر الدین رازی شافعی لکھتے ہیں: اس تغیر سے مراد آفرینش اور ساخت میں تبدیلی ہے، مفسرین کے ”تغیر خلق اللہ“ کے بارے میں دو قول ہیں: دوسرا قول یہ ہے کہ ان تمام احوال میں تغیر سے مراد جن کا تعلق ظاہر کے ساتھ ہے پھر اس میں چند

۱۸۷۔ فتاویٰ فیض الرسول، ۲/۵۸۰

۱۸۸۔ وقار الفتاویٰ: ۳/۱۲۳

۱۸۹۔ النساء: ۴/۱۱۹

د جوہ ہیں دوسری وجہ جو حضرت انس، شہر بن حوشب، عکرمہ، اور ابو صالح سے مروی ہے کہ

ان معنی تغیر خلق اللہ ہلہنا ہو الاخصاء الخ (۱۹۰)

یعنی، تغیر خلق اللہ کے یہاں معنی خسی کرنے کے ہیں۔

اور امام ابو منصور محمد بن محمد ماتریدی حنفی متوفی ۳۳۳ھ نے اس آئیہ کریمہ کے بارے میں اہل تاویل کا کلام نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال بعضهم: قوله تعالى: ﴿فَلْيَغْيِرَنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ الإخصاء، و

هو قول ابن عباس رضي الله عنهما الخ (۱۹۱)

یعنی، بعض نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو بدل دیں گے“ خسی کرنا ہے اور یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

علامہ ابو جعفر احمد بن محمد ابن النحاس متوفی ۳۳۸ھ لکھتے ہیں:

قيل: يُراد به الإخصاء (۱۹۲)

یعنی، کہا گیا ہے کہ اس سے خسی کرنا مراد لیا گیا ہے۔

فقہ ابو الیث سمرقندی حنفی متوفی ۳۷۳ھ لکھتے ہیں:

قال عكرمة، هو الإخصاء، هكنا روى عن ابن عباس و انس بن مالك (۱۹۳)

یعنی، عکرمہ نے کہا کہ وہ خسی کرنا ہے، اسی طرح حضرت ابن عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

حافظ منتخب ہمدانی متوفی ۶۴۳ھ لکھتے ہیں:

۱۹۰۔ التفسیر الکبیر للرازی، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۴/۲۲۳

۱۹۱۔ تأویلات أهل السنة سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۱/۵۰۴

۱۹۲۔ إعراب القرآن، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۱/۱۲۹

۱۹۳۔ تفسیر السمرقندی، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۱/۳۴۰

قيل: تغييرهم خلق الله: الْخِصَاءُ (١٩٤)

یعنی، کہا گیا کہ اُن کی خلق اللہ میں تغیر خُصی کرنا ہے۔

علامہ ابو بکر حدادی حنفی متوفی ۸۰۰ھ لکھتے ہیں:

قال: عكرمه: معناه: فَلْيُغَيِّرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ بِالْخِصَاءِ وَالْوَشْمِ، وَ

قَطْعَ الْأُذُنِ، وَفَقَّءَ الْعَيُونَ (١٩٥)

یعنی، عکرمہ نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو خُصی کرنے، کودنے، دانتوں کو تیز کرنے اور آنکھوں کو پھوڑنے کے ذریعے بدل دیں گے۔

قاضی ابوالسعود محمد بن مصطفیٰ الہمدانی الحنفی متوفی ۹۸۲ھ لکھتے ہیں:

عن نهجه صورة أو صفة، وينتظم فيه ما قيل من فقء عين

الحامى، و خِصاء العبيد، و الوشم، و الوشر و نحو ذلك (١٩٦)

یعنی، تبدیلی صورتہ ہو یا صفتہ اور اس میں وہ شامل ہے جو نر کی آنکھ

پھوڑنے، غلاموں کو خُصی کرنے، کودنے، دانتوں کو تیز کرنے وغیرہ

ذالک کے بارے میں کہا گیا ہے۔

قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی متوفی ۶۹۱ھ (۱۹۷)، علامہ سید محمود آلوسی

بغدادی (۱۹۸) اور قاضی ثناء اللہ عثمانی پانی پتی حنفی نقشبندی متوفی ۱۱۲۵ھ (۱۹۹) لکھتے ہیں:

عن وجهه صورة أو صفة، ويندرج فيه، فقء عين الحامى و

١٩٤ - الكتاب الفريد في أعراب القرآن المحييه سورة النساء، الآية: ١١٩، ٣٤٥/٢

١٩٥ - تفسير الحلال، سورة النساء، الآية: ١١٩، ٣٢٤/٢

١٩٦ - تفسير أبي السعود، سورة النساء، الآية: ١١٩، ٣٧٥/٢

١٩٧ - تفسير البيضاوى، سورة النساء، الآية: ١١٩، ٩٨/٣

١٩٨ - تفسير روح المعاني، سورة النساء، الآية: ١١٩، ١٩٥/٥

١٩٩ - تفسير المظهرى، سورة النساء، الآية: ١١٩، ٤٥٥/٢

خصاء العبيد، و الوشم و الوشير، و المثلة، و اللواطه، و

السحاق، و عبادة الشمس، و القمر و الحجارة لأنها ما

وضعت لها، و استعمال الجوارح فيما لا يعود على النفس

كمالاً - واللفظ للمظهرى

یعنی، یہ تبدیلی صورت کے اعتبار سے ہو یا حالت کے اعتبار سے، اس

میں نر کی آنکھ پھوڑنا، غلاموں کو خُصی کرنا، کودنا (۲۰۰)، دانتوں کو تیز

کرنا، مثلاً کرنا، لواطت، عورتوں کا آپس میں بد فعلی کرنا، سورج، چاند

اور پتھروں کی پوجا کرنا مندرج ہیں کیونکہ یہ چیزیں اس کے لئے نہیں

بنائی گئیں اور اعضاء اور قوتوں کو ایسے کاموں میں استعمال کرنا جو نفس

کے کمال کی باعث نہ ہوں۔

اور اسی میں ہے:

﴿لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ﴾ (٢٠١) یعنی لا تبدلوا خلق الله (٢٠٢)

یعنی، اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ﴾ کا معنی ہے خلق

اللہ کو تبدیل نہ کرو۔

مندرجہ بالا تفاسیر میں خُصی کرنے کو مطلقاً ”تغیر لخلق اللہ“ میں شامل کیا گیا ہے،

علماء مُفسرین، محدثین اور فقہاء کی ایک بڑی جماعت نے اس مطلق سے چوپایوں کو خُصی

۲۰۰ - رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں، گودوانے والیوں، سفید بال نوپنے

والیوں اور غوبھورتی کے لئے دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں

تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے، اسے امام بخاری (صحیح البخاری،

برقم: ۵۹۴۳، ۷۳/۴، ۷۴) امام مسلم (صحیح مسلم، برقم: ۲۱۲۵) نے حضرت ابن

مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۰۱ - الروم: ۳۰/۳۰

۲۰۲ - تفسير المظهرى: ۲۵۶/۲

کرنا مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

چنانچہ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی (۲۰۳) اور ڈاکٹر وہبہ ذہیلی (۲۰۴) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا خِصَاءُ الْبَهَائِمِ فَرُخَصَ فِيهِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَصِدَتْ فِيهِ الْمَنْفَعَةُ أَمَّا لِسْمَنْ أَوْ غَيْرُهُ، وَالْجَمْهُورُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَجَمَاعَتُهُمْ عَلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُصْحَى بِالْخِصْيِ، وَاسْتَحْسَنَهُ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ أَسْمَنْ مِنْ غَيْرِهِ

یعنی، مگر خصا چوپایوں میں تو اہل علم کی ایک جماعت نے اس کی رخصت دی ہے جب کہ اس سے منفعت کا قصد کیا جائے، مونٹاپے کے لئے یا اس کے غیر کے لئے اور جمہور علماء اور ان کی جماعت اس پر ہے کہ خصى جانور کی قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ان کے بعض نے اسے مستحسن قرار دیا ہے جبکہ وہ غیر خصى سے مونٹا ہو۔

اور حافظ منتخب ہمدانی نے لکھا:

وَهُوَ فِي قَوْلِ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبَاحٌ فِي الْبَهَائِمِ، أُرْخِصَ فِي ذَلِكَ الْحَسَنُ (۲۰۵)

یعنی، اور وہ (یعنی خصى کرنا) اکثر اہل علم کے قول کے مطابق چوپایوں میں مباح ہے، امام حسن بصری نے اس کی رخصت دی ہے۔

اور قاضی ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بیضاوی (۲۰۶) اور قاضی ابوالسعود حنفی (۲۰۷) لکھتے ہیں:

وَعَمُومُ اللَّفْظِ لِمَنْعِ الْخِصَاءِ مُطْلَقًا، وَخُصَّوْا فِي الْبَهَائِمِ لِمَكَانِ الْحَاجَةِ. وَالْفَرْقُ لِأَيِّ السَّعُودِ

۲۰۳۔ تفسیر القرطبی، سورة النساء الآية: ۱۱۹، ۳/۵/۳۹۰

۲۰۴۔ التفسیر المنیر، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۳/۵/۲۹۱

۲۰۵۔ الكتاب الفريد في إعراب القرآن المعجيد، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۲/۵/۳۴۵

۲۰۶۔ تفسیر البيضاوي، سورة النساء، الآية: ۱۱۹، ۹/۹۸

۲۰۷۔ تفسیر أبي السعود، سورة النساء الآية: ۱۱۹، ۲/۳۷۵

یعنی، عموم لفظ خصى کرنے سے مطلق روکنے کے لئے ہے فقہاء کرام نے چوپایوں میں حاجت کی وجہ سے (خصى کرنے کی) رخصت دی ہے۔

باقی رہا انسان کا خصى کرنا یا ہونا اس سے ممانعت کے بارے میں پہلے احادیث بیان کی جا چکی ہیں اور یہاں آیہ مذکورہ سے اس کی ممانعت کے بارے میں علماء مفتقرین وغیرہم کی چند آراء کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اس آیت کریمہ کے تحت علامہ ابو جعفر ابن النحاس لکھتے ہیں:

أَمَّا فِي بَنِي آدَمَ فَمَحْظُورٌ (۲۰۸)

یعنی، مگر بنو آدم میں خصاء تو وہ ممنوع ہے۔

اور علامہ ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی متوفی ۱۲۷۰ھ نے لکھا:

وَالْخِصَاءُ فِي بَنِي آدَمَ مَحْظُورٌ عِنْدَ السَّلَفِ وَالْخَلْفِ (۲۰۹)

یعنی، سلف و خلف کے نزدیک بنو آدم میں خصاء ممنوع ہے۔

اور امام قرطبی (۲۱۰) اور ابو حفص عمر بن علی ابن عادل دمشقی حنبلی متوفی ۸۸۰ھ

(۲۱۱) لکھتے ہیں:

وَأَمَّا الْخِصَاءُ فِي الْآدَمِيِّ فَمُصِيبَةٌ فَإِنَّهُ إِذَا خَصِيَ بَطَلَ قَلْبُهُ وَقُوَّتُهُ

عَكْسَ الْحَيَوَانِ وَانْقَطَعَ نَسْلُهُ الْمَأْمُورُ بِهِ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

”تَنَاسَكُوا تَنَاسَلُوا فَإِنِّي مُكَاتِّرٌ بِكُمْ الْأَمَمُ“ ثُمَّ إِنَّ فِيهِ أَلَمًا عَظِيمًا

رَبَّمَا يَفْضِي بِصَاحِبِهِ إِلَى الْهَلَاكِه فَيَكُونُ فِيهِ تَضْيِيعُ مَالٍ وَ

إِذْهَابُ نَفْسٍ وَكُلُّ ذَلِكَ مِنْهُيٌّ عَنْهُ. وَالْفَرْقُ لِلْقُرْطَبِيِّ

یعنی، آدمی میں خصاء ایک مصیبت ہے پس جب وہ خصى ہوتا ہے تو اس

۲۰۸۔ إعراب القرآن لابن النحاس، ۱/۲۳۹

۲۰۹۔ تفسیر روح المعانی، سورة النساء الآية: ۱۱۹، ۵/۱۹۵

۲۱۰۔ تفسیر القرطبی، ۳/۵/۳۹۱

۲۱۱۔ الباب في علوم الكتاب، ۷/۲۶

کا دل اور اس کی قوت باطل ہو جاتے ہیں برعکس حیوان کے، اور اس کی نسل منقطع ہو جاتی ہے کہ جس کا حکم نبی ﷺ کے اس فرمان میں ہے ”کناح کرو نسل پڑھاؤ، پس میں تمہاری کثرت کی وجہ سے اُمتوں پر فخر کروں گا“ پھر اس میں بہت درد ہے، بسا اوقات خسی کروانا ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے پھر مال کا ضیاع ہو جاتا ہے اور انسان دنیا سے چلا جاتا ہے اور یہ سب ممنوع ہے۔

امام قرطبی (۲۱۲) اور ابن عابد حبلی (۲۱۳) نے لکھا ہے کہ

ثم هذه مثله: وقد نهى النبي ﷺ عن المثلة

یعنی، پھر یہ (خسی کرنا) مثلہ ہے اور نبی ﷺ نے مثلہ سے منع فرمایا ہے۔ اور امام قرطبی لکھتے ہیں:

و لم يختلفوا أن خصاء بني آدم لا يحل ولا يجوز لأنه مثله و تغيير لخلق الله تعالى، و كذلك قطع سائر أعضائهم في غير حد و قود، قاله أبو عمر (۲۱۴)

یعنی، اور علماء کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ بنو آدم میں خصاء (یعنی انسان کا خسی ہونا یا اُسے خسی کرنا) حلال اور جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ مثلہ ہے اور خلق اللہ کی تغیر ہے، اسی طرح اُن کے تمام اعضاء حد و قصاص کے بغیر کاٹنا (حلال و جائز نہیں ہے) یہ ابو عمر نے کہا ہے۔

مولانا ابوالحسن زید فاروقی صاحب نے کہا کہ نسبندی کے عدم جواز پر مذکورہ بالا آیت سے استدلال درست نہیں کہ اس کی تفسیر میں دو اقوال ہیں، مانعین نے ایک قول کو لیا ہے۔ یہ درست ہے کہ مُفْتَرِین کے اس میں دو اقوال ہیں لیکن اس ایک قول کی بنا پر

۲۱۲۔ تفسیر القرطبی، ۳/۵/۳۹۱

۲۱۳۔ الباب فی علم الکتاب، ۷/۲۶

۲۱۴۔ تفسیر القرطبی، ۳/۵/۳۹۱

مُفْتَرِین کی ایک بڑی جماعت نے خسی کرنے اور خسی ہونے کو حرام قرار دیا ہے، نسبندی اُس دور میں نے نہیں تھی اس لئے انہوں نے خصاء کا ذکر کیا، نسبندی کا طریقہ ایجاد ہو چکا ہوتا تو یقیناً اسی آیت سے استدلال کرتے ہوئے اسے بھی اسی طرح حرام قرار دے دیتے جس طرح خصاء کو حرام قرار دیا کیونکہ دونوں سے مقصود ایک ہی ہے۔ خصاء، نسبندی اور نسل بندی مثلہ ہے اور مثلہ ممنوع ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں:

(۱)..... عن سمرة بن جندب، قال: مَا خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ إِلَّا نَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ وَ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ (۲۱۵)

یعنی، حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جب بھی خطبہ ارشاد فرمایا تو اس میں ہمیں مثلہ سے منع فرمایا اور ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔

(۲)..... عن الحسن، عن سمرة، قال: فَلَمَّا خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ

خُطْبَةً إِلَّا أَمَرَ فِيهَا بِالصَّدَقَةِ، وَ نَهَى فِيهَا عَنِ الْمُثْلَةِ (۲۱۶)

یعنی، امام حسن بصری سے روایت ہے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ بہت کم ایسا ہوا کہ نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا ہو اور اس میں صدقہ کا حکم اور مثلہ سے منع نہ فرمایا ہو۔

(۳)..... عن سمرة بن جندب و عمران بن حصين: قَالَا: مَا

خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُطْبَةً إِلَّا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، وَ نَهَانَا عَنِ

الْمُثْلَةِ (۲۱۷)

یعنی، حضرت سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۲۱۵۔ المسند للإمام أحمد، برقم: ۴۸۸، ۶/۷۷۴ (۲۰/۵)

۲۱۶۔ المسند للإمام أحمد، برقم: ۳۹۸، ۶/۴۵۶ (۱۲/۵)

۲۱۷۔ المسند للإمام أحمد، برقم: ۱۵۱، ۶/۶۹۹ (۴۳۶/۴)

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسا خطبہ ارشاد نہیں فرمایا جس میں ہمیں صدقہ کا حکم اور مسئلہ سے منع نہ فرمایا ہو۔ (اس حدیث شریف کی سند حسن ہے)

(۴)..... اور امام احمد (۲۱۸) اور ابوداؤد (۲۱۹) روایت کرتے ہیں کہ پتاج بن عمران صحابی رسول ﷺ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ میرے والد نے قسم کھائی ہے کہ اگر میں اپنے غلام کو پانے پر قادر ہوا تو ضرور اس کا عضو یعنی ہاتھ کاٹ دوں گا تو آپ نے فرمایا اپنے باپ سے کہہ دو کہ اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور اس کے عضو کو نہ کاٹے، بے شک رسول اللہ ﷺ اپنے خطبہ میں صدقہ پر حرص دلاتے اور مسئلہ سے منع فرماتے، پھر حضرت سرہ بن جندب تشریف لائے (میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سنن ابی داؤد) انہوں نے بھی اُسے یہی فرمایا۔ واللفظ لأحمد اسی طرح امام ابو جعفر طحاوی نے ”شرح معانی الآثار“ عن الحسن، عن عمران بن الحصین (برقم: ۵۰۱۶) اور عن الحسن بن سمرہ بن جندب (برقم: ۵۰۱۷، ۵۰۱۸، ۱۸۲/۳) اور ”شرح مشکل الآثار“ عن الحسن بن عمران بن حصین (برقم: ۱۸۲۰) عن الحسن بن سمرہ بن جندب (برقم: ۱۸۲۱، ۷۰/۵) میں، امام طبرانی نے ”المعجم الكبير“ (برقم: ۶۹۴۴، ۶۹۴۵، ۲۲۷/۷) میں گان النبی ﷺ یَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ وَيَحْتُ عَلَى الصُّلْفَةِ، اور أن النبی ﷺ كَانَ يَحْتُ عَلَى الصُّدْقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثْلَةِ کے کلمات سے روایت کیا ہے۔

(۵) اور امام طحاوی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات بھی روایت کیا کہ آپ نے فرمایا:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ (۲۲۰)

۲۱۸۔ المسند للإمام أحمد، رقم: ۶۸۱/۶، ۲۰۰۸، ۴۲۸/۴

۲۱۹۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی النهی عن المثل رقم: ۲۶۶۷، ۸۴/۳، ۸۵

۲۲۰۔ شرح معانی الآثار، رقم: ۵۰۲۰، ۱۸۳/۳

یعنی، نبی ﷺ نے مسئلہ سے نہی فرمائی ہے۔

اور حدیث شریف میں واقع ”مثلہ“ کے معنی بارے میں ابن اثیر جزری متوفی ۶۰۶ھ لکھتے ہیں:

فيه ”أنه نهى عن المثلة“ يقال: مثلت بالحيوان أمثل به مثلاً إذا قطع أطرافه وشوّهت به، ومثلت بالقتيل، إذا جلدغث أنفه أو أذنه، أو مذاكيره أو شيئاً من أطرافه، والاسم: المثلة (۲۲۱) یعنی، اس میں حدیث شریف ہے کہ ”نبی ﷺ نے مسئلہ سے منع فرمایا“ عرب لوگ مثلت بالحيوان أمثل به مثلاً اس وقت بولتے تھے کہ جب جانور کے اعضاء کاٹ دیئے جائیں اور اُسے بد شکل بنا دیا جائے اور ”مثلت بالقتيل“ اس وقت بولتے جب مقتول کے ماکیا کان یا اعضاء تناسل یا اس کے اعضاء میں سے کچھ کاٹ دے اور اسم ”مثلہ“ ہے۔

اور علامہ ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ لکھتے ہیں:

”ونهى عن المثلة“: وهو الفعل الشنيع، يقال مثل به يمثّل مثلاً، وكان تمثّل مأخوذ من المثل لأنه إذا شبع في عقوبته جعله مثلاً (۲۲۲)

یعنی، ”نبی ﷺ نے مسئلہ سے نہی فرمائی“ اور یہ ایک بُرا فعل ہے کہا جاتا ہے کہ ”مثل به يمثّل مثلاً“ کو یا کہ مَثَلٌ مَثَلٌ سے ماخوذ ہے کیونکہ وہ اُسے خوب سزا دے لے اور اُسے بد شکل بنا دے (تو عرب لوگ یہ جملہ بولتے ہیں)۔

اور تغیر خلق اللہ میں وہ تصرّفات شامل نہیں ہیں جن کی قرآن وسنت سے اجازت

۲۲۱۔ النّہایة فی غریب الحدیث: ۲۵۱/۴

۲۲۲۔ غریب الحدیث لابن الجوزی، ۳۴۲/۲

ہے اور جن کے اچھے فوائد ہیں اور قرآن و سنت میں اُن سے نہی وارد نہیں ہوئی اور فقہاء کرام نے ان کی رخصت دی ہے، چنانچہ علامہ محمد طاہر ابن عاشور نے لکھا:

ولیس من تغییر خلق اللہ التصرف فی المخلوقات بما اذن اللہ فیہ و ما یدخل فی معنی الحسن، فإن الختان من تغییر خلق و لکنہ لفوائد صحیة، و كذلك خلق الشعر لفائدة دفع بعض الأضرار، و تقليم الأظفار لفائدة تيسير العمل بالأیدی و كذلك ثقب لآذان النساء لوضع الأقراط الخ (۲۲۳)

یعنی مخلوقات میں ایسا تصرف کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے اذن عطا فرمایا ہے اور وہ تصرف کہ جو اچھے معنی میں داخل ہے تغیر خلق سے نہیں ہے، پس ختنہ کرنا (بظاہر) تغیر خلق اللہ سے ہے لیکن وہ فوائد صحیہ کے لئے ہے، اسی طرح بال منڈوانا کسی ضرر کے دفع کرنے کے لئے ہے اور ناخن تراشنا ہاتھوں سے کام میں آسانی حاصل کرنے کے فائدے کے لئے ہے اسی طرح عورتوں کے کانوں میں سوراخ کرنا بالیوں (وغیرہ) کے لئے ہے۔

اور علامہ ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی متوفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں:

و خص من تغییر خلق اللہ تعالیٰ الختان، و خضب اللحية و قص ما زاد علی السنة و نحو ذلک (۲۲۴)
یعنی، تغیر خلق اللہ ختنہ کرانے کو..... اور داڑھی رنگنے کو اور اُسے سنت سے زائد کاٹنے وغیرہ ذلک کو خاص کیا ہے۔

۲۲۳۔ تفسیر ابن عاشور، سورة النساء الآیة: ۱۱۹، ۴/۲۵۸

۲۲۴۔ تفسیر روح المعانی، سورة النساء، الآیة: ۱۱۹، ۵/۱۹۰

۲۔ ضبط تولید کے مباح طریقے

فی زمانہ ضبط تولید کے متعدد طریقے اختیار کئے جاتے ہیں، ضرورت پائے جانے کے وقت جو بھی طریقہ اپنایا جائے اس میں دو اصول مد نظر رکھنا ضروری ہیں کہ (۱) نظریہ فاسد نہ ہو یعنی حیثیت افلاس اور لڑکیوں کی پیدائش سے احتراز کی نیت نہ ہو اور اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے، (۲) وہ وقتی اور عارضی ہو اس سے قوت تولید ہمیشہ کے لئے ختم نہ ہو، چنانچہ مفتی جلال الدین امجدی حنفی لکھتے ہیں:

کسی جائز مقصد کے پیش نظر ضبط تولید کے لئے کوئی دوا یا ربڑ کی تھیلی استعمال کرنا جائز ہے لیکن کسی عمل کے ذریعے قوت تولید ہمیشہ کے لئے ختم کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ (۲۲۵)
اور مفتی محمد وقار الدین حنفی لکھتے ہیں:

ایسی دوائیں استعمال کی جائیں کہ جب تک دوا کا استعمال جاری رہے گی، حمل قرار نہیں پائے گا اور جب دوا بند کر دی جائے تو حمل قرار پا سکتا ہو۔ (۲۲۶)

اور ہمارے علم کے مطابق استقرار حمل کو روکنے کے لئے عارضی طریقے درج ذیل ہیں:

۱۔ گولیاں کھانا:

یہ غالباً تیس عدد گولیاں جن میں ایکس عدد سفید رنگ کی اور سات عدد دھوڑے رنگ کی ہوتی ہیں اور ڈاکٹر حضرات عورت کو ماہواری کے پہلے روز سے لگاتار استعمال کرواتے ہیں اور انہیں ہر ماہ مسلسل استعمال کرنا ہوتا ہے۔

۲۔ نار پلانٹ:

یہ چھ عدد کپسول کھال کے نیچے بازوؤں پر لگاتے ہیں، بقول ڈاکٹر حضرات کے

۲۲۵۔ فتاویٰ فیض الرسول، کتاب الحظر والاباحہ، ۲/۵۸۰

۲۲۶۔ وقار الفتاویٰ، کتاب النکاح، ۳/۱۲۴، ۱۲۵

اس کے اثرات پانچ سال تک رہتے ہیں لیکن کپسول نکالنے کے بعد عورت فوراً حاملہ ہو سکتی ہے۔

۳۔ انجکشن لگوانا:

اور انجکشن دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) ایک وہ جو ہر دو ماہ بعد لگوا دیا جاتا ہے، اور (۲) دوسرا وہ جو ہر تین ماہ بعد لگوا دیا جاتا ہے۔

۴۔ کاپرٹی:

یہ کوئی ایسی چیز ہے جسے عورت کے رحم میں رکھتے ہیں جو دس سال تک رحم میں رہ سکتی ہے، اس کے بعد اسے تبدیل کرنا پڑتا ہے کو یا یہ دس سال تک حمل نہ ٹھہرنے میں مؤثر ہے لیکن اس کے بعد یا اس کے نکلوانے کے بعد عورت حاملہ ہو سکتی ہے۔

۵۔ ملٹی لوڈ:

یہ ایک قسم کی نرم اور چھوٹی ٹیوب ہے جو ماہواری کے دوران بچہ دانی میں رکھتے ہیں اور یہ طریقہ پانچ سال تک مؤثر ہوتا ہے، اس مدت کے بعد یا اس کو نکلوانے کے بعد استقرار حمل ہو سکتا ہے۔

۶۔ کنڈوم:

یہ غبارہ یا لیدر ہے جسے مرد اپنے عضو تناسل میں پہن کر صحبت کرتا ہے تو مرد عورت کے مادہ تولید آپس میں مل نہیں پاتے جس کی وجہ سے استقرار حمل نہیں ہو پاتا۔

کولیوں، انجکشن اور نارپلانٹ وغیرہ کے ذریعے وقتی طور پر استقرار حمل ہوتا ہے اور کاپرٹی، ملٹی لوڈ، رنگ وغیرہ کے ذریعے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے، یہ تمام صورتیں اگرچہ شرعاً جائز ہیں مگر طبی لحاظ سے مضر اور نقصان دہ ضرور ہیں۔

اور عزل (یعنی صحبت کے وقت اپنا مادہ منویہ باہر خارج کرنا) اور کنڈوم (غبارے)

کا استعمال کہ جس میں مادہ منویہ رحم میں داخل نہ ہو دونوں سے مقصود ایک ہی ہے کہ استقرار حمل سے روکتا ہے اور اُن میں طبی لحاظ سے نقصان و ضرر بہت کم ہے۔ (۲۲۷)

لیکن یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ او لاد عطا فرمانا چاہے تو ساری کی ساری تدبیریں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور او لاد پیدا ہو جاتی ہے اور مشاہدہ ہے کہ کبھی کبھار کولیاں وغیرہ مانع حمل ادویات کے استعمال کے باوجود بھی حمل ٹھہر جاتا ہے اور کبھی رحم کا منہ بند کرنے کے طریقے اختیار کرنے کے باوجود مادہ منورہ کے قطرے رحم میں داخل ہو جاتے ہیں پھر لوگوں کو سنا گیا ہے کہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ دوائی استعمال کی، ہم نے انجکشن لگوائے پھر بھی حمل ٹھہر گیا اور بعض اوقات کنڈوم (غبارہ) پھٹ جاتا ہے اور قطرے رحم میں چلے جاتے ہیں اور عزل کرتے کرتے کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ آدمی سے اپنے عضو تناسل کو نکالنے میں معمولی تاخیر ہو جاتی ہے اور مادہ منویہ رحم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے مختبر صادق ﷺ نے فرمایا:

”مَا كَتَبَ اللَّهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَتَكُونُ“ (۲۲۸)

یعنی، قیامت تک اللہ تعالیٰ نے جس روح کو پیدا کرنے کے بارے میں لکھ دیا ہے وہ پیدا ہو کر ہی رہے گی۔

اور فرمایا:

وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ (۲۲۹)

یعنی، جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہے تو اُسے کوئی چیز روک نہیں

۲۲۷۔ ضبط تولید کی صورتوں کے بارے میں تفصیل کے لئے ”مفید مشورہ جناح ہسپتال بہود آبادی“ ”چابی“ نامی کیسٹ یا حضرت علامہ مفتی عطاء المصطفیٰ صاحب اعظمی کا تحریر کردہ رسالہ ”تہتہ کنٹرول کی شرعی حیثیت“ کا مطالعہ کیجئے۔

۲۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، برقم: ۱۲۵ (۱۴۳۸) ص ۵۴۰

۲۲۹۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۳۳ (۱۴۳۸) ص ۵۴۱

سکتی۔

لہذا جب وہ مالک پیدا کرنا چاہتا ہے تو دوائیں کھانے کے باوجود اثر نہیں کرتیں، رحم کا منہ بند کرنے والی صورتیں بیکار ہو جاتی ہیں، کنڈوم پھٹ جاتے ہیں، عزل کی تدبیر بھی کام نہیں آتی۔

ایک شخص نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنی باندی سے عزل کرنے کا ذکر کیا (یعنی اس کا حکم دریافت کیا) تو حضور ﷺ نے فرمایا:

اگر چاہو تو اس سے عزل کر لو جو تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا۔
اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا:

اللہ تعالیٰ جس چیز کو پیدا کرنا چاہے تیرا عزل کرنا اُسے روک نہیں سکتا۔
کچھ دنوں بعد وہ شخص آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! جس باندی کا میں نے ذکر کیا تھا وہ حاملہ ہو گئی تو حضور ﷺ نے فرمایا:

میں نے تم سے کہا کہ جو تقدیر میں ہونے والا ہے وہ ہو جائے گا۔
اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے یہ سن کر فرمایا:

میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ (۲۳۰)

بہر حال تدبیر سے منع نہیں ہے تدبیر انسان کرتا ہے اور ہونا وہی ہے جو تقدیر میں ہے اگر ایسی تدبیر کرنا منع ہوتا کہ جس سے استقرارِ حمل نہ ہو تو نبی ﷺ اس سے روک دیتے، آپ ﷺ نے روکا نہیں بلکہ فرمایا:

”إِعْزَلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ“ (۲۳۱)

یعنی، اگر تم چاہو تو اس سے عزل کر لو۔

اور یہ کلمات بھی ایک روایت میں مذکور ہیں:

”إِصْنَعُوا مَا بَدَأَ الْكُفْمُ“ (۲۳۲)

یعنی تم وہ کرو جو تمہیں بہتر لگے یا تمہارے لئے ظاہر ہو۔

ضبط تولید اللہ عز وجل کی رزاقیت کے خلاف نہیں

جس طرح روزی کے حصول کے لئے ذرائع اور اسباب اختیار کرنا اللہ عز وجل کی رزاقیت پر بھروسے کے خلاف نہیں، اور مستقبل کے لئے پونجی جمع رکھنا اس کی رزاقیت پر توکل کے خلاف نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا مِنْ ذَاتِ بَرَةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا﴾ (۲۳۳)

ترجمہ: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔ (کنز الایمان)

اسی طرح صالح نظریے اور صالح ضرورت کے پائے جانے کے وقت ضبط تولید بھی اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر توکل کے خلاف نہیں، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عزل کرنا سابقہ صفحات میں گزر چکا ہے، اور ان متوکلین صادقین کے بارے میں کوئی مسلمان یہ سوچنے کی جسارت بھی نہیں کر سکتا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر بھروسہ نہ تھا۔

ضبط تولید تقدیر پر ایمان کے خلاف نہیں

جیسے ہم بیمار ہو جائیں تو علاج کرواتے ہیں، پریشانی ہو تو دعا کرتے ہیں حالانکہ ہمارا ایمان ہے کہ ہو گا وہی جو تقدیر میں ہے، ہماری تقدیر میں صحت نہیں ہے تو لاکھ علاج کروانے سے بھی مرض نہیں جائے گا، پریشانی ہمارا مقدر ہے تو ہزار ہا دعاؤں سے بھی وہ پریشانی دور نہیں ہوگی، باوجود اس کے علاج بھی کرواتے ہیں اور اپنے مصائب اور پریشانیوں میں اللہ عز وجل کی بارگاہ میں دعا بھی کرتے ہیں۔ تو جس طرح بیماری میں

ہمارا علاج کروانا اور پریشانیوں میں دعائیں کرنا تقدیر پر ایمان کے خلاف نہیں اسی طرح ضرورت ہو تو ضبط تولید کرنا بھی تقدیر پر ایمان کے خلاف نہیں ہے، یہ بھی دیگر تدابیر کی طرح ایک تدبیر ہے اور یہ تدبیر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بھی منقول ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا تو کیا کوئی مسلمان یہ جرأت کر سکتا ہے کہ وہ اُن نفوس قدسیہ کے بارے میں کہے کہ معاذ اللہ! انہیں تقدیر پر ایمان نہ تھا، جیسا مضبوط ایمان ان کا تھا قیامت تک کسی کا نہ ہوگا اور پھر تقدیر پر تکیہ کرتے ہوئے تدبیر کو ترک کرنا اسلام نے مذموم قرار دیا ہے۔

ضبط تولید کی ترغیب

بعض لوگ اگرچہ اس کی ترغیب کو اچھا جانتے ہیں اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے لیکن اگر اس باب میں وارد احادیث و آثار پر غور کریں تو انہیں اپنے اس نظریے پر شرمندہ ہونا پڑے گا کیونکہ نبی ﷺ کی بارگاہ میں جب بھی یہ سوال ہوا تو آپ نے جواب میں جو کلمات ارشاد فرمائے اور وہ ہم تک بروایات صحیحہ پہنچے وہ مندرجہ ذیل ہے:

”لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا“ (۲۳۴)

”مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا“ (۲۳۵)

۲۳۴۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۲۵، ۱۲۸ (۱۴۳۸)، ص ۵۴۰

ایضاً صحیح البخاری، برقم: ۲۲۲۹

ایضاً السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلنَّسَائِي، برقم: ۵۴۸۶۔ ۲

ایضاً سُنَنُ الْمُحْتَبِي، برقم: ۳۳۲۷

ایضاً الْمُسْنَدُ بِرَقْم: ۱۱۶۶۸، ۱۷۱/۴ (۶۸/۳) و برقم: ۱۱۷۰۸،

۱۸۱/۴ (۷۲/۳)

ایضاً السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، برقم: ۱۴۳۰، ۳۷۴/۷۔

ایضاً تَقْرِيبُ الْبُغْيَةِ بِرَقْم: ۲۱۶۳، ۲۴۹/۲۔

۲۳۵۔ الْمُسْنَدُ لِلْإِمَامِ أَحْمَد، برقم: ۱۱۶۷۰، ۱۷۱/۴، ۱۷۲ (۶۸/۳)

ایضاً السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، برقم: ۱۴۳۰، ۳۷۴/۷۔

ایضاً جَامِعُ الْمَسَانِيدِ وَالسُّنَنِ، برقم: ۴۳۲، ۴۳۳، ۲۰۳/۳۳۔

یعنی، نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔

”لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَاكُمْ“ (۲۳۶)

یعنی، ایسا نہ کرو تو کیا حرج ہے یا کوئی حرج نہیں۔

علامہ ابوالحسن کبیر سندھی حنفی ”لَا عَلَيْكُمْ“ کے تحت لکھتے ہیں:

اس میں اشارہ ہے ترک عزل احسن ہے۔ (۲۳۷)

”لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ؟“ (۲۳۸)

یعنی تم میں سے کوئی ایسا کیوں کرتا ہے؟

”لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ؟“ (۲۳۹)

یعنی تم ایسا کیوں کرتے ہو؟

”وَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ، إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ، إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟“ (۲۴۰)

یعنی تم ضرور کرو گے، تم ضرور کرو گے، تم ضرور کرو گے؟

”إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذَلِكَ، لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذَلِكَ“ (۲۴۱)

”أَوْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا“ (۲۴۲)

۲۳۶۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۲۹، ۱۳۰ (۱۴۳۸)، ص ۵۴۰

۲۳۷۔ الْمُسْنَدُ لِلْإِمَامِ أَحْمَد، برقم: ۱۱۴۵۸، ۱۲۱/۴، ۱۲۲ (۴۷/۳)

۲۳۸۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۳۲ (۱۴۳۸)، ص ۵۴۱

ایضاً سُنَنُ أَبِي دَاوُد، برقم: ۲۱۷۰، ۴۳۰/۲۔

ایضاً سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ، برقم: ۱۱۳۸، ۲۰۸/۲، ۲۰۹۔

ایضاً السُّنَنُ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، برقم: ۱۴۳۰، ۳۷۳/۷۔

۲۳۹۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۴۳ (۱۴۴۳)، ص ۵۴۲، ۵۴۳۔

۲۴۰۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۲۷ (۱۴۳۸)، ص ۵۴۰

ایضاً السُّنَنُ الْكُبْرَى، برقم: ۱۴۳۰، ۳۷۴/۷۔

۲۴۱۔ الْمُسْنَدُ بِرَقْم: ۱۱۸۶۱، ۲۲۲/۴ (۸۸/۳)

ایضاً جَامِعُ الْمَسَانِيدِ وَالسُّنَنِ، برقم: ۴۳۱، ۲۰۳/۳۳۔

۲۴۲۔ جَامِعُ الْمَسَانِيدِ وَالسُّنَنِ، برقم: ۵۲۳، ۵۴۵/۳۳۔

یعنی، کیا تم ایسا کرو گے؟ نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔

”أَنْتَ تَخْلُقُهُ؟ أَنْتَ تَزْزُقُهُ؟“ (۲۴۳)

یعنی تم اسے پیدا کرو گے؟ تم اسے کھلاؤ گے؟

ان اور ان کی مثل ارشادات سے یہی واضح ہوتا ہے کہ عزل (یا صیغہ تولد) اسلام میں مرغوب امر نہیں ہے یہ تو بعض صحابہ کرام نے اپنی ضرورت و حاجت پیش کر کے نبی ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اُسے ان کے لئے:

”أَعْزَلُ إِنْ شِئْتَ“ (۲۴۴)

یعنی، اگر تم چاہو تو اس سے عزل کرو۔

اور

”اصْنَعُوا مَا بَدَا لَكُمْ“ (۲۴۵)

یعنی تم وہ کرو جو تمہیں بہتر لگے۔

کے کلمات ارشاد فرما کر مباح فرمایا، انہیں رخصت عطا کی، پھر اس کی اباحت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مابین بھی اختلاف رہا، اور بعض اسے ناپسندیدہ امر قرار دیتے تھے جیسے حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم وغیرہم۔ اگرچہ وہ اسے ناجائز و حرام قرار نہیں دیتے تھے جیسا کہ آثار صحابہ سے واضح ہے اور ائمہ مجتہدین نے اسے بیوی کی اجازت کے ساتھ مشروط جائز قرار دیا لیکن بعض نے مکروہ کہا۔

اگر کوئی یہ سوچے کہ ایک چیز مباح ہو اور ناپسندیدہ بھی ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسے ہے جیسے طلاق کہ ایک مباح امر بھی ہے اور ناپسندیدہ بھی جب کہ

۲۴۳۔ المُنْتَد، برقم: ۱۱۵۲۳، ۳۷/۴ (۵۳/۳) برقم: ۱۱۱۹۳۱، ۲۳۹/۴ (۹۶/۳)

أَيْضاً جَامِعُ الْمُسَانِدِ وَالسُّنَنِ، برقم: ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۶۰/۳۳

۲۴۴۔ صحيح مسلم، برقم: ۱۳۴ (۱۴۳۹) ص ۵۴۱

أَيْضاً سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ، برقم: ۲۱۷۳، ۴۳۱/۲، ۴۳۲

۲۴۵۔ المُنْتَد للإمام أحمد، برقم: ۱۱۴۵۸، ۱۲۱/۴، ۱۲۲ (۴۷/۳)

بلا وجہ ہو کہ اس کے بارے میں صریح حدیث موجود ہے:

أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَيَّ اللَّهُ الطَّلَاقُ“ (۲۲۶)

یعنی، حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ

طلاق ہے۔

اور اسی عمل کے بارے میں احادیث میں ”زندہ در کور کرنا“ مذکور ہے اگرچہ صحابہ، تابعین و ائمہ مجتہدین و محدثین اس کے برخلاف اسے جائز کہتے ہیں اور علماء فقہاء و محدثین نے اس حدیث کے معنی و جوابات دیئے ہیں۔

لہذا اس عمل کی طرف رغبت دلانا درست نہیں کیونکہ یہ رخصت ہے اور رخصتوں کی ترویج اور ان کی ترغیب ان کی منشاء کے خلاف ہے۔

اعتراف: ابن حزم ظاہری نے حدیث جذامہ بنت وہب سے استدلال کرتے ہوئے عزل (یا صیغہ تولد) کو حرام قرار دیا ہے۔ (۲۴۷)

جواب: اور حدیث جذامہ (ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض نے دال مہملہ کے ساتھ ”جذامہ“ کہا اور بعض نے ذال معجمہ کے ساتھ ”جذامہ“ کہا) بنت وہب رضی اللہ عنہا یہ ہے کہ امام مسلم (۲۴۸) نے حدیث ابی الا سود از عروہ از عائشہ از جذامہ بنت وہب احث عکا شہ روایت کیا:

حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ الْحَدِيثُ، وَفِيْهِ: ثُمَّ

سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”ذَلِكَ الْوَأْدُ

الْخَفِيُّ“۔ وَالْفَرْقُ لِمُسْلِمٍ (۲۴۹)

۲۴۶۔ سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ كِرَاهِيَةِ الطَّلَاقِ، برقم: ۲۱۷۳، ۴۳۸/۲

۲۴۷۔ فتح الباری، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَزْلِ، برقم: ۵۲۱۰، ۳۸۵/۹

۲۴۸۔ صحيح مسلم، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ تَحْرِيمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمُسَيِّبَةِ برقم: ۱۴۱ (۱۴۴۲)

۲۴۹۔ امام مسلم کے علاوہ حدیث جذامہ کو امام ابو داؤد نے اپنی ”سُنَنِ“ (کتاب، باب،

برقم: ۳۸۸۲) میں، امام نسائی نے ”سُنَنِ الْمُحْتَبِي“ (کتاب النکاح، باب الغيلة

برقم: ۳۳۲۶، ۷۹/۶/۳) میں روایت کیا لیکن امام نسائی کی روایت میں عزل کا ذکر نہیں ہے۔

امام بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں اس حدیث سے ابراہیم ٹھکی، سالم بن عبد اللہ، اسود بن یزید اور طاؤس نے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ عزل مکروہ ہے کیونکہ نبی ﷺ عزل کو زندہ درگور کرنا فرمایا، فرق صرف یہ ہے کہ یہ خفی ہے، کیونکہ جو شخص اپنی بیوی سے عزل کرتا ہے اور اولاد سے احتراز کے لئے کرتا ہے اس لئے اس کا نام ”موؤدۃ صغریٰ“ (زندہ درگور کرنا صغریٰ) رکھا گیا اور زندہ درگور گبریٰ یہ ہے کہ لڑکی کو زندہ دفن کر دیا جائے، زمانہ جاہلیت میں جب کسی کے ہاں بچی پیدا ہو جاتی تو اُسے زندہ مٹی میں دفن کر دیتے۔ (۲۵۰)

حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ فرماتے ہیں یہ حدیث (جذامہ بنت وہب) ان دو حدیثوں کے معارض ہے جن کی ترمذی (۲۵۱) اور نسائی نے سند صحیح تخریج فرمائی ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

كَانَتْ لَنَا جَوَارِي، وَكُنَّا نَعْزِلُ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ: إِنَّ تِلْكَ الْمَوْؤُودَةُ الصُّغْرَى، فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ”كَذَبَتِ الْيَهُودُ، لَوْ أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ رَدُّهُ“

یعنی، ہمارے پاس باندیاں تھیں ہم اُن سے عزل کرتے تھے تو یہود نے کہا یہ چھوٹا زندہ درگور کرنا (یعنی حکماً زندہ درگور کرنا) ہے، اور رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہود جھوٹ بولتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ بچہ پیدا فرمانا چاہے تو تم اُسے روک نہیں سکتے۔“

اور امام ترمذی فرماتے ہیں: اس باب میں حضرت عمر، براء، ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

۲۵۰۔ عمدۃ القاری، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ۵۲۰، ۱۴/۱۸۲

۲۵۱۔ سنن الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی العزل، برقم: ۱۱۳۶، ۲/۲۰۸

اور ”سنن نسائی“ میں ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے اور یہ طرُق ہیں جو ایک دوسرے کو قوی کرتے ہیں۔ (۲۵۲)

امام ابو داؤد (۲۵۳) اور امام نسائی (۲۵۴)، امام احمد (۲۵۵) اور امام بیہقی (۲۵۶) روایت کرتے ہیں:

عن أبي سعيد الخدري قال: جاء رجل إلى النبي ﷺ، فقال: إِنَّ لِي وَلِيَّةً وَأَنَا أُعْزِلُ عَنْهَا، وَأَنَا أُرِيدُ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ، وَإِنَّ الْيَهُودَ زَعَمُوا أَنَّ الْمَوءُودَةَ الصُّغْرَى الْعُزْلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”كَذَبَتِ يَهُودُ، لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ أَحَدًا أَنْ يُصْرِفَهُ“۔ واللفظ للنسائي (۲۵۷)

یعنی، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی بارگاہ میں آیا، عرض کرنے لگا کہ میری ایک باندی ہے میں اس سے عزل کرتا ہوں، میں بھی وہی چاہتا ہوں جو ایک مرد چاہتا ہے اور یہود کا خیال ہے کہ حکماً زندہ درگور (یعنی دفن) کرنا عزل ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہود جھوٹ بولتے ہیں، بے شک اللہ جب اُسے پیدا کرنے کا ارادہ فرمائے تو کسی میں طاقت نہیں کہ اُسے اس کے ارادے سے پھیر سکے۔“

۲۵۲۔ فتح الباری، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۸۵/۹

۲۵۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب ما جاء فی العزل، برقم: ۲۰۲۱۷۱، ۲/۴۳۰، ۴۳۱

۲۵۴۔ سنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عشرة النساء، باب العزل و ذکر اختلاف الناقلین للخبیر ذلک، برقم: ۹۰۷۹، ۲/۳۴۱/۵

۲۵۵۔ المسند للإمام أحمد، برقم: ۱۱۴۹۷، ۴/۱۳۰ (۵۱/۳)

۲۵۶۔ السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب النکاح، باب العزل، برقم: ۱۴۳۱۴، ۷/۳۷۵

۲۵۷۔ جامع المسانید و السنن، مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ برقم: ۲۳۰، ۳/۱۰۹

امام احمد کی حضرت ابو سعید سے دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قَالَ: "كَذَبَتِ الْيَهُودُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَرُدَّهُ" (۲۵۸)

یعنی، نبی ﷺ نے فرمایا: "یہود جھوٹ بولتے ہیں جب اللہ تعالیٰ بچے کو پیدا کرنا چاہے تو تم میں طاقت نہیں کہ تم اُسے روک سکو۔"

بزار کی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُونَ: إِنَّ الْعَزْلَ الْمَوءُ وَدَّةَ الصُّغْرَى، فَقَالَ: "كَذَبَتِ يَهُودُ"

یعنی، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یہود کہتے ہیں کہ عزل حکماً زندہ در کور (یعنی دفن) کرنا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہود جھوٹ بولتے ہیں۔"

علامہ ہاشمی لکھتے ہیں کہ اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس میں موسیٰ بن وردان ہے اور وہ ثقہ ہے اور اُسے ضعیف (بھی) قرار دیا گیا ہے اور اس کے بقیہ رجال ثقات ہیں۔ (۲۵۹)

اور بزار کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے:

أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ الْعَزْلَ هُوَ الْمَوءُ وَدَّةَ الصُّغْرَى، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: "كَذَبَتِ يَهُودُ"

۲۵۸۔ المَسْنَدُ لِلْإِمَامِ أَحْمَد، بِرَقْم: ۱۱۵۲۲، ۱۳۶/۴ (۵۳/۳)

أَيْضاً جَامِعُ التَّحْسَانِ وَالسُّنَنِ، مَسْنَدُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِرَقْم: ۱۰۹، ۱۰۸/۳۳، ۲۲۹

۲۵۹۔ مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ، بِرَقْم: ۷۵۸۲، ۳۹۰/۴

أَيْضاً جَامِعُ التَّحْسَانِ وَالسُّنَنِ، مَسْنَدُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِرَقْم: ۱۱۱۸، ۵۱۳/۳۳

یعنی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود کہتے تھے کہ عزل حکماً زندہ در کور (یعنی دفن) کرنا ہے، تو یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی، آپ ﷺ نے فرمایا: "یہود جھوٹ بولتے ہیں۔"

علامہ ہاشمی لکھتے ہیں اسے بزار نے روایت کیا ہے اس کے تمام رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے اسماعیل بن مسعود کے اور وہ ثقہ نہیں۔ (۲۶۰)

اور اس روایت کو علامہ ابن کثیر نے بھی نقل کیا ہے۔ (۲۶۱)

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَنِ الْعَزْلِ؟ قَالُوا: إِنَّ الْيَهُودَ تَزْعُمُ الْمَوءُ وَدَّةَ الصُّغْرَى، فَقَالَ: "كَذَبَتِ الْيَهُودُ" وَالْفَلْظُ لِلْبَيْهَقِيِّ (۲۶۲)

یعنی، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے عزل کا حکم دریافت کیا گیا اور کہا گیا کہ یہود گمان کرتے ہیں کہ یہ حکماً زندہ در کور (یعنی دفن) کرنا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہود نے جھوٹ بولا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے عزل کی "مؤودۃ

صغریٰ" قرار دیا، علامہ ہاشمی لکھتے ہیں کہ آپ نے اس سے رجوع فرمایا تھا۔ (۲۶۳)

کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عزل کرنے کی روایت بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، علامہ ہاشمی نے لکھا کہ اس کو ابو یعلیٰ نے روایت

۲۶۰۔ مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ، بِرَقْم: ۷۵۸۱، ۳۹۰/۴

۲۶۱۔ تَحْمِصُ جَامِعِ التَّحْسَانِ وَالسُّنَنِ، مَسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِرَقْم: ۵۵۵۷۔ ۳۸۱/۳، ۱۰۳۱

۲۶۲۔ السُّنَنِ الْكُبْرَى لِلْبَيْهَقِيِّ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَزْلِ، رَقْم: ۱۴۳۱۵، ۳۷۵/۷

أَيْضاً عَمَلَةُ الْفَارِی، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَزْلِ، بِرَقْم: ۵۲۰۸، ۱۸۲/۱۴

۲۶۳۔ مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ، بِرَقْم: ۷۵۸۳، ۳۹۰/۴

کیا ہے اور اس کے روایات ثقات ہیں۔ (۲۶۴)

اور امام بیہقی نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے عزل کی کراہت روایت کرنے کے بعد لکھا:

رَوَيْنَا عَنْهُمَا الْإِبَاحَةَ (۲۶۵)

یعنی، ہم نے ان دونوں سے اباحت روایت کی ہے۔

اور اس میں موسیٰ بن وردان ہے اور وہ ثقہ ہے اور اسے ضعیف (بھی) قرار دیا گیا

ہے اور اس کے بقیہ رجال ثقات ہیں۔ (۲۶۶)

اور امام بیہقی لکھتے ہیں کہ عزل کی اباحت عوام الصحابہ رضی اللہ عنہم سے (بھی)

مروی ہے۔ (۲۶۷)

اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی تا سید جلیل القدر صحابہ کی ایک جماعت کا مندرجہ ذیل

مباحثہ بھی کرتا ہے چنانچہ امام ابویعلیٰ وغیرہ نے عبید بن رفاعہ عن ایہ سے مندرجہ روایت کیا کہ:

جَلَسَ إِلَى عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَ الزُّبَيْرِ وَ سَعْدٍ فِي نَقَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَذَاكَرُوا الْعَزْلَ، فَقَالُوا: لَا بَأْسَ بِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهَا الْمَوءُ وَ دَهْ الصُّغْرَى، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا تَكُونُ مَوءٌ وَ دَهٌ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْهَا النَّارُ السَّبْعُ: حَتَّى تَكُونَ سَلَالَةً مِنْ طِينٍ، ثُمَّ تَكُونَ نُطْفَةً، ثُمَّ تَكُونَ عَلَقَةً، ثُمَّ تَكُونَ مُضْغَةً، ثُمَّ تَكُونَ عِظَامًا، ثُمَّ تَكُونَ لَحْمًا، ثُمَّ تَكُونَ

۲۶۴۔ مجمع الزوائد، برقم: ۷۵۸۴، ۴/۳۹۰، ۳۹۱

۲۶۵۔ السنن الكبرى للبيهقي، ۷/۳۷۷

۲۶۶۔ مجمع الزوائد، كتاب النكاح، باب ما جاء في العزل، برقم: ۷۵۸۲، ۴/۳۹۰

۲۶۷۔ السنن الكبرى للبيهقي، ۷/۳۷۴

خَلَقًا آخَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتُ، أَطَالَ اللَّهُ بِقَائِكَ (۲۶۸)

یعنی، حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے پاس حضرت عمر، علی، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت میں بیٹھے، پس آپس میں عزل کا ذکر ہوا تو صحابہ کرام نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، تو (حاضرین میں سے) ایک شخص نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں (یا یہود کہتے ہیں) کہ عزل ”موودہ صغریٰ“ (کم درجہ کا زندہ درگور یعنی فن) کرنا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”موودہ صغریٰ“ نہیں ہے جب تک اس پر سات ادوار نہ گزر جائیں یہاں تک کہ وہ (۱) سلالہ، (۲) نطفہ، (۳) علقہ، (۴) مضغہ، (۵) عظام، (۶) لحم (۷) خلق آخر ہو، (یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا آپ نے سچ کہا اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ (۲۶۹)

امام ابو جعفر طحاوی حنفی روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عدی نے بیان کیا:

قَالَ تَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَزْلَ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ اخْتَلَفْتُمْ وَ أَنْتُمْ أَهْلُ بَدْرِ الْخِيَارِ، فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ؟ إِذْ تَنَاجَى رَجُلَانِ،

۲۶۸۔ فتح القدیر، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ۳/۳۷۹

۲۶۹۔ ان سات ادوار کا ذکر قرآن کریم کی سورہ مومن کی مندرجہ ذیل تین آیات میں ہے:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَرَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾

ترجمہ: بے شک ہم نے آدمی کو جتنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھکانہ میں۔ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی چمک کیا پھر خون کی چمک کو گوشت کی بولی پھر گوشت کی بولی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔

فَقَالَ عُمَرُ: مَا هَذِهِ الْمُنَاجَاةُ؟ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ تَزْعُمُ أَنَّهَا
الْمَوْوُودَةُ الصُّغْرَى، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّهَا لَا تَكُونُ
مَوْوُودَةً حَتَّى تَمُرَّ بِالنَّارِ السَّبْعِ: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَعَجَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ، وَقَالَ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا (۲۷۰)

یعنی، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس
عزل کا ذکر کیا، پس اُن کا اس میں اختلاف ہو، تو حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا تم نے اختلاف کیا حالانکہ تم اہل بدر ہو، تو تمہارے بعد
لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ اس وقت دو اشخاص نے آپس میں سرکوشی کی تو
حضرت عمر نے فرمایا یہ سرکوشی کیا ہے؟ تو (ان میں سے ایک نے) کہا
یہو دگمان کرتے ہیں کہ یہ (عزل) کم درجہ کا زندہ درگور کرنا ہے، تو
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زندہ درگور کرنا نہیں ہے یہاں تک
کہ اس پر سات ادوار گزر جائیں (پھر آپ نے یہ آئیہ کریمہ تلاوت
فرمائی) ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ﴾ إِلَى آخِرِ
الْآيَةِ تو حضرت عمر نے آپ کے اس قول کو پسند فرمایا اور (حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: جزاک اللہ خیراً (اللہ تعالیٰ آپ کو
جزائے خیر عطا فرمائے)۔ (۲۷۱)

۲۷۰۔ تحفة الأعيان بترتيب شرح مشكل الآثار، كتاب النكاح، باب بيان مشكل ما

روى عن رسول الله ﷺ في العزل الخ، برقم: ۲۲۲۱، ۳/۶۲۶، ۶۲۷

أيضاً شرح معاني الآثار، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۴۳۵۰، ۳/۳۲

۲۷۱۔ اس روایت کی تخریج امام طحاوی نے اس سند سے کی کہ یزید بن ابی عن معمر بن ابی حبیبہ

قال سمعت عبيد بن رفاعه الأنصاري فذكره، اور اس کی سند میں ابن لہیعہ ہیں لیکن

ان سے روایت کرنے والے عبد اللہ بن یزید مقرر ہیں جو ان عبادہ ثلاثہ میں سے ہیں کہ

امام ابو جعفر طحاوی حنفی (۲۷۲) اور امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی (۲۷۳) روایت
کرتے ہیں کہ

عن ابن أبي مليكة، عن ابن عباس، أنه أتاه أناس من أهل
العراف، يسألونه عن العزل، وهم يرون أنه المَوْوُودَةُ.....
الحديث، ثم قال: إِنَّهُ يَكُونُ نُطْفَةً، ثُمَّ دُمًا، ثُمَّ عَلَقَةً، ثُمَّ مُضْغَةً،
ثُمَّ يَكُونُ عَظْمًا، ثُمَّ يُكْسَى لَحْمًا ثُمَّ يَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى
يُنْفَخَ فِيهِ الرُّوحُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ ﴿ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ
فَتَبَرَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾ (۲۷۴)۔ واللفظ للطحاوی

یعنی، ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
(۲۷۵) کے پاس اہل عراف سے لوگ آئے آپ سے عزل کے بارے
میں پوچھا اور وہ اسے زندہ درگور کرنا سمجھتے تھے..... پھر فرمایا وہ (۱)
نطفہ ہوتا ہے، پھر (۲) خون، پھر (۳) عَلَقہ، پھر (۴) مُضْغہ، پھر

جنہوں نے ابن لہیعہ سے ان کے اختلاف سے قبل روایات لیں، اور اس روایت کی متابعت بھی
کئی گئی ہے کہ امام طحاوی نے دوسری چیز از معمر، از عبد اللہ بن عدی بن خیاریخ سے روایت کیا
اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور امام طحاوی نے فرمایا کہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے بھی اس کی مثل روایت کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر امام طحاوی نے حضرت ابن
عباس سے مستند روایت کیا کہ جس کے روات ثقہ ہیں۔

۲۷۲۔ تحفة الأعيان بترتيب مشكل الآثار، برقم: ۲۲۲۴، ۳/۶۲۸

۲۷۳۔ السنن الكبرى للبيهقي، كتاب النكاح، باب العزل، برقم: ۱۴۳۰، ۷/۳۷۶

۲۷۴۔ المؤمنون: ۱۴

۲۷۵۔ حضرت ابن عباس سے عزل کو "وَأَوَّلًا صَفْرًا" (کم درجہ کا زندہ درگور کرنا) بھی منقول ہے، اگرچہ حضرت
ابن عباس کا عزل کے بارے میں یہ تفصیلی جواب اور آپ کا قرآن کریم سے استدلال اور آپ سے
مروی دیگر روایات کہ جن میں آپ کا عزل کرنا مذکور ہے سب کے سب اس نقل کے مخالف ہیں، پھر بھی
اس کا جواب امام غزالی نے یہ دیا ہے آپ نے پہلے ایک اعتراض قائم فرمایا کہ اگر تو کہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ عزل "وَأَوَّلًا صَفْرًا" ہے پس اس سبب سے عزل کا پایا جانا ممنوع ہے

(۵) عظماء، پھر (۶) اُسے گوشت (کا لباس) پہنایا جاتا ہے، پھر (۷)

جو اللہ تعالیٰ چاہے، یہاں تک کہ اس میں روح پھونکی جاتی ہے، پھر

آپ نے (دلیل کے طور پر) یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ﴿ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ

خَلْقًا آخَرَ فَتَبَرَّكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾

اسی طرح امام عبد الرزاق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس اثر کو

روایت کیا ہے۔ (۲۷۶)

ان روایات کے تحت امام ابو جعفر طحاوی لکھتے ہیں:

فهذا على و ابن عباس رضي الله عنهما قد اجتمعا في هذا

على ما ذكر و تابع عليا على ما قال من ذلك عمر رضي الله

عنهما، و من كان بحضرتيها من اصحاب رسول الله ﷺ،

ففي هذا دليل أن العزل غير مكروه من هذه الجهة (۲۷۷)

یعنی، پس یہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں اس میں اس پر

متفق ہو گئے جو ہم نے ذکر کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (عزل کے

بارے میں) جو فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے جتنے

صحابہ ہاں موجود تھے (سب نے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی متابعت

کی، پس یہ اس کی دلیل ہے کہ عزل اس جہت سے مکروہ نہیں ہے۔

(جواب میں فرماتے ہیں) ہم کہتے ہیں یہ ان کی طرف سے وجود عزل کو قطعی طور پر دفع کرنے کے لئے

قیاس ہے اور یہ ضعیف قیاس ہے امام غزالی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول اور ان کا قرآن کریم سے

استدلال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں ہم نے پہلے قیاس اور اعتبار کا جو طریقہ ذکر کیا ہے تو تیرے لئے

معانی میں غور و خوض اور علوم کے ادراک میں حضرت علی اور حضرت ابن عباس کے منصب میں تفاوت

ظاہر ہو جائے گا۔ (احیاء العلوم، ۱۱۲/۲)

۲۷۶۔ الْمُصَنَّفُ لِعَبْدِ الرَّزَاقِ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَزْلِ، بِرَقْمِ ۱۲۶۲۱، ۱۲۶۲۲، ۱۱۳/۷

۲۷۷۔ شَرْحُ مَعَانِي الْأَثَرِ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْعَزْلِ، ۳۲/۳، ۳۳

حدیثِ جذامہ کے جوابات

اور علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں کہ حدیثِ جذامہ کا جواب چند وجوہ سے دیا گیا ہے۔ (۲۷۸)

۱۔ علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ ان احادیث اور حدیثِ جذامہ میں مطابقت

اُسے (کراہت) تنزیہی پر محمول کرنے سے ہوگی اور یہ (یعنی حدیثِ جذامہ کو

کراہت تنزیہی پر محمول کرنا) امام بیہقی (۲۷۹) کا طریقہ ہے۔ (۲۸۰)

۲۔ علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ بعض نے حدیثِ جذامہ جو ضعیف قرار دیا ہے کیونکہ

یہ حدیث اس کے معارض ہے جس کے طرق زیادہ ہیں اور لکھتے ہیں کہ حدیث

صحیح ہے اس میں کوئی شک نہیں اور دونوں میں مطابقت ممکن ہے۔ (۲۸۱)

۳۔ علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں کہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ یہ امر ایسے ہی ہے جیسے

عذابِ قبر کا امر تھا۔ (۲۸۲)

۴۔ علامہ عینی لکھتے ہیں: دوسرا جواب وہ ہے جو امام طحاوی (حنفی) نے دیا کہ یہ

(حدیثِ جذامہ) حدیثِ جاہلہ سے منسوخ ہے۔ (۲۸۳)، ابن حجر کہتے ہیں

کہ بعض نے حدیثِ جذامہ کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ جواب

۲۷۸۔ عمدة القاری، ۱۸۲/۱۴

۲۷۹۔ امام بیہقی نے اپنی ”مسنن“ میں فرمایا عزل کی اباحت کے روایات اکثر اور احفظ ہیں تو یہی اولیٰ

ہے اور جن حضرات نے مکروہ قرار دیا ان کی کراہت کو تنزیہی پر محمول کیا جائے گا نہ کہ تحریمی پر۔

واللہ اعلم (المسنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۷۸/۷) اور حافظ

عراقی نے بھی امام بیہقی کے اس قول کو نقل کیا ہے کہ اباحت عزل کے روایات اکثر اور احفظ ہیں

(تخریج الحافظ العراقي، ۱۲۲/۲)

۲۸۰۔ فتح الباری، ۳۸۵/۹

۲۸۱۔ فتح الباری، ۳۸۵/۹

۲۸۲۔ عمدة القاری، ۱۸۲/۱۴

۲۸۳۔ عمدة القاری، ۱۸۲/۱۴

تاریخ کی معرفت نہ ہونے کی وجہ سے مقبول نہیں۔ (۲۸۴)

حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی نے دوسری کتاب میں لکھا: حدیث ”العزل هو الواد الخفی“..... ظاہر ہے کہ یہ منسوخ ہے پس تحقیق اصحاب سنن نے حضرت ابوسعید کی حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ یہود گمان کرتے ہیں کہ عزل کم درجہ کا زندہ درگور کرنا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یہود نے جھوٹ بولا.....“ اور اسی کی مثل امام نسائی (۲۸۵) نے حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور امام طحاوی نے اس کے منسوخ ہونے کا جزم کیا ہے اور ان کا تعقب کیا گیا ہے۔ (۲۸۶)

علامہ یحییٰ لکھتے ہیں کہ اگر تو کہے کہ محدثین نے ذکر کیا ہے کہ حضرت جذامہ نے فتح مکہ کے سال اسلام قبول کیا تو ان کی حدیث متاخر ہوئی تو یہ حدیث اس کے غیر کے لئے مانع ہوگی تو میں کہتا ہوں کہ محدثین نے یہ (بھی) ذکر کیا کہ انہوں نے فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا اور عبدالحق نے فرمایا کہ یہی صحیح ہے۔

۵۔ علامہ یحییٰ لکھتے ہیں: تیسرا جواب یہ ہے جو ابن العربی نے فرمایا کہ حدیث جذامہ مضطرب ہے۔

۶۔ علامہ یحییٰ لکھتے ہیں: چوتھا جواب وہ ہے جو ترجیح کی طرف لوٹتا ہے وہ یہ کہ حدیث جذامہ انہی سے وارد ہے اور حدیث جابر رجال صحیح کے ساتھ وارد ہے اور اس (یعنی حدیث جابر) کے شواہد ہیں (اور وہ یہ ہیں) (۱) حدیث ابی سعید رضی اللہ عنہ جو عنقریب ذکر ہوگی (۲۸۷) اور (۲) حدیث ابی ہریرہ

۲۸۴۔ فتح الباری، ۳۸۵/۹

۲۸۵۔ السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عشرة النساء، باب العزل، و ذکر اختلاف الناقلین للخبر فی ذلك، برقم: ۹۰۷۸، ۹۰۸۳، ۳۴۰/۵

۲۸۶۔ التلخیص الحبیئر، کتاب النکاح، باب مثبتات الخیار، الفصل الخامس، برقم: ۱۶۶۴ (۴) ۳۸۸/۳، ۳۸۹

۲۸۷۔ یہ پچھلے صفحات میں ابوداؤد نسائی اور احمد کے حوالے سے ذکر کئی گئی ہے۔

رضی اللہ عنہ جسے امام نسائی نے روایت کیا (۲۸۸)، (۳) حدیث ابی سلمہ کہ جس میں ہے نبی ﷺ سے عزل کا حکم دریافت کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہود اسے ”الموودة الصغری“ خیال کرتے ہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہود نے جھوٹ بولا۔ (۲۸۹)

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی ترجیح پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا قول اور عمل دونوں شاہد ہیں، صحابہ کرام کے اقوال اور ان کا عمل پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اور بعض صحابہ کرام سے کراہت منقول ہے اور یہ کراہت عدم جواز کو مستلزم نہیں ہے کیونکہ جن سے کراہت منقول ہیں ان میں حضرت ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم شامل ہیں، اگر ان کے نزدیک کراہت سے مراد عدم جواز ہوتا تو وہ اپنے اپنے دو خلافت میں عزل سے سختی کے ساتھ منع فرما دیتے حالانکہ ایسا منقول نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے کہ آپ نے فرمایا جو لوگ اپنی باندیوں کے ساتھ عزل کرتے ہیں پھر ان باندیوں کو اگر بچہ پیدا ہو گیا تو میں اس بچے کے نسب کو ان عزل کرنے والوں کے ساتھ لاحق کر دوں گا اور آپ کا یہ فرمان نبی ﷺ کے اس فرمان کے مطابق ہے کہ آپ ﷺ نے سائل سے فرمایا کہ ”اگر چاہو تو عزل کرو لیکن جو تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا“ پھر کچھ عرصے بعد وہی شخص آیا کہنے لگا میری باندی حاملہ ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا ”میں نے تم سے کہا تھا کہ جو تقدیر میں ہونے والا ہے ہوگا“ (۲۹۰) اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد بچوں کو بے نسب ہونے سے اور باندیوں کو بلا دلیل شرعیہ تہمت سے بچانا مقصود تھا۔

اور اگر حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے منع منقول ہے تو ان سے اباحت بھی منقول ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے بیٹوں کو عزل سے منع کرنا اور اس پر مارنا بھی

۲۸۸۔ جیسا کہ گزشتہ صفحات پر مذکور ہے۔

۲۸۹۔ عمدة القاری، ۱۸۲/۱۴

۲۹۰۔ صحیح مسلم، برقم: ۱۳۴ (۱۴۳۹) ص ۵۴۱

منقول ہے جیسا کہ امام بیہقی نے ”السُّنَنِ الْكُبْرَى“ (۲۹۱) میں روایت کیا ہے تو آپ کا منع کرنا اور اپنے بیٹوں کو اس پر مارنا عدم اباحت پر محمول نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کی اور کوئی صالح وجہ ہوگی کیونکہ آپ سے اباحت منقول ہے اور اگر آپ کا یہ منع فرمانا تحریم کے لئے ہوتا تو رعایہ کو بھی اس سے اتنی ہی سختی سے منع فرماتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اسی طرح اگر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کراہت منقول ہے تو اُن سے اباحت بھی منقول ہے (۲۹۲) جو اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک کراہت تحریمی نہ تھی جیسا کہ امام بیہقی نے لکھا:

تحتمل کراہیۃ من کرهہ منهم التنزیہ دون التحریم (۲۹۳)

یعنی، صحابہ میں سے جس نے اسے مکروہ جانا اس کی کراہت تنزیہ کا احتمال رکھتی ہے نہ کہ تحریم کا۔

۲۹۱۔ السُّنَنِ الْكُبْرَى للبیہقی، کتاب النکاح، باب العزل، رقم: ۱۴۳۲۹، ۳۷۷/۷

۲۹۲۔ السُّنَنِ الْكُبْرَى للبیہقی، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۷۷/۷

۲۹۳۔ السُّنَنِ الْكُبْرَى للبیہقی، کتاب النکاح، باب العزل، ۳۷۸/۷

مآخذ و مراجع

- ۱۔ إتحاف السادة المتقين . للزبيدي، السيد محمد بن محمد الحسيني، الشهير بـمرتضى الحنفی (ت ۱۲۰۵ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثالثة ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۲م
- ۲۔ إحياء علوم الدين . للغزالي، أبي حامد محمد، حجة الإسلام (تھ)، دار الخير، بيروت، الطبعة الثانية ۱۴۱۳ھ۔ ۱۹۹۳م
- ۳۔ إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم . لأبي السعود، القاضي محمد مصطفى العمادى الحنفی (ت ۹۸۲ھ)، تعليق محمد صبيحي حسن حلاق، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۱م
- ۴۔ إعراب القرآن، لابن النحاس، أبي جعفر أحمد بن محمد (ت ۳۳۸ھ)، تعليق عبد المنعم خليل إبراهيم، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴م
- ۵۔ إكمال المعلم بفوائد مسلم، للقاضي، أبي الفضل عياض بن موسى التميمي (ت ۵۴۴ھ)، تحقيق الدكتور يحيى إسماعيل، دار الوفاء، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸م
- ☆ أنوار التنزيل و أسرار التأويل = تفسير البيضاوى
- ۶۔ البحر الرائق (شرح كثر الفتاوى)، لابن نجيم، زين الدين ابن إبراهيم بن محمد الحنفی (ت ۹۷۰ھ)، ايج ايم سعيد كمبني، كراتشي
- ☆ بحر العلوم = تفسير السمرقندي
- ۷۔ بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع . للكاماني، علاؤ الدين أبي بكر بن مسعود الحنفی (ت ۵۸۷ھ)، تحقيق و تعليق الشيخ علي محمد معوض و الشيخ عادل

أحمد، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨ هـ - ١٩٩٧ م

- ٨- برنہ کثروں کی شرعی حیثیت۔ للأعظمی، المفتی عطاء المصطفی بن المحلیت الكبير ضياء المصطفی الحنفی القادری، أعظمی پبلی کیشنز، کراتشي ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥ م
- ٩- البرجندي (شرح مختصر الوقاية). للعلامة عبد العلي الحنفی، مكتبة العتائب لزهر العلوم، كوتة
- ١٠- التحرير و التوير. لابن عاشور، الشيخ محمد طاهر، مؤسسة التاريخ، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ هـ - ٢٠٠٠ م
- ١١- تأويلات أهل السنة. للماتريدي، أبي منصور محمد بن محمد بن محمود السمرقندي الحنفی (ت ٣٣٣ هـ)، تحقيق فاطمة يوسف الخيمي، المكتبة الحفانية بشار
- ١٢- تبين الحقائق (شرح كثر الدقائق). للزيلعي، عثمان بن علي الحنفی (ت ٧١٠ هـ) تحقيق أحمد عز و عناية، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ هـ - ٢٠٠٠ م
- ١٣- تحفة الأعيان بترتيب شرح مشكل الآثار. للطحاوي، أبي جعفر أحمد بن محمد (ت ٣٢١ هـ)، تحقيق و ترتيب محالد محمود الرباط، دار بلنسية، الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٠ هـ - ١٩٩٩ م
- ١٤- التعليق على المسند. لشعيب الأرناؤوط وغيره، مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ هـ - ١٩٩٩ م
- ١٥- التعليق الممتد على مؤوطاً محمد. لأبي الحسنات، عبد الحى اللكنوى (ت ١٣٠٤ هـ) تحقيق و تعليق الدكتور تقي الدين، دار القلم دمشق، الطبعة الرابعة ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥ م

- ١٦- التعليقات المرضية على الهدية العلائية. لبرهاني، محمد سعيد، المكتبة القدس، كوتة الطبعة الثالثة ١٣٥٨ هـ - ١٩٦٥ م
- ☆ تفسير ابن جرير = تفسير الطبري
- ☆ تفسير ابن عاشور = التحرير و التوير
- ١٧- تفسير البيضاوي. للقاضي، عبدالله بن عمر الشيرازي (ت ٦٩١ هـ) دار احياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨ هـ - ١٩٩٨ م
- ☆ تفسير الحداد = كشف التنزيل و في تحقيق المباحث و التأويل
- ١٨- تفسير روح المعاني. لآلوسي، ابي الفضل شهاب الدين السيد محمود، البغدادي (ت ١٢٧٠ هـ)، دار احياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ هـ - ١٩٩٩ م
- ١٩- تفسير السمرقندي. للفقير أبي الليث، نصر بن محمد (ت ٣٧٣ هـ) تحقيق محب الدين أبي سعيد الغمري، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٦ هـ - ١٩٩٦ م
- ٢٠- تفسير الطبري. لابن جرير، أبي جعفر (ت ٣١٠ هـ) دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥ م
- ☆ تفسير القرطبي = الجامع لأحكام القرآن
- ٢١- التفسير الكبير. للرازي، فخر الدين (ت هـ) دار احياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢٠ هـ - ١٩٩٩ م
- ☆ تفسير الماتريدي = تأويلات أهل السنة
- ٢٢- تفسير المظهرى. للعثماني، القاضي محمد ثناء الله العثماني الحنفی النفشندي (ت ١١٢٥ هـ)، تحقيق: أحمد عز و عناية دار احياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥ هـ - ٢٠٠٤ م

- ۲۳۔ التفسیر المنیر فی العقیلة و الشریعة و المنهج . للدكتور و هبة الزحلی، دار الفکر، بیروت، الطبعة الثانية ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ☆ تفسیر أبی السعود = إرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم
- ۲۴۔ تقریب البغیة بترتیب أحادیث الحلیة . للهيثمی، نور الدین علی بن أبی بکر (ت ۸۰۷ھ) و آتمة العسقلانی أحمد بن علی بن محمد ابن حجر الشافعی (ت ۸۵۲ھ) تحقیق محمد حسن إسماعیل، دار الكتب العلمية، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م
- ۲۵۔ الجامع لأحكام القرآن . للقرطبي، أبی عبد الله محمد بن أحمد الأنصاری، (ت ۶۷۱ھ) دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۶ھ۔ ۱۹۹۵م
- ۲۶۔ جامع الرموز . للقهستانی، شمس الدین محمد الخراسانی الحنفی (ت ۹۵۵ھ) أیح ایم سعید کمینی، کراتشی
- ۲۷۔ جامع المسانید و السنن . لابن کثیر، إسماعیل، الدمشقی (ت ۷۷۴ھ) تعلیق الدكتور عبدالمعطي قلعهجي، دار الكتب العلمية، بیروت، الطبعة الثانية ۱۴۲۳ھ۔ ۱۹۷۵م
- ۲۸۔ حاشیة السندی علی السنن (المحتبی) . للنسائی، لأبی الحسن الکبیر، نور الدین بن عبد الهادی الحنفی (ت ۱۱۳۸ھ)، دار الكتب العلمية بیروت، الطبعة الثانية ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۲۹۔ حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار (شرح تنویر الأبصار) . للعلامة السيد أحمد بن محمد الحنفی (ت ۱۲۳۱ھ)، دار المعرفة بیروت، ۱۳۹۵ھ۔ ۱۹۷۵م
- ۳۰۔ خلاصة الفتاوى، للبخاری، إفتخار الدین طاهر بن عبدالرشید الحنفی

- (ت ۵۴۰ھ) مکتبة رشیدیة، کوئٹہ
- ۳۱۔ الدر المختار (شرح تنویر الأبصار) . للحصکفی، محمد بن علی بن محمد بن علی علاؤ الدین الحنفی (ت ۱۰۸۸ھ)، مع رد المحتار، تحقیق و تعلیق الدكتور حسام الدین، دار الثقافة و التراث، دمشق، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م
- ۳۲۔ الدر المنقذ فی شرح الملتقى للحصکفی . محمد بن علی بن محمد بن علی علاؤ الدین الحنفی (ت ۱۰۸۸ھ) دار الكتب العلمية بیروت ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸م
- ۳۳۔ رد المختار علی الدر المختار . لابن عابدین، السيد محمد أمين بن عمر الحنفی (ت ۱۲۵۲ھ) تحقیق و تعلیق الدكتور حسام الدین، دار الثقافة و التراث، دمشق، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م
- ۳۴۔ سنن ابن ماجه، أبی عبد الله محمد بن يزيد الفزوينی (ت ۲۷۳ھ) تحقیق محمود محمد محمود حسن، دار الكتب العلمية بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸م
- ۳۵۔ سنن أبی داود . للسجستاني، سليمان بن أشعث (ت ۲۷۵ھ) تعلیق عبيد القاس و عادل السيد، دار ابن حزم، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۷م
- ۳۶۔ سنن الترمذی، لأبی عيسى محمد بن عيسى (ت ۲۹۷ھ)، تحقیق محمود محمد محمود حسن نصار، دار الكتب العلمية، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م
- ۳۷۔ السنن الكبرى . للبيهقي، أحمد بن حسين، أبو بكر الشافعي (ت ۳۵۸ھ)، تحقیق محمد عبدالقادر عطاء، دار الكتب العلمية، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م

- ۳۸۔ السُّنَنُ الْكُبْرَى . للنسائی، أبی عبدالرحمن أحمد بن شعيب (ت ۳۰۳ھ)،
تحقیق، الدكتور عبدالغفار سليمان، و سيد كسروی حسن، دار الكتب العلمية،
بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۱ھ۔ ۱۹۹۱م
- ۳۹۔ مَسْنَنُ النُّسَائِي . للخرازمي، أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب (ت ۳۱۳ھ)،
تصحیح الشیخ عبدالوارث محمد علی، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة
الثانية ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۴۰۔ السُّنَّةُ. لابن أبي عاصم، أبي بكر أحمد بن عمرو (ت ۲۸۷ھ)، دار ابن حزم،
بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۴م
- ۴۱۔ شرح الزُّرقاني على مَوْطَأِ الإمام مالك . للعلامة محمد بن عبد الباقي المالكي
(ت ۱۱۲۲ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت
- ۴۲۔ شرحُ السُّنَّةِ . للبغوي، أبي محمد الحسين بن مسعود الشافعي (ت ۵۱۶ھ)،
تحقیق علی محمد معوض، عادل أحمد عبدالموجود، دار الكتب العلمية،
بيروت، الطبعة الثانية ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۴۳۔ شرح صحيح مسلم . للنووي، يحيى بن شرف التَّمَشُّقِيُّ الشافعي
(ت ۶۷۶ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م
- ۴۴۔ شرح الطَّيْبِيُّ على مشكاة المصابيح، للإمام شرف الدين الحسين بن محمد
(ت ۷۴۳ھ)، تعليق أبي عبدالله محمد علي تَمَكُّ، دار الكتب العلمية بيروت،
الطبعة الأولى ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م
- ۴۵۔ شرح مشكل الآثار . للطحاوي، أبي جعفر أحمد بن محمد المصري الحنفي
(ت ۳۲۱ھ) تحقیق شعيب الأرناؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الثانية
۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶م
- ۴۶۔ شرح معاني الآثار . للطحاوي، أبي جعفر أحمد بن محمد المصري الحنفي

- (ت ۳۲۱ھ) تحقیق محمد زهري النخاس و محمد سيد تاج الحنفي، عالم
الكتب، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۴ھ۔ ۱۹۹۴م
- ۴۷۔ شرح الوقایہ . للمحبوبی، عبيد الله بن مسعود بن تاج الشريعة الحنفي
(ت ۴۷۴ھ) مكتبة إمدادية، ملتان
- ۴۸۔ صحيح البخاری . لأبي عبدالله محمد بن إسماعيل (ت ۲۵۶ھ)، دار الكتب
العلمية بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م
- ۴۹۔ صحيح مسلم . للقسيري، أبي الحسن مسلم بن الحجاج (ت ۲۶۱ھ)، دار
الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۱م
- ۵۰۔ عمدة القاري (شرح صحيح البخاري) . للعيني، بدر الدين أبي محمد محمود
بن أحمد الحنفي (ت ۸۵۵ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى
۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۷م
- ۵۱۔ غاية البيان و نادرة الأقران . للآفغاني، قوام الدين أمير كاتب بن أمير عمر الحنفي
(ت ۷۵۸ھ) مخطوط مصور
- ۵۲۔ غريب الحديث . لابن الحوزي، أبي الفرج عبدالرحمن بن علي (ت ۵۹۷ھ)،
تعليق الدكتور عبدالمصطفى أمين قلعي، دار الكتب العلمية، بيروت
۱۲۵۲ھ۔ ۲۰۰۴م
- ۵۳۔ الفتاوى الأمجدية . للأعظمي، محمد أمجد علي الحنفي القادري
(ت ۱۳۶۷ھ)، المكتبة الرضوية كراتشي
- ۵۴۔ الفتاوى اليزازية (علي هامش الفتاوى الهندية) . لكردي، محمد بن محمد بن
شهاب ابن اليزاز الحنفي (ت ۸۲۷ھ)، دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة
۱۳۹۳ھ۔ ۱۹۷۳م
- ۵۵۔ فتاوى فيض الرسول . للأعظمي، المفتي جلال الدين الحنفي، شبير برادرز،

لاهور ۱۴۱۲ھ - ۱۹۹۳م

- ۵۶۔ فتاویٰ قاضیخان (علی ہامش الفتاویٰ الہندیہ)۔ لالوز جندی، حسن بن منصور الحنفی (ت ۵۹۲ھ) دار المعرفۃ بیروت، الطبعة الثالثة ۱۳۹۳ھ۔

۱۹۷۳م

- ۵۷۔ الفتاویٰ الکاملیۃ فی التحوذات الطرائسیۃ۔ للحسنی، محمد کامل بن مصطفی الحنفی، المكتبة الحفانیة بشار

- ۵۸۔ الفتاویٰ الہندیۃ، لجماعة من علماء الهند، دار المعرفۃ، بیروت، الطبعة الثالثة ۱۳۹۳ھ - ۱۹۷۳م

- ۵۹۔ فتح الباری (شرح صحیح البخاری)۔ للعسقلانی، أحمد بن علی بن حجر الشافعی (ت ۸۵۲ھ)، دار الكتب العلمية بیروت، الطبعة الثالثة ۱۴۲۱ھ۔

۲۰۰۰م

- ۶۰۔ فتح باب العنایۃ فی شرح کتاب النقایۃ للہروی، نور الدین علی بن محمد المشہور بالملا علی القاری، تعلیق أحمد عز و عنایۃ دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۶ھ - ۲۰۰۵م

☆ قہستانی = جامع الرموز

- ۶۱۔ فتح القدیر (شرح الہدایۃ)۔ لابن الہمام، کمال الدین محمد بن عبدالواحد الحنفی (ت ۸۶۱ھ) تعلیق عبدالرزاق غالب المہدی، مرکز أهل السنة بركات رضا، محویند غفرات، الهند، الطبعة الأولى ۱۴۲۵ھ - ۲۰۰۴م

- ۶۲۔ الفقہ الاسلامی و ادلتہ۔ للدكتور و حبة الرحلی، نشر إحسان، طهران، الطبعة الثالثة ۱۴۲۷ھ - ۲۰۰۶م

- ۶۳۔ کتاب الإختیار لتعلیل المختار۔ للموصلی، عبد اللہ بن محمود الحنفی (ت ۶۸۳ھ) تعلیق الشیخ خالد عبدالرحمن العک، دار المعرفۃ بیروت، الطبعة

الثانية ۱۴۲۳ھ - ۲۰۰۲م

- ۶۴۔ کتاب أدب القضاء۔ للسروجی، أحمد بن إبراهيم شمس الدین الحنفی (ت ۷۱۰ھ) تحقیق شمس العارفین صدیقی بن محمد یاسین، دار البشائر

الإسلامیۃ

- ۶۵۔ کتاب الفرید فی إعراب القرآن۔ للہمدانی، المنتخب الحافظ المقرئ (ت ۶۴۳ھ) تعلیق محمد نظام الدین الفتیح، دار الرمان، المدینۃ المنورۃ، الطبعة

الأولى ۱۴۲۷ھ - ۲۰۰۶م

- ۶۶۔ کتاب النقایۃ (مع شرحه للقاری الہروی)۔ للمحبوبی، عبد اللہ بن مسعود بن تاج الشریعۃ، صدر الشریعۃ الحنفی (ت ۷۴۷ھ)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۶ھ - ۲۰۰۵م

- ۶۷۔ کشف التنزیل فی تحقیق المباحث و التأویل۔ للحداد، أبی بکر الیمنی الحنفی (ت ۸۰۰ھ) تحقیق الدكتور محمد ابراهیم یحیی، المكتبة الحفانیة بشار

- ۶۸۔ کشف الخفاء و مزیل الإلباس عما اشتهر من الأحادیث علی ألسنة الناس۔ للعجلوانی، إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی الحراحی الشافعی (ت ۱۱۶۲ھ) ضبط محمد عبدالعزیز الخالدي، دار الكتب العلمية بیروت،

الطبعة الأولى ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷م

- ۶۹۔ کثر البیان فی مختصر توفیق الرحمن (علی متن کثر الدقائق)۔ للطائی، مصطفى بن محمد الحنفی (ت ۱۱۹۲ھ)، دار الكتب العلمية بیروت، الطبعة الأولى

۱۴۱۹ھ - ۱۹۹۸م

- ۷۰۔ کثر الدقائق۔ للنسفی، عبد اللہ بن أحمد حافظ الدین الحنفی (ت ۷۱۰ھ)، المكتبة العصرية، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۵ھ - ۲۰۰۵م

- ۷۱۔ الباب فی علوم الكتاب۔ لابن عادل، ابو حفص عمر بن علی، الدمشقی

- الحنبلی (ت ۸۸۰ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۹ھ۔
 ۱۹۹۸م
- ۷۲۔ مَحْمَعُ الْأَنْهَر (شرح المُلْتَقَى الْأَبْحَر)۔ لشیخی زادہ، عبدالرحمن بن محمد بن سلیمان، الفقیہ الحنفی (ت ۱۰۷۸ھ)، دار الطباعة العامرة، مصر ۱۳۱۶ھ
- ۷۳۔ مجمع الزوائد و منبع الفوائد۔ للہیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر المصری (ت ۸۰۷ھ)۔ تحقیق محمد عبدالقادر أحمد عطا، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م
- ۷۴۔ المتانة في المرملة عن الخزانة۔ للیویکانی، المخدوم محمد جعفر بن عبدالکریم الحنفی (من علماء القرن العاشر)۔ الحنة لأدب السنن، کراتشی
- ۷۵۔ المختار للفتوى۔ للموصلي، عبدالله بن محمود الحنفی، (ت ۶۸۳ھ)، دار الكتب العلمية بيروت
- ۷۶۔ مرقاة المفاتیح (شرح مشکاة المصابیح)۔ للفقاری الهروی، علی بن سلطان محمد الحنفی (ت ۱۰۱۴ھ)، تحقیق الشیخ جمال الدین عیتانی، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م
- ۷۷۔ مسئلة ضبط توليد۔ للفاروقي، أبو الحسن زيد، صفه پبلی کیشنز، لاہور
- ۷۸۔ المَسْنَد۔ للإمام أحمد بن حنبل (ت ۲۴۱ھ)، المكتب الإسلامي، بيروت
- ۷۹۔ المَسْنَد۔ للإمام أحمد بن حنبل (ت ۲۴۱ھ)۔ تحقیق أبو المعاطی النووی، أحمد عبدالرزاق عبد و غیرهما، عالم الكتب، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸م
- ۸۰۔ المَسْنَد۔ للحمیدی، للحافظ أبي بکر عبد الله بن الزبير (ت ۲۱۹ھ)، تحقیق و تعليق حبيب الرحمن الأعظمی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۸م

- ۸۱۔ مشکاة المصابیح۔ للبریزی، ولی الدین ابی عبدالله محمد بن عبدالله الخطیب (ت ۷۴۱ھ)۔ تحقیق الشیخ جمال عیتانی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۸۲۔ المَصْنُف۔ لابن أبی شیبہ، أبی بکر عبدالله بن محمد العیسی (ت ۲۳۵ھ)، تحقیق محمد عوّامة، دار قرطبة، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶م
- ۸۳۔ المَصْنُف۔ لعبد الرزاق بن همام بن نافع (ت ۴۱۱ھ)، تحقیق أيمن نصر الدين الأزهری، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۰م
- ۸۴۔ المعجم الكبير۔ للطبرانی، أبی القاسم سلمان بن أحمد (ت ۳۶۰ھ)۔ تحقیق حمدي عبدالمجيد الساعی، دار الأحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الثالثة
- ۸۵۔ معرفة السنن والآثار۔ للبيهقي، أبی بکر أحمد بن الحسين (ت ۴۵۸ھ)، تحقیق سيد كمروى حسن، دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م
- ۸۶۔ المقاصد الحسنة في بيان كثير من الأحاديث المشتهرة على الألسنة۔ للسخاوي، محمد بن عبدالرحمن الشافعي (ت ۹۰۲ھ)، تحقیق محمد عثمان، دار الكتاب العربي، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴م
- ۸۷۔ منحة الخالق على البحر الرائق، لابن عابدين، السيد محمد أمين بن عمر الحنفی (ت ۱۲۵۲ھ)۔ أيج أيم سعيد كمبني، کراتشی
- ۸۸۔ موسوعة الأحاديث والآثار الضعيفة والموضوعة۔ لعلي حسن علي الحلبي، مكتبة المعارف، الرياض، الطبعة الأولى ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۹م
- ۸۹۔ موسوعة أطراف الحديث النبوي الشريف۔ لأبي هاجر محمد السعيد بن بسيوني، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۵ھ۔ ۱۹۹۴م
- ۹۰۔ مؤطاً الإمام مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني (ت ۱۸۹ھ)۔ تحقیق عبدالوهاب عبداللطيف، المكتبة العلمية، بيروت

- ۹۱۔ المہبیانی کشف أسرار الموطأ (بروایہ محمد بن الحسن الشیبانی)۔ للکمانی، عثمان بن سعید الحنفی (۱۱۷۲ھ) تحقیق أحمد علی، مرکز التراث الثقافي المغربي، دار البيضاء المغرب ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۵م
- ۹۲۔ النہایۃ فی غریب الحدیث و الأثر۔ لابن اثیر، أبی السعادات المبارك بن محمد (ت ۶۰۶ھ) تعلیق أبی عبدالرحمن صلاح بن محمد، دار الكتب العلمية، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۷م
- ۹۳۔ النہر الفائق (شرح كنز الدقائق)۔ لابن نجیم، سراج الدین عمر بن ابراہیم (ت ۱۰۰۵ھ) تحقیق أحمد عز و عناية، دار الكتب العلمية بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۲م
- ۹۴۔ الوجیز فی الفقہ الإسلامی۔ الدكتور و ہبة الزحیلی، دار الفکر، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۶ھ۔ ۲۰۰۵م
- ۹۵۔ وقار الفتاوی۔ للمفتی محمد وقار الدین الحنفی (ت ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳م)۔ بزم وقار الدین، کراچی
- ۹۶۔ الهدایہ (شرح بدایۃ المبتدی)، للمرغینانی، أبی الحسن علی بن أبی بکر الحنفی (ت ۵۹۳ھ) تعلیق محمد علذان درویش، دار الأرقم، بیروت
- ۹۷۔ الهدیۃ الغلائیۃ۔ للعابدین، علاؤ الدین بن محمد آمین (ت ۱۳۰۶ھ)۔ تعلیق محمد سعید البرہانی، المكتبة القدس، کوئٹہ الطبعة الثالثة ۱۳۸۵ھ۔ ۱۹۶۵م

توجہ فرمائیے

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کی ہدیۂ شائع شدہ کتب

کہی ان کہی زکوٰۃ کی اہمیت

عصمت نبوی ﷺ کا بیان

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان؟

میلا دابن کثیر - مسائل خزانہ العرفان

عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل

امام احمد رضا قادری رضوی، حنفی رحمۃ اللہ علیہ مخالفین کی نظر میں

حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

کی تالیفات میں سے

عورتوں کے ایام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم

تخلیق پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار،

فتاویٰ حج و عمرہ، طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

مکتبہ غوثیہ ہوسیل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، مبین مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (حلیف بھائی انگوٹھی والے)

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی، 2217776

رابطے کے لئے: 021-2439799، 0321-3885445

طلاق کے موضوع پر لکھی گئی ایک لاجواب تحریر

”طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم“

تالیف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

ناشر

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

مسائل حج و عمرہ پر نایاب فتاویٰ کا مجموعہ

العُرْوۃ فی مَنَاسِکِ الْحِجِّ وَ الْعُمْرَہ

”فتاویٰ حج و عمرہ“

(حصہ اول، دوم، سوم)

تالیف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان، نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

محترم القام جناب..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان نے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت نے سال رواں کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت 2009ء کے لئے وہی فیس پر قرار رکھی گئی ہے جو کہ گزشتہ کئی سالوں سے چل رہی ہے یعنی صرف -/50 روپے سالانہ۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں مئی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنا لیا جائے۔ صرف اور صرف مئی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہو گی، خط کے ذریعہ نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات وقتی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 4 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں، ممبر شپ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جنوری ہے۔ 20 جنوری 2009ء تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم فروری 2009ء میں موصول ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا مارچ میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، سہ ماہیہ ممبر شپ نمبر اور سیریل نمبر (مئی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے نمبران کو خط لکھنا ضروری نہیں بلکہ مئی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کر دیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے مئی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ مئی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔

نوٹ: کسی مہینے کتاب نہ پہنچنے کی صورت میں خط لکھتے وقت اس سال ملنے والی کتابوں کا تذکرہ ضرور کریں تاکہ ہمیں پریشانی نہ ہو۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:

فقط

سید محمد طاہر نعیمی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

شعبہ نشر و اشاعت 021-2439799

نور مسجد کاغذی بازار، بیٹھا درہ کراچی۔ 74000

نام..... ولدیت.....

مکمل پتہ.....

فون نمبر..... سہ ماہیہ سیریل نمبر.....

دفتری استعمال کے لئے

تاریخ..... سیریل نمبر..... ممبر شپ نمبر.....